اظہارِ خطابت
۵
رمضان المبارک
شوال المکرم
مصنف
خطیب اہلسنت صاحبزادہ مقبول احمد سرور
شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
اظہارِ خطابت
5
صاحبزادہ مقبول احمد سرور
شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ

اُس (اللہ) نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اسے بیان سکھایا ہے

رمضان المبارک ❁ شوال المکرم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: اظہارِ خطابت

تعداد: 1100

سن اشاعت: 2007ء / 1428ھ

ناشر: ملک شبیر حسین

سرورق: فیضی گرافکس

قیمت: روپے

شبیر برادرز

042-7246006

انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اس تبلیغی خالص دینی کاوش کو حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالی مرتبت میں نذر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور آپ سے ملتجی ہے کہ

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

فقیر سگ کوچہ سرکار لاثانی
غلام بارگاہ غوث جیلانی

محمد مقبول احمد سرور
نقشبندی مجددی قادری رضوی
خادم آستانہ عالیہ امام خطابت علیہ الرحمت
فیصل آباد شریف

فہرست مضامین جلد پنجم

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ

پانچواں خطبہ (ماہ رمضان المبارک)

الوداع ماہِ رمضان

چھٹا خطبہ (ماہ رمضان)

مسلمانوں کی عید

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ

حصہ دوم

پہلا خطبہ (ماہ شوال)

عقیدہ کی اہمیت

اظہارِ تشکر بدرگاہ ربِ اکبر جل جلالہٗ

قارئین کرام! الحمد للہ

رمضان اور شوال کے چھ چھ خطبات پر مشتمل اظہار خطابت جلد پنجم آپ کے ہاتھوں میں ہے اُمید واثق ہے کہ عنقریب ذی القعدہ وذوالحجہ پر مشتمل جلد ششم بھی منظر عام پر آجائے گی، مالک کریم جل جلالہٗ اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل ان کتابوں کو اہلسنت و جماعت حنفی کے لئے قرۃ العین اور سرور القلوب بنائے اور پختگی عقیدہ کا کافی ووافی سامان بنائے۔ آمین

اس بارگاہ لم یزل میں ان گنت شکر کے سجدے اور اس کے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بے شمار صلوٰۃ وسلام کے نغمے جن کی توفیق و رحمت سے یہ کام اپنی تکمیل کی طرف سرعت سے رواں دواں ہے، مجھے پورا پورا احساس ہے کہ میں اس قابل نہیں تھا مگر دربار خدا و مصطفیٰ میں نا قابلوں کو بھی نواز دیا جاتا ہے کہ اگر یہاں سے بھی رد کر دیئے گئے تو کہاں جائیں گے

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات ابتک بنی ہوئی ہے

بارِ الٰہا! میری کوتاہیوں، کج فہمیوں، خطاؤں جرموں سے حسب سابق اپنی رحمت کے ساتھ درگزر فرما اور جس طرح میرے عیبوں پر عیب پوش چادر پہلے ڈالی ہوئی ہے اسی طرح قبر وحشر میں ڈالے رکھنا۔

اس دینی تبلیغ کا اجرِ عظیم بطفیل حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میرے والدین اور

تمام بہن بھائیوں، قریبیوں اور دوستوں اور میرے اہل و عیال کو بھی عطا فرما ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنا کہ تیرے خزانوں میں کمی نہیں اور تیری مغفرت بہت وسیع اور تیری ذات بڑی کریم ہے

بندہ سر افگندہ، خطاؤں کا پتلا آخر میں عجز و انکسار کے ساتھ عرض کرتا ہے مولیٰ

بند جب خوابِ اجل سے ہوں "ہماری" آنکھیں
سب کی نظروں میں تیرا جلوۂ زیبائی ہو

(بہ ترمیم حضرت حسن رضا بریلوی علیہ الرحمت)

تیرا بندہ ناچیز
محمد مقبول احمد سرور
خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ
فیصل آباد

شہر الصبر، خطبہ اوّل (ماہ رمضان المبارک)

صبر کا مہینہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ شَهْرِ الصَّبْرِ ۔ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

ماہ رمضان کی مبارکباد

واجب الاحترام بزرگو! ذی الاحتشام دوستو! معزز سامعین گرامی ماہ رمضان المبارک سایہ فگن ہو چکا ہے جس کی جلوہ فرمائی یقیناً یقیناً یقیناً باعثِ رحمت و مغفرت و جہنم سے آزادیٔ گنہگاراں ہے میں آپ سب کو اس عظیم ماہِ مبارک کی آمد آمد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں

؎ مبارک ہو تمہیں کہ ماہ رمضان آ گیا لوگو
خدا کی رحمتیں دامن میں لے کر چھا گیا لوگو
مبارک صد مبارک اے گنہگارو مبارک ہو
مہینہ مغفرت کا سب گناہ بخشا گیا لوگو

ایک روزے دار بچہ

حضراتِ گرامی! میں نے ان گنہگار آنکھوں سے ایک چھوٹا بچہ دیکھا دن بھر اس بچے نے اپنے باپ کو خوب ستایا' ادھر دس منٹ گزرے ادھر اس نے تقاضا کیا ابو جی کچھ پیسے دے دیں میں نے چیز لینی ہے باپ نے فوراً دس کا نوٹ اس کے ہاتھوں میں تھمایا اور وہ چیز لینے نکلا پھر کچھ ٹائم گزرا کہ وہی بچہ باپ کے پاس آیا اور کہا ابو جی وہ دیکھئے نا

آئس کریم والا آیا ہے تو میں نے بھی کھانی ہے

باپ نے دوبارہ اسے کچھ روپے دیئے اس نے آئس کریم کھالی اور لگا کھیلنے کودنے اٹھکیلیاں کرنے باپ کے کچھ دوست آ گئے ادھر کچھ کھلونے بیچنے والے نے آواز لگائی اور بچے نے کھلونے والے کے پاس جب اپنی پسند کے کھلونے دیکھے تو اس سے نہ رہا گیا

اب دوستوں کے درمیان بیٹھے ہوئے باپ کے پاس جا کر تقاضہ کرنے لگا باپ نے پھر کچھ رقم ہاتھ میں دی اس نے کچھ کھلونے لئے اور کچھ رقم کھانے پر اُڑا ڈالی

الغرض شام تک وہ کھاتا پیتا اور باپ سے رقوم لے لے کر اُڑاتا رہا

اب جبکہ رمضان شریف کا پہلا روزہ رکھا گیا تو اس بچے نے بھی دیکھا لیکن

نہ تو اس نے صبح کچھ کھانے کو مانگا
نہ کسی چیز کے لینے کا کوئی تقاضا کیا

نہ دوپہر کو کچھ مانگا نہ کچھ کھایا نہ پیا

وہی بچہ اب سارا دن بالکل خاموشی سے رہا اور بغیر مانگے کھائے پیئے اس نے دن گزار دیا' میں نے پوچھا صاحب کیا یہ وہی بچہ نہیں جس نے کل سارا دن شرارتیں کرتے' کھاتے پیتے' رقمیں بٹورتے' باپ کو تنگ کرتے گزارا تھا؟

جواب ملا وہی ہے

تو میں نے پوچھا کہ آج کیا اس کی طبیعت تو خراب نہیں؟

جواب ملا نہیں

میں نے عرض کیا پھر کیا بات ہے آج یہ بچہ اس طرح خاموشی سے کیوں بیٹھا ہے؟

جواب آیا

اس نے بھی آج ماہِ رمضان کا روزہ رکھا ہے اور اسے بحسن وخوبی نبھا رہا ہے
اگرچہ بچہ ہے مگر مسلمانوں کا بچہ ہے اسے رمضان کا تقدس معلوم ہے۔
میں خاموش ہو گیا۔

ایک روزے دار نوجوان پہلوان

گرامی قدر حضرات!

پھر میں نے ایک جوان کو دیکھا جس کا کل تک معمول یہ تھا کہ

نمازِ فجر کے بعد اس نے دودھ دہی مکھن اور عمدہ خوراک سے خوب سیر ہو کر ناشتہ کیا

پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ پہلوان ہے اور اس کا ہلکا پھلکا سا ناشتہ ہے ابھی دوپہر کو اس نے کھانا کھانا ہے دوپہر کو دیکھا تو اس نے سری پائے دیسی مرغ کی یخنی اور نامعلوم کیا کیا کچھ کھایا پیا

اسی طرح شام تک اس نے سارا وقت صرف اور صرف کھانے پینے میں گزار

دیا۔

آج میں نے دیکھا کہ اس موٹے تازے نوجوان نے

نہ صبح کچھ کھایا

نہ دوپہر کو ہی کچھ کھایا پیا

اور شام تک وہ بغیر کھائے پیئے ہشاش بشاش طریقے سے وقت گزارتا رہا

میں نے پوچھا' جوان

کیا آج تمہیں بھوک نہیں لگ رہی؟

کیا آج تم اوکھاڑے میں نہیں گئے؟

کیا آج تم نے محنت و کسرت نہیں کی؟

جواب ملا سب کچھ کیا ہے

میں نے سوال کیا تو پھر آج تم نے سارا دن کچھ نہ کھایا اور نہ پیا آخر کیوں؟

جواب ملا' مولانا صاحب میں نے بھی آج دیگر مسلمانوں کی طرح روزہ رکھا ہے اور میں رمضان المبارک کے احترام کو اچھی طرح سمجھتا ہوں

ایک روزے دار بابا جی

محترم سامعین! پھر میں نے ایک ضعیف و ناتواں بابا جی کو دیکھا کل تک ان کا گذارا صرف دودھ اور پانی یا نرم اشیاء خوردنی سے ہوتا تھا

دانت منہ میں نہ تھے

خون چہرے پر نہ تھا

آنکھوں میں بینائی نہ ہونے کے برابر تھی

جسم کپکپا رہا تھا

ہاتھ پاؤں ساتھ نہ دیتے تھے

اور وہ دن بھر میں کئی مرتبہ اپنے بچوں سے منگوا کر کبھی دودھ پیتے' کبھی پانی

پیتے اور کبھی کوئی نرم غذا لے لیتے مگر آج ان بابا جی نے بھی سارا دن

نہ تو دودھ ہی پیا

نہ پانی ہی پیا

نہ کوئی اور نرم غذا استعمال کی

میں نے ان سے بھی سوال کیا

بابا جی! کیا وجہ ہے آپ نے آج سارا دن کچھ نہ کھایا نہ پیا

جواب ملا! بیٹا یہ ماہِ رمضان ہے

جب میں نے ساری عمر خدا کے فضل سے روزہ نہیں چھوڑا تو اب کیوں چھوڑوں۔

زندگی کا کیا بھروسہ ہے

میں تو عمر کی آخری اسٹیج پر ہوں

میں اچھی طرح سے ماہِ رمضان کی حرمت و عظمت سے واقف ہوں تو روزہ کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔

میں حیران تھا — میں حیران تھا

بچہ بھی — روزے دار ہے

جوان بھی — روزے دار ہے

بابا جی بھی — روزے دار ہیں

جو کل تک بغیر کھائے پیئے دن نہ گزار سکتے تھے آج انہیں کھانا پینا یاد نہیں ہے

یا اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟

یہ صبر کا مہینہ ہے

جب میں گہری سوچ میں سرگرداں ہوا تو اچانک مدینہ منورہ سے آواز آئی کہ

هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ — مشکوٰۃ شریف

یہ رمضان کا مہینہ تو صبر کا مہینہ ہے

بچہ ہو

جوان ہو

بوڑھا ہو

بشرطیکہ تاجدار مدینہ کا غلام ہو تو اس کی سرشت میں رمضان المبارک کا مہینہ صبر سے گزارنے کو میرے ربّ نے ودیعت فرما رکھا ہے

گرمی کی شدت ہو یا سردی کی برودت

اسے نہ گرمی میں پانی یاد آئے گا نہ سردی میں کھانا

کیونکہ دنوں کے صیام نے دن میں اسے صبر دے دیا

راتوں کے اس قیام نے رات میں اسے صبر دے دیا

صبر و نماز سے مدد مانگو

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پ2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 153)

مدد مانگو صبر اور نماز کے ساتھ

تو ماہ صیام میں دن کو صبر کا سہارا

رات کو نماز تراویح کا سہارا

صبر عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرات محترم! کیا آپ نے سنا نہیں

کہ ماہ رمضان تو نہ تھا

مگر میرے آقا کا غلام عثمان تھا

چالیس دن کا روزہ تھا

قصر خلافت کا محاصرہ تھا

کھانے لے جانے پر ظالم بلوائیوں نے پابندی لگا رکھی تھی

پانی بھی لے جانا وہاں منع تھا

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی اپنی جگہ پریشان تھے

پوچھا گیا اے خلیفۂ برحق! اے نبیٔ کریم علیہ السلام کے منظور نظر داماد! اے جامع القرآن پیارے عثمان کیا چالیس دنوں میں آپ کو بھوک نے نہیں ستایا؟

کیا چالیس دن میں پیاس نہ لگی

جواب ملا

بھوک لگتی تو تھی مگر میں قرآن پڑھتا تھا

پیاس لگتی تو تھی مگر میں سجدے کرتا تھا

تلاوت نے بھوک مٹا دی

سجدوں نے پیاس مٹا دی

تو پتہ چل گیا کہ

مردِ مومن کی سرشت میں یہ مقدر کیا جا چکا ہے کہ

وہ صبر کرتا ہے

وہ نماز سے مدد مانگتا ہے

اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پ2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 153)

مدد مانگو صبر سے اور نماز سے

رمضان کا دن صبر سے بھرپور

رمضان کی راتیں سجدوں سے معمور

دن کو روزہ رکھو

رات کو عبادت کرو

لیکن غور کرنا

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ (پ1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 45)

اور یہ (صبر ونماز) بہت گراں ہے مگر خاشعین (ڈرنے والوں کے لئے) نہیں
ہے

یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس پر یہ گراں نہیں ہوتی

نہ ڈرنے والے تو نماز بھی کھا جائیں اور روزہ بھی ہضم کر جائیں کوئی پروانہیں

یہ بھی کوئی جینا ہے

گرامی حضرات!

یہ ہٹا کٹا جوان ہے

صحت بھی قابلِ رشک ہے

لڑائیاں پھڈے بھی خوب لیتا ہے

مگر آج کیا ہوا؟

یہ اچانک بیمار ہو گیا

گلیوں بازاروں میں ہوٹل تلاش کر رہا ہے

کھا رہا ہے پی رہا ہے

ادھر ہوٹل پر بھی اسے یہ لکھا ہوا شعر آوازیں دے رہا ہے کہ

؎ کدھر کو جا رہے ہو کدھر کا خیال ہے
بیمار جانوروں کا بھی تو ہسپتال ہے

جواب ملا! مولانا رمضان کا مہینہ ہے

بوجھل ہمارا سینہ ہے

یہ بھی کوئی جینا ہے

فرمایا: ان لوگوں پر یہ نماز اور صبر گراں ہے اور مومنین کے لئے باعث حصول رضائے ربِّ رحماں ہے' یہ شہر صبر ہے۔

اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے

گرامی قدر سامعین! ذرا غور کریں

یہ صبر کتنی بڑی مبارک چیز ہے

اللہ کریم نے نماز اور صبر کا ذکر فرما کر یہ نہیں فرمایا کہ

''اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُصَلِّيْنَ'' کہ بے شک اللہ تعالیٰ نماز والوں کے ساتھ ہے

بلکہ فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (پ2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 153)

بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

حالانکہ نماز دین کا ستون ہے

نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے

نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز کافروں اور مسلمانوں کے درمیان فرق کرنے والا اہم امر ہے

مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ہوں

یہ حکم متصل ہے کہ

نماز بھی پڑھو اور صبر بھی کرو

مگر میں تو صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہوں

اس میں فلسفہ کیا ہے؟

تو فلسفہ کیا ہے؟

اس میں راز کیا ہے؟

اس کی یہ اہمیت کیوں ہے

فلسفہ یہ ہے کہ؟

تو میں عرض کئے دیتا ہوں کہ فلسفہ یہ ہے

نماز پڑھنے میں ریاکاری کا شائبہ ہو سکتا ہے

نمازی سب کو دکھلانے کے لئے نماز پڑھ سکتا ہے' وہ قیام کرے گا

وہ رکوع کرے گا وہ سجدہ کرے گا وہ التحیات میں بیٹھ کر تشہد پڑھے گا تو پتہ چل سکے گا

کہ یہ نمازی ہے نماز پڑھ رہا ہے

مگر صبر کرنے والا ریاکاری نہیں کر سکتا

دن بھر اس نے کچھ نہیں کھایا

دن بھر اس نے کچھ نہیں پیا

دن بھر اس نے غیبت' چغلی' حرام کمائی نہیں کی

تو کیوں؟

یہ معلوم نہ ہو سکے گا

تو جب یہ معلوم نہ ہو سکے گا تو ریاکاری نہ ہو سکے گی

اچھا جی! اگر روزہ نہیں بھی رکھا

چھپ کر کھا لیا

چھپ کر پی بھی لیا

تو بھی پتہ نہ چل سکے گا اور ریاکاری نہ ہو سکے گی

تو پتہ چلا کہ اگر ریاکاری آ گئی   تو معیت خدا نہیں ہو گی

اگر ریاکاری نہ آئے   تو معیت خدا ہو گی

تو فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ O (پ 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 153)

بے شک اللہ صابرین کے ساتھ ہے

کیونکہ صابرین میں ریاکاری نہیں ہے

اور روزہ صبر ہی صبر کا نام ہے

رمضان صبر کا مہینہ ہے

ھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ۔

روزہ میرے لئے ہے

گرامی قدر سامعین!

روزہ دار صرف اللہ کے لئے روزہ رکھتا ہے دکھلاوے کے لئے نہیں اسی لئے

حدیث قدسی میں یہ ارشاد وارد ہوا کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ   (مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم)

روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا

سوال یہ ہے کہ

نماز بھی تو   اسی کے لئے ہیں

حج بھی تو   اسی کے لئے ہیں

زکوٰۃ بھی تو   اسی کے لئے ہیں

باقی نیکیاں بھی تو   اسی کے لئے ہیں

اور اس کی جزا بھی تو وہی دے گا تو پھر اس کا کیا مطلب؟

روزہ کی جزا میں خود دوں گا

مطلب یہی ہے کہ

باقی نیکیوں میں ریا کا احتمال ہے

اور جب ریا کا احتمال آیا تو   وہ میرے لئے نہ ہوئیں

لہٰذا جزا بھی   میں نہ دوں گا

روزہ میں صبر ہے   صبر میں ریا نہیں ہے

اور جب ریا نہیں ہے   تو وہ خالص میرے لئے ہے

توجب وہ خالص میرے لئے ہے — تو اس کی جزا بھی میں خود ہی دوں گا

نماز کا اجر	ملے گا مگر فرشتوں کے ذریعے کیوں کہ انہوں نے وہ نامۂ اعمال میں لکھی ہے
تمام اعمالِ خیر کا اجر	ملے گا فرشتوں کے ذریعے، کیونکہ انہوں نے وہ نامۂ اعمال میں تحریر کئے ہیں

روزہ انہوں نے بھی لکھا ہے

مگر روزہ رکھنے والا صرف میرے اور اپنے درمیان یہ صبر کا راز پنہاں رکھتا ہے۔

درمیانِ طالب و مطلوب رمزیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

اس لئے اب میں ہی اس کی جزا دوں گا اور وہ جزا یہ ہوگی

فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ (مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم)

جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ریان ہے جس سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے

باقی دروازوں سے سب نیکوکار	داخل ہوں گے
مگر اس دروازہ سے صرف	روزہ دار داخل ہوں گے
کیونکہ روزہ تھا خاص	میرے لئے
اور میرا یہ دروازہ ہے خاص	روزہ داروں کے لئے

میں خود ہی جزا دوں گا

تاکہ ان کی یہ خصوصیت میدان محشر میں بھی برقرار رہے

میں خود ہی روزہ کی جزا ہوں

حضرات محترم!

بعض محدثین نے فرمایا کہ عبارت یوں ہے کہ

وَاَنَا اُجْزٰى بِهٖ

اور میں خود ہی روزہ کی جزا ہوں

اے صبر سے روزہ کا تقدس دوبالا کرنے والو میں تمہارے ساتھ ہی نہیں ہوں بلکہ میں خود اس کی جزا ہوں

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں
تیرے کرم سے بے نیاز کون سی شئ ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صابرین کا اجر بغیر حساب کے

گرامی قدر سامعین! ذرا توجہ کیجئے

اللہ تعالیٰ کس قدر ان صبر کرنیوالوں اور روزہ داروں پر مہربان ہے اس نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ O (پ23 سورۃ الزمر آیت نمبر 10)

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر عطا فرمائے گا

نمازی کا اجر	حساب و کتاب کے ساتھ
غازی کا اجر	حساب و کتاب کے ساتھ
مجاہد کا اجر	حساب و کتاب کے ساتھ
حاجی کا اجر	حساب و کتاب کے ساتھ
قربانی والے کا اجر	حساب و کتاب کے ساتھ
حجر اسود چومنے والے کا اجر	حساب و کتاب کے ساتھ
ہر نیکوکار کا اجر	حساب و کتاب کے ساتھ

مگر صابرین کا اجر   حساب و کتاب کے بغیر

ان روزے داروں کا اجر   حساب و کتاب کے بغیر

بِغَیْرِ حِسَابٍ

بغیر حساب کے

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

فرمایا کہ

هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ

یہ رمضان صبر کا مہینہ ہے (بیہقی شریف)

آپ نے دیکھا ہوگا

گرامی قدر سامعین!

آپ نے دیکھا ہوگا اور میرا بھی مشاہدہ ہے کہ سال کے گیارہ ماہ میں جس شخص کو جو جو نعمتیں میسر نہیں ہوتیں رمضان میں بلا تکلف وہ مل جاتی ہیں

ادھر افطاری کا ٹائم ہوتا ہے

ادھر لوگ بہت بہت سے لوگوں کو ماکولات و مشروبات اور قسم قسم کے لوازمات

منت سماجت سے عطا کر رہے ہیں

اور بٹھا بٹھا کر کہہ رہے ہیں اور بلا بلا کر درخواست کر رہے ہیں

بھائی روزہ ہمارے ہاں افطار کیجئے

روزہ دار پھنس جاتا ہے کہ اب کس کے ہاں جاؤں؟

ہم نے دیکھا

سعودی عربیہ حرمین شریفین کے لوگوں کو کہ سینکڑوں افراد کا کھانا لے کر گھوم رہے ہیں

سحری و افطاری میں تلاش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہمیں مل جائیں

اور ہمارے دستر خوان پر سحری و افطاری کا کھانا تناول فرمائیں

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ اس کی بالآخر وجہ کیا ہے؟

اگر سوچو گے تو پتہ چل جائے گا کہ

ہم نے گیارہ مہینے بے صبری کا مظاہرہ کیا   تو کچھ نہ مل سکا

بارہویں مہینہ میں صبر کا دامن تھاما تو   ہر نعمت ہمارا طواف کرنے لگی

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے

جب غور کیا تو مدینہ طیبہ کے والی علیہ السلام کا فرمان عالی شان سامنے آ گیا کہ

هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ فِيْهِ يُزَادُ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ (بیہقی شریف)

یہ صبر کا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے

بلکہ اس صبر کے طفیل ہر نیکی کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے

بات ہی ختم فرما دی

گیارہ باقی مہینوں میں فرمایا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (پ8 الانعام آیت نمبر 160)

ایک نیکی کرو   اجر دس گنا ملے گا

دس سے پھر   ستر گنا زیادہ ملے گا

اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ (پ3 البقرہ آیت 261)

ستر سے پھر   سات سو گنا زیادہ ملے گا

مگر جب رمضان آیا تو   بغیر حساب کے ملے گا

نفل کا ثواب   فرض جیسا

فرض کا ثواب   ستر فرضوں جیسا

بلکہ بات ہی ختم فرمادی

مدینے کے تاجدار علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الصوم)

جس نے رمضان کے روزے احتساب وایمان سے رکھے

جس نے رمضان کی راتوں کو احتساب وایمان سے قیام میں گزارا

اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے

یہ ہے رمضان کا مہینہ — یہ ہے صبر کا اجر

یہ ہے اللہ کی بے پایاں مہربانیاں — صبر کرنے والے پر

ارشاد فرمایا کہ:

هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ

یہ صبر کا مہینہ ہے

اللہ تعالیٰ حبیب پاک علیہ السلام کے نعلین مقدس کے طفیل ہمیں اس ماہ مبارک کے ہر لمحہ و ہر ساعت سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے

آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

خطبۂ دوم (ماہ رمضان المبارک)

سیّدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ لِاَهْلِهَا ○

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ

صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے

گرامی حضرات! میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی لخت جگر نور نظر سیدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ارشاد فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّی (الفضل الموہد لآل محمد للنبھانی)

فاطمہ میرے (جسد اطہر کا) ٹکڑا ہے

اگر ترجمہ عالمانہ ہو تو وہ یہی ہے اور اگر صوفیانہ ہو تو یہ ہوگا کہ

''فاطمہ میرا راز ہے''

علماء کا مقولہ ہے کہ ''اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْہِ''

بیٹا باپ کا راز ہوا کرتا ہے

بیٹے کی ادائیں باپ کی اداؤں کا عکس ہوا کرتی ہیں

بیٹے کی گفتگو سے باپ کا طرز گفتگو ملا کرتا ہے

بیٹے کی عادات، خصلات باپ کی عادات وخصلات کا پرتو ہوا کرتی ہیں

اس کے سیرت وکردار سے باپ کی سیرت وکردار کا رنگ نظر آیا کرتا ہے

اس کے کردار سے باپ کا کردار جھلکتا ہے

اس کی گفتار سے باپ کی گفتار عیاں ہوا کرتی ہے

اسے چلتا ہوا دیکھو تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ بالکل باپ کی طرح چل رہا ہے

قصہ مختصر! اس میں باپ کی تصویر نظر آیا کرتی ہے

صورت دیکھو تو باپ جیسی

سیرت دیکھو تو باپ جیسی

حضرت فخر لاثانی علی پوری

گرامی قدر سامعین کرام! میں نے قبلہ عالم فخر لاثانی دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھا

حضرت نقشۂ نقش لاثانی علیہ الرحمت کے نور نظر ہیں

تو ان کی صورت وسیرت کردار وگفتار حضرت نقشۂ نقش لاثانی علیہ الرحمت کے عین مطابق ہے آپ کا چہرہ بلا شبہ عکس آئینہ حضرت نقشۂ نقش لاثانی علیہ الرحمت ہے

پھر میں نے دیکھا

نقشۂ نقش لاثانی

حضرت نقشۂ نقش لاثانی رحمۃ اللہ علیہ شبیہ کامل تھے، میرے مرشد حقانی حضرت قبلہ عالم سرکار نقش لاثانی قدس سرہ النورانی کے

آپ کو دیکھنے سے یوں محسوس ہوتا کہ حضور نقشِ لاثانی ہاتھ مبارک میں عصاء مبارک لئے ہوئے خود جلوہ گر ہو رہے ہیں

دیکھنے والی آنکھ ہو تو یہ منظر نظر آیا کرتا ہے

متعصبین کو ہرگز کبھی یہ مناظر نظر نہیں آیا کرتے

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی چشم مبارک سے دیکھو تو منظر ہوتا ہے اور

اگر ابوجہل کی دیدۂ کور سے دیکھا جائے تو منظر ہوتا ہے اور

جبھی تو حضرت آسی علیہ الرحمت نے فرمایا ہے:

عابد کو جس نے دیکھ لیا آسی فی الفور پکار اٹھا

یہ ہے نقشۂ نقش لاثانی، سبحان اللہ سبحان اللہ

حضور نقش لاثانی علیہ الرحمت

اور پھر میرے حضور قبلۂ عالم کو دیکھنے والے کہا کرتے ہیں کہ آپ نقش لاثانی ہیں جس نے آج سرکار لاثانی علیہ الرحمت کی زیارت کرنی ہو وہ اس نقش لاثانی کی زیارت کر لے

معلوم ہوا

تو معلوم ہوا کہ قبلہ پیر سیّد محمد ظفر اقبال عابد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ موجودہ سجادہ نشین دربار عالیہ لاثانیہ حسینیہ علی پور سیّداں شریف میں

سرکار لاثانی کے جلوے بھی نظر آتے ہیں

سرکار نقش لاثانی کے جلوے بھی   نظر آتے ہیں

سرکار نقشۂ نقش لاثانی کے جلوے بھی   نظر آتے ہیں

پھر ان سب مشائخ کے فیوضات بھی حضرت میں   نظر آتے ہیں

والیٔ سرہند کا فیض   حضرت بابا جی چوراہی علیہ الرحمت کے فیض میں موجود

حضرت بابا جی چوراہی کا فیض   سرکار لاثانی میں موجود

حضرت سرکار لاثانی کا فیض   سرکار نقش لاثانی میں موجود

سرکار نقش لاثانی کا فیض   نقشۂ نقش لاثانی میں موجود

حضرت نقشۂ نقش لاثانی کا فیض   حضرت فخرِ لاثانی میں موجود

اب سرزمین علی پور سیّداں شریف میں یہ بہت بڑا چشمۂ فیض و کرم موجود ہے۔

چار واسطوں سے حضرت بابا جی چوراہی کی سیرت، کردار، فیض بدستور حضرت فخر لاثانی میں مجسم موجود ہے تو اس بات کا بخوبی علم ہو گیا کہ

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ

حضرت فخر لاثانی   حضرت نقشۂ لاثانی کا راز ہیں

حضرت نقش نقشۂ لاثانی   حضرت نقش لاثانی کا راز ہیں

حضرت نقش لاثانی   حضرت سرکار لاثانی کا راز ہیں

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرات گرامی! یہ نقشہ ذہن میں رکھیں اور غور کریں

جو سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکار امام الانبیاء علیہ السلام کا جگر گوشہ ہیں تو وہ بھی میرے آقا کے صورت و سیرت کردار و گفتار کا مجسم نمونہ ہیں

میرے نبی علیہ السلام کے تمام کمالات فیوض و برکات و انوار و تجلیات کا مجموعہ ہیں۔

اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں

کہ میں نے حضرت فاطمہ سے بڑھ کر کوئی شخص نبی اکرم علیہ السلام کے مشابہ نہ دیکھا (ترمذی شریف)

سیّدہ کی صورت   میرے نبی کی صورت کے مشابہ

سیّدہ کی سیرت   میرے نبی کی سیرت کے مشابہ

سیّدہ کا کردار   میرے نبی کے کردار کے مشابہ

سیّدہ کی گفتار   میرے نبی کی گفتار کے مشابہ

سیّدہ کی رفتار   میرے نبی کی رفتار کے مشابہ

سیّدہ کی نشست و برخاست   میرے نبی کی نشست و برخاست کے مشابہ

سیّدہ کی خلوت و جلوت   میرے نبی کی خلوت و جلوت کے مشابہ

فرمانے والے خود آقا ہیں

حضرت گرامی! اگر کوئی اور کہے تو شاید اس میں شک ہو

یہ کوئی مولوی مفتی نہیں کہتا

یہ کوئی خطیب و ادیب نہیں کہتا

یہ کوئی فصیح و بلیغ نہیں کہتا

یہ کوئی پیر و فقیر نہیں کہہ رہا

یہ تو خود میرے آقا علیہ السلام نے فرما دیا کہ

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے

مطلب یہی ہوا کہ

منبعِ فیضِ نبوت کون؟   سیّدہ فاطمۃ الزہراء

سرچشمۂ ریاضِ ولایت کون؟   سیّدہ فاطمۃ الزہراء

مرکزِ انوارِ رسالت کون؟   سیّدہ فاطمۃ الزہراء

مہبطِ جلوۂ مصطفیٰ کون؟	سیّدہ فاطمۃ الزہراء

سیّدہ مجمع البحرین ہیں

گرامی قدر سامعین!

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادوں کو میرے آقا علیہ السلام نے اپنی اولاد قرار دیا اور فرمایا:

هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا بِنْتِیْ (الصواعق المحرقہ)

یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں

اس مرکز سے یہ دونوں چشمے پھوٹ رہے ہیں

دونوں کی حقیقت	ایک
دونوں کا حسب ونسب	ایک
دونوں کی خاندانی شرافت	ایک
دونوں کی روحانیت	ایک
سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا	میرے نبی کا راز ہیں
حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	سیّدہ کا راز ہیں

یہ سیّدہ مجمع البحرین ہیں

یہ دونوں شہزادے اس مجمع البحرین سے نکلے ہوئے دو موتی ہیں

ایک موتی	سخاوت کا دریا ہے
ایک موتی	شہادت کا دریا ہے

سمندر کا فیض دریا سے ملتا ہے

میرے نبی کا فیض سیّدہ سے ملے گا

اور سیّدہ کا فیض ان دونوں شہزادوں سے ملے گا

دریائے عصمت فاطمہ میں	سخاوت کے موتی پنہاں تھے

دریائے عصمت فاطمہ میں	شہادت کے موتی پنہاں تھے

؎ کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی

زہرا ہو کلی جس میں حسین اور حسن پھول

یہ کلی کھلی تو حسنین کریمین جیسے پھول پیدا ہوئے

اور جب یہ پھول کھلے تو ان کی پتیوں نے	امامت کی شکل اختیار کی
جب یہ پھول کھلے تو ان کی پتیوں نے	ولایت کی شکل اختیار کی
چنانچہ حسنی پھول کی پتی مرکز ولایت	ٹھہری
اور حسینی پھول کی پتی مرکز امامت	ٹھہری
تمام ائمہ حسینی پھول کی خوشبو	ہیں
تمام اقطاب حسنی پھول کی خوشبو	ہیں
حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ	حسنی پھول ہیں
اور امام مہدی رضی اللہ عنہ	حسینی پھول ہیں
سب امام حضرت امام حسین کی	اولاد امجاد میں سے ہیں
سب اقطاب حضرت امام حسن کی	اولادِ امجاد میں سے ہیں
کائنات کے سب اقطاب وائمہ کا مرکز	سیّدہ فاطمۃ الزہرا ہیں
اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا	میرے نبی کے جگر کا ٹکڑا ہیں

؎ لازم تھا چونکہ نور سے پردہ بتول کا

رخ پہ سمٹ کے آ گیا سایہ رسول کا

یہ ہے فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ کا مفہوم

یہ ہے مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ کا معنی ومطلب

سیّدہ کے شیر مبارک کی تاثیر

گرامی حضرات!

امام حسن کے سراقدس پر قطبیت کا تاج سجا دیا گیا
امام حسین کے سرانور پر امامت کی دستار زیب سراقدس کر دی گئی
امام حسن کے جگر گوشہ کو غوثوں کی سرداری دے دی گئی
امام حسین کے جگر گوشہ کو عابدین ائمہ کی زینت بخشی گئی
قیامت تک کے اولیاء اقطاب حسنی سادات سے ہوتے رہیں گے
قیامت کے قریب امام مہدی حسینی نسل پاک سے جلوہ افروز ہوں گے

سرمایہ فروغ امامت ہے فاطمہ
سرچشمۂ ریاض ولایت ہے فاطمہ

یہ مرکز ہیں عصمت وعفت کا
یہ مرکز ہیں امامت وولایت کا
یہ مرکز ہیں حسنی سادات کا
یہ مرکز ہیں حسینی سادات کا
امام حسن رضی اللہ عنہ کی حسین صورت و سیرت میں سیّدہ کا شیر مبارک کارفرما تھا
امام حسین رضی اللہ عنہ کی بے مثال شہادت میں سیّدہ کا شیر مبارک کار فرما تھا

دونوں شہزادوں کی بے مثال سیرت وصورت مرہون منت ہے سیّدہ فاطمہ کے دودھ مبارک کی

جن کے سرتاج ، ولایت کے خزانے بانٹیں
جن کے فرزند شہادت کے ترانے بانٹیں
چکیاں پیس کے حسین کو پالا جس نے
کر دیا شانِ امامت کو دوبالا جس نے

کون فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا؟ جو جنتی سرداروں کی والدہ محترمہ ہیں

مادر آں مرکز پرکارِ عشق
مادر آں قافلہ سالار عشق

امام نبہانی فرماتے ہیں

حضراتِ گرامی! اگر آپ سوال کریں کہ تو نے کیسے اور کیونکر یہ تقسیم کی ہے کہ

تمام اقطاب حسنی سیّد ہیں تمام ائمہ حسینی سیّد ہیں

کیا کسی مستند عالم دین نے ایسا کہا ہے؟

تو اس کے جواب میں فقیر عرض کرتا ہے کہ اپنے وقت کے امام اور جید عالم دین مجدد العصر حضرت یوسف بن اسمٰعیل المعروف امام نبہانی علیہ الرحمت کی کتاب الشرف المؤبد پڑھیے جس میں وہ رقم طراز ہیں کہ

''علامہ صبان فرماتے ہیں! جب امام حسن علیہ السلام محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس خلافت سے دستبردار ہو گئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں اور ان کے اہل بیت کو خلافت باطنیہ سے نواز دیا یہاں تک کہ بعض علماء کا مذہب ہے ہر زمانے میں قطب الاولیاء اہل بیت کرام میں سے ہی ہوگا

جن علماء کا قول ہے کہ اہل بیت کرام کے علاوہ بھی قطب الاولیاء ہو سکتا ہے ان میں استاد ابو العباس مرسی ہیں جیسا کہ ان کے شاگرد تاج بن عطاء اللہ کا بیان ہے

پہلا قطب کون ہے؟

کیا پہلے قطب امام حسنین علیہ السلام ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ؟ تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے قطبیت حاصل کرنیوالی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں اور آپ اپنی پوری حیات طیبہ میں اس منصب پر فائز رہیں

''پھر ان سے یہ منصب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر حضرت علی کرم

اللہ وجہہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو ملا''۔

الشرف المؤبد لآلِ محمد عربی ص86 اردو ص69-168 مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد

امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں

اور حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمت اپنی شہرۂ آفاق کتاب الصواعق المحرقہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

''اور جب ملوکیت کے باعث ان (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) سے ظاہری خلافت کا خاتمہ ہوگیا اور یہ خاتمہ حضرت امام حسن پر نہیں ہوا تو انہیں اس کے عوض باطنی خلافت عطا کی گئی یہاں تک کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہر زمانہ میں قطب الاولیاء انہی میں سے ہوتا ہے۔

(برق سوزاں ترجمہ الصواعق المحرقہ ص490)

تو معلوم ہوا کہ باطنی خلافت اور قطبیت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک میں ہے اور آپ کو یہ قطبیت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سے حاصل ہوئی اور سیّدہ کو نبی کریم علیہ السلام سے ملی ہے اور یہ بات واضح ہوگی کہ

امامت — حضرت امام حسین کی اولاد میں ہے

قطبیت — حضرت امام حسن کی اولاد میں ہے

اور دونوں کا سرچشمہ حضرت سیّدہ پاک کی ذات ہے اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نبی اکرم علیہ السلام کا ٹکڑا ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا کہ

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّی

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے

تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ

یہ امامت و قطبیت — دونوں شہزادوں کے وسیلہ سے

نور من نور اللہ کی — تنویر ہے

ولایت مولا علی کی — تصویر ہے

اور سیّدہ پاک کے دودھ کی — تاثیر ہے

خلفاء ثلاثہ امام بھی ہیں قطب بھی

اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ

حضرت سیّدہ سے حضرات حسنین کریمین تک یہ امامت و قطبیت پہنچنے میں درمیان میں

صداقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ — بھی موجود ہے

عدالت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ — بھی موجود ہے

سخاوت عثمان غنی رضی اللہ عنہ — بھی موجود ہیں

تو تسلیم کرو کہ

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ — امام بھی ہیں قطب بھی

جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ — امام بھی ہیں قطب بھی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ — امام بھی ہیں قطب بھی

ایک اعتراض اور اس کا جواب

اور اگر یہ اعتراض کرو کہ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ یہ امامت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ان کی اولاد میں اور قطبیت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ان کی اولاد میں منتقل ہوئی ہے تو یہ تینوں خلفاء نہ امام حسن کی اولاد سے ہیں نہ ہی امام حسین کی اولاد سے

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تو ان شہزادوں کی اولاد میں سے نہیں بلکہ وہ والدین ہیں

تو معلوم ہوا کہ بات حضرات حسنین کریمین کے بعد کی ہے ان سے پہلے کی نہیں ان کے بعد ان کی اولاد امجاد میں یہ دونوں منصب موجود رہیں گے کیونکہ چادر تطہیر، مباہلہ، آیت مودت میں یہ پانچ نفوس قدسیہ نظر آتے ہیں

پہلے امام الانبیاء علیہ السلام	جنہوں نے باقی چاروں کو اپنے ساتھ شامل فرمایا
دوسرے سیّدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا	جوان حسنین کریمین کی والدہ محترمہ ہیں
تیسرے سیّد الاولیاء کرم اللہ وجہہ الکریم	جوان حسنین کریمین کے والد محترم ہیں
چوتھے امام حسن رضی اللہ عنہ	جو سارے اقطاب کے جدامجد ہیں
پانچویں امام حسین رضی اللہ عنہ	جو سارے ائمہ کے جدامجد ہیں

؎ بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
خیر النساء حسین و حسن اور مصطفیٰ علی

اور سرکار علیہ السلام کا ارشاد پاک کہ

یہ میرے اہل بیت ہیں

اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ (ترمذی شریف)

اے مولا! یہ ہیں میرے اہل بیت

اسی کا موید ہے

دونوں ہستیاں	مرکز امامت وقطبیت ہیں
سیّدہ فاطمہ الزہراء	دونوں سے فیض یاب ہیں
پھر سیّدۃ النساء	مرکز امامت وقطبیت ہیں
اور یہ دونوں شہزادے	سیّدہ سے فیض یاب ہیں

تو پتہ چلا کہ مصطفیٰ و مرتضیٰ سلام اللہ علیہا اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان ایک واسطہ موجود ہے اور وہ ہیں سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور انہیں کے متعلق فرمایا کہ

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

یعنی کہ میرے تمام فیوضات، برکات، انوارات، تجلیات جو شہزادوں میں منتقل ہو رہے ہیں وہ میرے اسی ٹکڑا کے ذریعے وسیلہ وواسطہ سے منتقل ہو رہے ہیں

اب آیت کریمہ پر غور کریں

حضراتِ گرامی! اب اس آیت کریمہ کو غور سے پڑھیں ارشاد ہوتا ہے کہ

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝

(پ 27 سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 20-19)

یہ دونوں دریا ہیں	جناب نبی اکرم علیہ التحیۃ والتسلیم اور جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
برزخ ہیں	جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا
اور موتی ہیں	حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سراپا برزخ سیّدہ پاک

حضراتِ گرامی! برزخ کہتے ہیں پردہ کو

اور سیّدہ سراپا پردہ ہیں! ایسی پردہ کرنے والی کہ جن کی ذات پردہ کے لئے کمالِ معراج ٹھہری۔

؎ جب کبھی غیرتِ انساں کا سوال آتا ہے
سیّدہ زہرا ترے پردے کا خیال آتا ہے

اور پردہ ایناں کہ جس دی زمین نے وی، کدی دیکھی نہ پیراں دی تلی ہووے
اوہدی دیواں تے دیواں مثال کیویں، جو محمد دی گود وچہ پلی ہووے

یہی تو وجہ تھی

گرامی قدر سامعین! یہی تو وجہ تھی کہ

کربلا کے میدان میں ہر ابتلاء و آزمائش کے بعد بھی سیّد زادیوں کے پردے محفوظ رہے

اسی دودھ کی تاثیر تھی کہ

امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ بردباری اور حوصلہ ملا کہ چالیس ہزار سرفروشوں کے ہوتے ہوئے بھی خلافت سے دستبرداری فرمائی اور اُمت کو خونریزی سے بچالیا

امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ جوانمردی اور شجاعت ملی کہ سب طاقتوں کے ہوتے ہوئے بھی سارا کنبہ پیاسا شہید کروالیا اور دین کو فتنہ وفساد سے محفوظ فرمالیا

؎ سرجائے پر دین نہ جائے ہتھوں، ایہہ میں اُمت نوں سبق پڑھادتا

اگر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت و کردار کے سائے میں عفت و شرافت کا دودھ ان شہزادوں نے نہ پیا ہوتا تو آج حالات کچھ اور ہوتے

شراب پینا	جائز ہوتا
نمازیں چھوڑنی	مباح ہوتیں
بہن بھائی کا نکاح	روا ہوتا
فسق و فجور	اپنے عروج پر ہوتا
قرآن وحدیث	طاق نسیان بن چکا ہوتا

مگر شاعر کیا خوب کہتا ہے کہ

؎ جھک کر کرو سلام سب اس پاک آستانے کو
حسین پال کے جس نے دیا زمانے کو

سیرت سیّدہ سننے والو!

سیرت فاطمہ سننے والو! غور سے سنو! ان کا کردار بے مثال یہ ہے کہ سردیوں کی ٹھنڈی رات ہے

پوہ کی یخ سردی پڑ رہی ہے

برف باری ہو رہی ہے

موسم کے نقطہ انجماد میں ایک پوائنٹ کی بھی کمی نہیں ہے

خیال آتا ہے کہ

یہ سردی کا موسم وضو کرنے سے نقصان پہنچا سکتا ہے

مگر پھر معاً قرآن کی آواز آتی ہے کہ

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (پ28 سورۃ التحریم آیت نمبر 6)

اپنے آپ کو اور اپنی اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ

آگ ہے گرم

وضوء کا پانی ہے سرد

موسم کی ٹھنڈک اور وضو کے پانی سے اس آگ کو بجھایا جا سکتا ہے

خود بھی اٹھیں

حسنین کریمین طیبین طاہرین، نوجوانانِ جنت کے سیّدین کو بھی جگایا

میرے نورِ نظر اٹھو

میرے لختِ جگر جاگو

اور تہجد کی نماز ادا کرو

ذاتِ مصطفیٰ پر درود پڑھو

یہ ہے کردارِ سیّدہ

یہ ہے سیرت فاطمۃ الزہراء

معلوم تھا کہ یہ شہزادہ کربلا کے میدان میں ہوگا تو

پیاسا ہوگا

وضو کے لئے پانی نہ ہوگا

گھوڑے کی زین پر سمت کعبہ بھی معلوم نہ ہوگی

تلواروں کے سائے ہوں گے
نیزوں کی بوچھاڑ ہوگی
ہر طرف برچھے اور بھالے ہوں گے
تیروں کی بارش ہوگی
لاشوں کا انبار ہوگا
عابد بیمار ہوگا
تو یہ تیمم سے نماز کیسے ادا کرے گا؟
میں آج ہی ان شہزادوں کو تیار کرلوں

آج سردی کی برودت میں برف جیسے ٹھنڈے پانی سے ان کا ایسا وضو کرواؤں کہ کربلا میں ان کو پھر وضو کی ضرورت پیش نہ آئے اور یہ ایسی نماز پڑھیں کہ سارا زمانہ محو حیرت ہو جائے

اس سیرت و کردار کا اثر

حضراتِ گرامی! پھر ایسا ہی ہوا کہ
سجدے میں سر، گلے پہ چھری اور تین دن کی پیاس
ایسی نماز پھر نہ ہوئی کربلا کے بعد

ایک شہزادہ دین کے تحفظ کے لئے خلافت چھوڑ رہا ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ
میں نے سیّدہ فاطمہ کا مبارک دودھ پیا ہے

جس نے نبی کی شہزادی ’’فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي‘‘ کا دودھ پی کر آغوشِ فاطمہ میں تربیت حاصل کی ہو وہ اس خلافت کا متمنی نہیں ہوتا

دوسرا شہزادہ اسلام کے بچانے کے لئے کنبہ شہید کروا رہا ہے اور دنیا کو بتا رہا ہے جس کو بنتِ رسول نے دودھ پلا کر اور قرآن کی لوریاں سنا سنا کر پالا ہو وہ کنبہ کٹوا سکتا ہے مگر خلافت کا بھوکا نہیں ہوسکتا

یہ خلافت ہماری ہے اور رہے گی ہم حاصل کردہ چیز کو کیوں کسی سے طلب کریں...... فرمایا کہ اس خلافت کو بڑی اہمیت دینے والو!

جو حسنین، نبی علیہ السلام کے مبارک منبر کے مالک ہوں وہ اس خلافت کو کیا سمجھتے ہیں کیا تم نے دیکھا نہیں

اگر ہمارے نانا علیہ السلام اس عالم رنگ و بو میں قدم رنجہ نہ فرماتے تو خلافت کیا نبوت نہ ہوتی، بتاؤ نبوت کس کے گھر اتری یقیناً ہمارے ہی گھر میں اُتری

تو جس کے گھر میں نبوت اترے وہ خلافت کو کیا سمجھتا ہے؟

اور جس کو شرق والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو غرب والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو جنوب والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو شمال والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو یمین والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو یسار والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو زمین والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو آسمان والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو بحر و بر والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو خشک و تر والے — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو ملاءِ اعلیٰ — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو تمام صحابہ کرام — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو تمام تابعین کرام — خلیفہ مانتے ہوں
جس کو ائمہ فقہاء کرام — خلیفہ مانتے ہوں
بلکہ جس کو اس کے دشمن بھی — خلیفہ مانتے ہوں

کیا یہ خلافت کی تمنا رکھیں گے

اور جس کے لئے فرمایا گیا ہو کہ

اَلْخِلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ تَصِیْرُ مُلْکًا (ترمذی)

جس کو خاتم الخلفا فرما دیا گیا ہو

کیا وہ خلافت کیلئے تگ و دو کرے گا نہیں اور ہرگز نہیں

پہلے نبوت ہے	نبوت کے حامل میرے نانا ہیں۔
پھر صدیقیت ہے	صدیقیت کے حامل میرے نانا کے سسر صدیق و فاروق ہیں
پھر شہادت ہے	سیّد الشہداء میرے بھائی اور میں، ہم دونوں ہیں۔
پھر صالحیت ہے	صالحیت ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے
نبوت کے ضمن میں ہی	صداقت ہے
نبوت کے ضمن میں ہی	عدالت ہے
نبوت کے ضمن میں ہی	سخاوت ہے
نبوت کے ضمن میں ہی	شہادت ہے
نبوت کے ضمن میں ہی	صالحیت ہے

تو جب باب مدینۃ العلم سے ہمیں یہ روشنی مل گئی

جب سیّدۃ الزہراء کی تربیت و سیرت سے ہم مکمل ہو گئے

تو اس سب سے چھوٹی چیز کو ہم کیوں رکھیں اور اس کی بے جا تمنا کریں

ہمیں مسند نبوت مل چکی ہے

بھلا جس کو کھیلنے کے لئے مہر نبوت مل جائے وہ ان خلافتوں کی طرف کبھی دیکھا کرتا ہے؟

بھلا جسے امام الانبیاء اپنے کندھوں پر اٹھائیں وہ بھی کبھی اقتدار کی کرسی کو کوئی اہمیت دیتا ہے

پاگلو ہوش کرو!

پاگلو ہوش کرو

کون ایسا بدبخت ہوگا جو نبی علیہ السلام کے کندھوں پہ سوار رہتا رہا ہو اور تمہارے اقتدار پر للچائے

نہ جھکے نہ بکے

گرامی قدر! حضرات سامعین

میری دخترِ رسول کے دودھ کی تربیت کا یہ فیض تھا

میرے مولائے کائنات کے جوانمردوں کا ہی یہ اثر تھا

کہ دونوں شہزادے

آمریت کے سامنے نہ بکے نہ جھکے

بلکہ اگر نانا جان کے دین کی باری آ گئی تو اس کی حرمت کے لئے بر سر میداں کٹے، علامہ اقبال کہتے ہیں کہ

؎ یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

کاش یہ ناچیز اس وقت ہوتا تو اقبال سے عرض کرتا

کہ اسمٰعیل علیہ السلام کو آدابِ فرزندی بھی ماں کی گود سے ملے

امام حسین کو باطل سے ٹکرانے کا عزم بھی اسی ماں کی آغوش سے ملا

امام حسن کو اتنا بڑا حوصلہ بھی اسی ماں کی گود سے ہی ملا

یہی تو پہلی تربیت گاہ ہے انسان کی

یہی تو پہلی طیب و پاکیزہ درسگاہ ہے طہارت کی

اسی سے جو سبق ملتا ہے بچہ کے ذہن میں راسخ ہو جاتا ہے

عطا ہو خدا کی

نگاہ ہو مصطفیٰ کی

دعا ہو ماں کی

تربیت ہو سیّدہ زاہرا کی

تو پھر اس تربیت کا اثر یہی ہوتا ہے کہ

؎ قیامت خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

میدان احد اور سیّدہ

گرامی حضرات

میدان احد ہے

زخمیوں کی حالت نازک ہے

اعلان ہو گیا قَدْ مَاتَ مُحَمَّدٌ (علیہ السلام)

میرے آقا کی لاڈلی جنت کی ملکہ کو اطلاع پہنچ گئی

واویلا کرتے ہوئے نہیں

منہ پہ تھپیڑے مارتے ہوئے نہیں

سینہ کوبی کرتے ہوئے نہیں

زلف عنبریں کو ہوا میں لہراتی ہوئی نہیں

بلکہ بڑے ہی اطمینان سے

بڑے ہی سکون سے

اپنی ہم عمر چھوٹی چھوٹی سہیلیوں کے ساتھ ابا حضور کے پاس آ گئیں

عمر مبارک بچپن میں تھی

نبی کریم علیہ السلام کا سر انور پر زخم زیادہ گہرا تھا اور خون مبارک بند نہ ہوتا تھا

سیّدہ پاک نے پلو کا پاک کپڑا جلا کر راکھ کیا اور اسے بھر دیا

اللہ اللہ! دیار غیر ہے' یہ ہمت' یہ حوصلہ' یہ صبر و برداشت

معصوم سی عمر ہے

حضور علیہ السلام کے سر اقدس سے بہتا ہوا خون نظر آ رہا ہے مگر خود اپنے ہاتھوں
سے مرہم پٹی فرما رہی ہیں

یہ ہے سیرت فاطمہ

کسی کو کچھ نہیں کہا

زخمی کرنے والوں کو برا بھلا نہیں کہا

بس اپنا دوپٹہ جلا کر اپنے ابا جان کا رستا ہوا خون بند کر کے شکر خدا ادا کیا

اور عرض کیا بار الٰہا

اپنے حبیب پاک کے طاہر و مطہر اور مطیب خون کی قربانی کے ساتھ میرا یہ ایثار
کا نذرانہ بھی قبول کر لینا

؎ یہی ہے آرزو تعلیم قرآں عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اِسلام ہو جائے

اگر تیری کنیز فاطمہ کا یہ دوپٹا آج اِسلام کے کام آیا تو میں بہت راضی

اگر میرے ابا جان کا یہ طاہر و مطہر مطیب خون آج تیرے اِسلام کے کام آیا تو
میں بہت راضی

اور اسی تربیت و سیرت کے سانچے میں حسنین کو ڈھالتی ہوں اور پالتی ہوں

تہجد کے وقت ان کو بیدار کرتی ہوں

پھر اپنی گود میں لے کر چکی چلاتی ہوں بیٹھ کر دو زانو قرآن پاک کی تلاوت
کرتی ہوں

ایک پہلو میں حسن اور ایک پہلو میں حسین ہوتے ہیں

فجر تک قرآن پڑھتی ہوں بچے سنتے رہتے ہیں

پھر نمازِ فجر ادا کرتی ہوں تو بچے بھی ساتھ ادا کرتے ہیں

پھر اشراق تک ان کو ساتھ لے کر قرآن پڑھتی ہوں

اشراق کی نماز حسنین میرے ساتھ ہی پڑھتے ہیں

پھر دن بھر ان کو ساتھ ساتھ لے کر تعلیم و تربیت کرتی ہوں

تعلیم کی کلاس بھی لگتی ہے تربیت بھی ہوتی ہے اور کربلا کے سبجیکٹ بھی سکھائے جاتے ہیں

ان کو پڑھاتی ہوں، اے میرے لال حسن

ایک موقعہ آئے گا

خاندانِ اہل بیت میں سے تمہارے پاس کوئی بھی نہ ہوگا لوگ تجھ سے ایک اہم امر کا تقاضہ کریں گے

میرے لال تو تنہا نہیں ہوگا چالیس ہزار فوجی تیرے ہاتھ پر مرمٹنے کی بیعت کر چکے ہوں گے لیکن دیکھنا ان کی افرادی قوت کو اپنی پناہ خیال نہ کرنا

ان بزدلوں کی تلواروں کو اپنی حمایت نہ گرداننا

ان کوفیوں کے نیزوں برچھوں اور بھالوں کو اپنی کمک نہ سمجھنا

وہ بظاہر تمہارے ساتھ ہوں گے مگر بباطن کسی اور کے ساتھ

ان پر کبھی اعتماد نہ رکھنا

اگر اعتماد رکھنا تو نانا جان کی اس مبارک، مطہر، مطیب، منزہ زبان پر جس سے حق نطق فرماتا ہے، اس لسانِ مبارک پر یقین رکھنا کیونکہ وہ فرما چکے ہیں کہ

اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف مناقب امام حسن)

میرا یہ شہزادہ سیّد ہے مجھے یقین ہے کہ میرے اس شہزادے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ

مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروادے گا۔

وہ دونوں گروہ مسلمانوں کی جماعتوں کے گروہ ہوں گے تم شہادت قبول کر لینا مگر جنگ و جدل کا راستہ چھوڑ دینا

تیرے اس ایثار سے نظام قتال کا بھی خاتمہ ہو جائے گا

میرے ابا جان کی غیبی خبر بھی پوری ہوگی

اور ناموس صحابہ کا عظیم تحفظ بھی ہوگا

اور میرے جگر کے ٹکڑے میں تجھے وصیت کرتی ہوں، اے میرے لال حسین

جب یزید کا فسق و فجور برسرِعام ناچنے لگے

جب نام نہاد خلیفۂ وقت بازاروں اور درباروں میں رنڈیوں کا ناچ دیکھ کر لطف اندوز ہونے لگے

اور جب وقت کا حاکم خود تارک الصلوٰۃ ہونے لگے

اس سے پے در پے فسق و فجور سرزد ہوتا رہے گا

وہ بہنوں اور بھائیوں کے نکاح کرواتا پھرے گا

وہ جہد کے میدان سے راہ فرار اختیار کرے گا

ہر وقت نشے میں دھت رہتے ہوئے شب و روز گزارے گا

بغلوں میں کنیزیں اور شراب کی بوتل منہ سے لگا کر کہے گا

میری بغل میں معشوقہ ہے، ہاتھ میں شراب کی بوتل تو پھر میں جہاد میں کیوں جاؤں؟

بندروں کا بہت شوقین ہوگا جب کوئی بندر مرے گا تو وہ غمگین ہو کر رویا کرے گا

وہ اپنے باپ حضرت امیر معاویہ کے دورِ سلطنت اسلامیہ کے برعکس لہو و لعب کا دلدادہ رہا کرے گا

ایسے میں تیری ماں تجھ پہ واری جائے!

وہ لعین تجھ سے بھی نہیں چُو کے گا اور تعرض کرے گا

وہ تیرے نانا جان کے دین کی دھجیاں اڑانے کی کوشش کرے گا

تو ایسے میں میرے اسی پاکیزہ دودھ کی لاج رکھنا لینا

تو اپنا سرانور خوشی سے کٹا دینا

اور جب یہ تیرا سرانور جسم پاکیزہ سے کٹ کر گرے گا تو میں اسے اپنے دامن میں اٹھالوں گی

اور سیّدہ نے اپنے گلے سے لگا لیا

گرامی حضرات پھر کیا ہوا!

آیا جو وقت ظہر تو سجدہ ادا کیا
طے آپ نے ہر ایک مقام رضا کیا
دشمن نے جبکہ سر کو بدن سے جدا کیا
خود مرتضٰی نے فرش زمیں سے اٹھا لیا

اور سیّدہ نے اپنے گلے سے لگا لیا

سیّدہ کی آواز

میرے امام جب فرش زمین پر تشریف لانے لگے تو ایک آواز آئی

ذرا سنبھل جائیں وے مسافر بچڑاتے میں چک لواں وچ جھولی
شالا جان دوزخ نوں جھاں، تیری لاش مٹی وچ رولی

امام سمجھ گئے اماں کی آواز ہے

دونوں شہزادوں کو اپنی سیرت کے سانچے میں ڈھال کر ایسی پرورش و تربیت فرمائی کہ

دونوں نے ہی اس تربیت کا حق ادا کر دیا یہ تھا سیرت فاطمۃ الزہراء اور اس کی تربیت کا اثر

جن کیلئے نگاہ ہو مصطفٰی علیہ السلام کی

تربیت کے لئے دودھ ہو سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا

شجاعت کے لئے پھر خوں ہوں مولا مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا

تو یہ شہزادے بہتّروں (72) کی تعداد میں بھی ہوں

یزیدی ہزاروں کی افواج میں بھی ہوں

تو یہ بہتّر (72) غالب وہ ہزاروں مغلوب

کیوں؟

اس لئے کہ یہ پروردہ آغوش نبوت ہیں

یہ تربیت یافتہ سیرت عصمت ہیں

یہ خون مرتضوی کی گرمی کی حدت میں ہیں

یہ نونہالان ششماہے ہیں تو کیا' خون حیدری تو ان کی رگوں میں موجود ہے

یہ عون و محمد نوجوان ہیں تو کیا' شیر زہرا تو ان کی رگوں میں موجود ہے

اس خاندان کا اصغر بھی اکبر ہے

اس خاندان کے بچے بھی جوان ہیں

اور اس ہی خاندان کی مطہرات محترمات کی تربیت و سیرت و کردار

ایک کامل تربیت ایک مکمل سیرت اور تکمیل شدہ کردار ہے

کسی نے کیا خوب فرمایا کہ

علی کا گھر بھی کیا گھر ہے کہ جس گھر کا ہر اک بچہ
جسے دیکھو وہی شیر خدا معلوم ہوتا ہے

اور

ایک ایک ہو کر بھی ہزاروں سے لڑے
کیا بہادر تھے محمد کے گھرانے والے

سیّدہ تیری سیرت کو سلام

سیّدہ تیری تربیت کو سلام

سیّدہ تیرے کردار کو سلام

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ○

(گرامی حضرات یہ ہے فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ کے دودھ کا اثر' سبحان اللہ سبحان اللہ)

تیسرا خطبہ (ماہِ رمضان المبارک)

اُم المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

پہلی ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا

گرامی قدر حضرات سامعین و ناظرین!

آج کے خطبۂ جمعہ میں سب سے پہلی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا ذکر مبارک کیا جائے گا جو حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ساری اولاد نور کی جسمانی والدہ ماجدہ بھی ہیں

بے سایہ نبی علیہ السلام

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت سے قبل ہی آپ سے سایہ پدری اٹھالیا گیا

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والدۂ حضرت نبی اکرم ﷺ کو بھی نبی علیہ السلام کی بعمر دو سال وفات دے دی گئی اور اس سے تھوڑی دیر بعد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ جد محترم نبی اکرم ﷺ بھی انتقال فرما گئے

پیدا ہوئے تو باپ کا سایہ اٹھا لیا
گھٹنوں چلے تو دادا عدم کا رواں ہوا
بڑھنے لگے تو مادر و عم ہو گئے جدا
ایک ایک سایہ یونہی اٹھتا چلا گیا
سائے پسند آئے نہ پروردگار کو
بے سایہ کر دیا گیا اس سایہ دار کو

کفالت حضرت ابو طالب

گرامی قدر حضرات!

والد محترم کے داغ یتیمی کے بعد ماں نے سنبھالا دیا
والدہ محترمہ کے بعد حضرت عبد المطلب نے پوتے کو پرورش کیا
اور جب دادا وفات پانے لگے تو حضرت ابو طالب کی کفالت میں دے دیا گیا
بالآخر وہ بھی داغ مفارقت دے گئے

بے سایہ کر دیا گیا اس سایہ دار کو

وہ چچا جو قریبی چچا تھے
وہ چچا جو حقیقی چچا تھے
وہ والد علی المرتضیٰ، چچا ابو طالب کی محبت بھتیجے سے ایسی تھی کہ وہ جب تک کچھ خود انہیں پاس بنا کر کھلا پلا نہ لیتے دل کو سکون نہ ملتا
دستر خوان بچھتا

تمام افراد خاندان موجود ہوتے مگر جب تک بھتیجا محمد ﷺ تشریف نہ لے آتے کھانا نہ کھلا کرتا رات کو سوتے تو تنہا نہ سوتے

حضرت عبد اللہ کے اس یتیم کو ساتھ لے کر سوتے اور ساری رات کلا دے بھر بھر کر سکون و راحت کا سامان کرتے سات سال تک مسلسل رسول اللہ علیہ السلام سے سینہ جڑ تا رکھا اور کفر اپنی راہوں سے مڑتا رکھا۔

دستر خوان حضرت اُمِّ سُلیم کا

حضراتِ محترم آج بڑے بڑے چوٹی کے محدثین علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانہ اقدس میں جب میرے نبی کریم علیہ السلام نے کھانا تناول فرمایا اور کھانے کے بعد جس دستر خوان سے اپنے ہاتھوں کو شرف غسل بخشا اس کی پھر کیفیت یہ ہوئی کہ والدۂ حضرت انس یعنی حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس دستر خوان کو پھر کبھی نہ دھویا

جب بھی کبھی وہ میلا ہو جاتا تو ہم اسے دہکتے ہوئے تنور میں ڈالتے تو وہ بجائے جلنے کے صاف ہو کر باہر آ جایا کرتا۔ (بخاری شریف)

اسی طرح سرکار دو عالم علیہ السلام کا فرمان عالیشان صفحہ قرطاس پر سنہری حروف سے موجود ہے کہ ''مَنْ مَسَّ جَلَدِیْ فَلَنْ تَمَسَّہُ النَّارُ'' جس نے میری جلد کو چھولیا اسے آگ نہ چھو سکے گی۔ (روضۃ الشہداء)

سرکار دو عالم علیہ السلام نے تنور میں چپاتی کے آٹے کو لگایا دوسری روٹیاں جل گئیں مگر وہ اسی طرح کی اسی طرح موجود رہی۔ (سیرت فاطمہ)

آگ کیسے جلا سکتی ہے

اب بھی اگر کسی کو سمجھ نہ آئے تو اس کی قسمت
جس دستر خوان کو نبی علیہ السلام چھو دیں اسے آگ، بلا ئے
جو شخص سرکار دو عالم علیہ السلام کی جلد مبارک سے اپنے آپ کو مَس کر دے

اسے آگ نہ جلائے سرکار علیہ السلام جو چپاتی تنور میں اپنے دست اقدس سے لگا دیں
آگ اسے بھی نہ جلائے

حیا کر

اور ایمان سے سوچ کر بتا

جن والدہ کے شکم اطہر میں نو ماہ سرکار علیہ السلام
اقامت پذیر رہے ہوں   ان کو آگ جلائے گی؟

اور جن والد گرامی کے صلب اطہر میں سرکار جلوہ
افروز رہے ہوں کبھی ان کو   آگ جلائے گی؟

اور پھر سات سال تک جن کا سینہ نبی علیہ السلام کے سینہ اقدس سے ساری
ساری شب چھوتا رہا ان کو آگ جلائے گی؟

سراپا کلمہ وجود مصطفیٰ علیہ السلام

مولوی صاحب عزت مآب!

آپ تو بڑی شد و مد سے بیان کرتے ہیں کہ ہر حروف والا کلمہ جس کے متعلق
نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (بخاری شریف)

جس نے کہہ دیا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ جنتی ہے

تو بتا جس کی زبان پہ یہ حروف والا
کلمہ بیٹھ گیا   وہ تو جنتی ہے
اور جس کے دامن میں یہ مجسم کلمہ
نو سال تک بیٹھا رہا   وہ کیوں جنتی نہیں ہے
اور پھر یہ حروف والا کلمہ   کئی لوگوں کی زبان پہ آیا اور چلا گیا
اور پھر یہ حروف والا کلمہ   عبداللہ ابن ابی کی زبان پہ آیا اور چلا گیا

اور پھر یہ حروف والا کلمہ   منافقین کی زبان پہ آیا اور چلا گیا
مگر یہ مجسم کلمہ ابو طالب کے دامن
میں آیا تو گیا نہیں   آخر تک رہا

یہی ابو طالب ہیں

حضرات گرامی بات طویل ہو جائے گی

یہی ابو طالب ہیں جن کے متعلق حضرت پیر سیّد نصیر الدین گولڑوی فرماتے ہیں
کہ

بعد تحقیق روایات و احادیث نصیر
دل میرا قائل ایمانِ ابی طالب ہے

دشمنوں کے نرغوں سے امام الانبیاء علیہ السلام کو
نکالنے والے   یہی ابو طالب
ہر وقت سایہ کی طرح اپنی حفاظت میں
حضور علیہ السلام کو رکھنے والے   یہی ابو طالب
اور پھر بقول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کلمہ طیبہ آخری وقت میں پڑھنے والے   یہی حضرت ابو طالب

پھر بھی ان کو ایمان سے نکال کر نار دی جا رہی ہے اور قاتلین حسین کو جہنم سے
نکال کر جنت کا ٹکٹ

جب وہ پوچھیں گے سر محشر بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے مصطفیٰ کے سامنے

حضور علیہ السلام کے نکاح خواں

گرامی قدر سامعین!

یہی وہ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے سرکار دو عالم علیہ السلام کا حضرت

سیّدہ خدیجہ طاہرہ سے نکاح پڑھا تھا

آج اگر کوئی مصلّی نکاح پڑھادے تو اس کے اسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

آج اگر کوئی مولوی نکاح پڑھادے تو اس کے اسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

آج اگر کوئی مفتی نکاح پڑھادے تو اِس کے اِسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

آج اگر کوئی مجتہد نکاح پڑھادے تو اِس کے اِسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

آج اگر کوئی خطیب نکاح پڑھادے تو اِس کے اِسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

آج اگر کوئی ادیب نکاح پڑھادے تو اِس کے اِسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

آج اگر کوئی مفسر نکاح پڑھادے تو اِس کے اِسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

آج اگر کوئی محدث نکاح پڑھادے تو اِس کے اِسلام وایمان میں شک نہیں کیا جاتا

عقل کے اندھو

تو عقل کے اندھو

جس نے جان ایمان کا نکاح پڑھایا ہو

جس نے نکاح پڑھایا ہو وہ ہو کل ایمان کا باپ

اور جس کا نکاح پڑھایا ہو وہ ہو کل ایمان کی جان

تو پھر تمہیں منہ کھول کر اسے جہنمی کہتے ہوئے صرف شرم ہی نہیں آنی چاہیے

بلکہ تمہیں اپنے اس ناقص ایمان کی تجدید کرنی چاہیے

حضور علیہ السلام کی اولادِ پاک

حضراتِ گرامی!

میرے آقا کی تمام اولاد امجاد اسی بی بی کے شکمِ اطہر سے ہے

طیب‘ طاہر‘ قاسم سب اسی پاک خاتون کے لال ہیں

زینب‘ رقیہ‘ اُم کلثوم‘ فاطمہ سب اسی طاہرہ کی نورِ نظر ہیں

صرف ابراہیم رضی اللہ عنہ بن نبی علیہ السلام ماریہ قبطیہ سے ہیں

تو پھر منہ سنبھال کے بات کرنی چاہیے

تمہاری اولادوں کو اگر کوئی شخص بے نکاح کی اولاد کہے تو کیا حال ہوگا‘ تم

آقائے دوجہاں کی پاک اولاد کے متعلق زبان درازی کرتے ہو

سنو ہمارا عقیدہ کہ اے آقا علیک السلام

؎ تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

ساری اُمت کی روحانی اماں جان

حضرات گرامی!

حضرت خدیجہ طاہرہ اولادِ رسول کی جسمانی اماں

اور باقی ساری اُمت رسول کی روحانی اماں

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (پ21 سورۃ الاحزاب آیت نمبر6)

نبی کی بیویاں اُمت کی روحانی مائیں ہیں۔

مسلمان ہو جاؤ‘ قرضے معاف

حضرات تاریخ کی کتابیں شاہد ہیں

میری روحانی اماں حضرت خدیجہ اسلام لانے سے پہلے بھی طاہرہ کے لقب سے ملقب تھیں اور ان کو اسی نام سے پکارا جاتا تھا

بیوہ تھیں مگر پورے مکہ میں تجارت انہیں کے مال سے چلتی تھی

میرے خداوند عالم نے جب تمام سائے اُٹھا لئے تو فرمایا

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى (پ30 سورہ والضحیٰ آیت نمبر6)

اے محبوب! مال نہیں تو پریشان نہ ہونا ساری تجارت عرب تیرے تابع کر دوں گا

گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں یہ تمام ثروتوں‘ مالوں والے تیرے قدموں پہ جھکا دوں گا

کائنات کی اس عظیم دھرتی پہ سکہ — میری آمنہ کے یتیم کا ہی چلے گا

یہی مال والے — تیرے محتاج ہوں گے اور تو غنی ہوگا

یہی ثروتوں والے — امانتیں تیرے در دولت پہ رکھا کریں گے

یا اللہ! وہ کیسے

فرمایا: وہ ایسے

میں خدیجہ طاہرہ کو تیری زوجیت میں دے دوں گا

اور وہ اپنا سارا مال تیرے قدموں پہ ڈھیر کردے گی

اعلان ہو جائے گا کہ لوگو!

اے مکہ کے قریشو اور مالدارو!

میں نے تم سے ہزاروں لینے ہیں

ہزاروں نہیں لاکھوں لینے ہیں

لاکھوں ہزاروں نہیں کروڑوں لینے ہیں

میں نہیں لیتی

سب آتے جاؤ

میرے محبوب کا کلمہ پڑھتے جاؤ

اور معافی کی پرچیاں لیتے جاؤ

پرچیوں پر میرے محبوب کے دستخط کرواتے جاؤ

جہنم سے بھی آزاد ہوتے جاؤ

قرضے سے بھی سبکدوش ہوتے جاؤ (تاریخ کامل)

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ (پ 30 سورۃ والضحیٰ آیت نمبر 8)

یہ کس کا مال تھا؟

حضرات گرامی!

یہ کس کا مال — اشاعت اسلام کا اوّلین سبب بن گیا

یہ کس نے سب کچھ — دین و ایمان پہ نچھاور کر دیا

حضرت عمر نے دیا — آدھا مال

حضرت صدیق نے دیا — پورا مال

میری اماں نے دیا — مال بھی اور تن من دھن بھی

اسے کہتے ہیں طاہرہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اسے کہتے ہیں محسن اسلام کی زوجہ اور عالم اسلام کی محسنہ

اللہ کی طرف سے سلام

گرامی قدر سامعین!

ابھی تک اعلان اسلام نہ ہوا تھا کہ میرے آقا غار حرا میں تشریف لے جاتے

تھوڑا بہت راشن ساتھ ہوتا

کبھی دس دن

کبھی مہینہ

کبھی چالیس دن

کبھی غیر معینہ مدت

سرکار وہاں چلّے فرماتے

اپنے ربّ کو مناتے

ساری ساری رات شب خیزی فرماتے

سارا سارا دن گریہ وزاری میں بسر فرماتے

اپنے معبود حقیقی کے سامنے جبین نیاز رکھ کر حق عبودیت ادا فرماتے

غار حرا شریف

میں نے الحمد للہ اس غار کی زیارت کی ہے

اس رونق میں تو وہاں جانا آسان
مگر اس وقت میلوں کا فاصلہ بے رونقی میں کرنا بہت مشکل
شہر سے باہر جنگل میں کسی اچھے بھلے بہادر کا وہاں جانا مشکل تھا
مگر میری اماں حضرت خدیجہ طاہرہ کچھ راشن لیتیں اور بے تکان وہاں تشریف لے جاتیں
ایک دو مرتبہ نہیں
دو چار مرتبہ نہیں
بیسیوں مرتبہ نہیں
نہ جانے کتنی مرتبہ جاتیں اور آتیں رہیں
میرے پروردگار کو پیار آ گیا
فرمایا جبریل!
عرض کیا لبیک یا جلیل
فرمایا جاؤ غار حرا میں
میرے حبیب سے کہہ دو
خدیجہ آ رہی ہیں
ہاتھ میں برتن ہے
برتن میں پیالہ ہے
ان سے پیالہ بھی لو اور
ان کو میرا سلام بھی دو (بخاری شریف)
سلام خدا برائے خدیجۃ الکبریٰ

سلام یاران نبی

حضرات گرامی!

خدا کا سلام آیا کرتا ہے کبھی مصطفیٰ کے لئے
خدا کا سلام آیا کرتا ہے کبھی خدیجۃ الکبریٰ کے لئے
خدا کا سلام آیا کرتا ہے کبھی یاران حبیب کبریا کے لئے
کیونکہ مصطفیٰ علیہ السلام خود سلام پڑھیں
حضرت خدیجہ مصطفیٰ پر خود سلام پڑھیں
یاران نبی تمام کے تمام میرے آقا پر خود سلام پڑھیں
سلام پڑھنے والوں پر سلام پڑھا جاتا ہے
جو اسے بدعت کہے اس پر سلام کون پڑھے

سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا

حضرات گرامی!
میں آج ورقہ بن نوفل کی باتیں آپ کو نہیں سنانا چاہتا کیونکہ اگر ان کی کتابوں میں کچھ ہوتا تو پھر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر
تو جبریل امین علیہ السلام سیدہ خدیجہ کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچانے آئے
یہ کوئی ڈائجسٹ نہیں ہے
یہ کوئی ناول نہیں ہے
یہ کوئی قصہ کہانی نہیں ہے
اصح الکتاب بعد کتاب اللہ جسے علماء حدیث نے قرار دیا ہے اس میں ہے
بتائیے سلام کس کا آیا؟ اللہ کا
کس کی طرف آیا حضرت خدیجہ طاہرہ کی طرف
تو کیا پھر وہ "سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا" کا مصداق نہ ٹھہریں
آج مولوی ملاں لٹھ لے کر پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ "علیہ السلام" تو انبیاء کے

ساتھ ہی خاص ہے میں کہتا ہوں جو چیز نبی علیہ السلام سے جڑ گئی اس پر بھی سلام اور وہ بھی علیہ السلام کا مصداق ہوا کرتی ہے۔ اللہ خود فرماتا ہے:

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

(پ19 سورۃ النمل آیت نمبر 59)

اے محبوب کہیے تمام تعریفیں اللہ کے لئے اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں کے لئے

سلام بھی خوشخبری بھی

میرے اللہ کی طرف سے میری اماں خدیجۃ الکبریٰ کو

سلام بھی آیا اور خوشخبری بھی بخاری، مسلم، مسند امام احمد، سیرت ابن ہشام پڑھیں

فرمایا محبوب انہیں خوشخبری دے دیجئے

جنت میں ان کے لئے موتیوں کا خوبصورت محل بھی ہوگا اور اس محل میں کسی قسم کا شور وصخب بھی نہ ہوگا، اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت نے کیا خوب ترجمانی فرمائی

مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبٍ لَا نَصَبٌ لَا صَخَبٌ

ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش از اعلیٰ حضرت بریلوی)

آپ کی رحلت

حضرات گرامی!

ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے

جس نے شکم مادر کو دیکھا قبر کو ضرور دیکھے گا

بالآخر! یہ وقت بھی آ ہی گیا

نبی کریم علیہ السلام بے قرار ہیں کہ

آج وہ زوجہ داغ مفارقت دے رہی ہے جو محسنہ اسلام ہے

آج میری وہ رفیقہ حیات جانے والی ہے جس نے اپنا سب کچھ میرے قدموں پر قربان کیا تھا

اس نے میرا اس وقت ساتھ دیا تھا کہ جب سارا مکہ میرا دشمن تھا

میں تبلیغ توحید کی پاداش میں مغموم ہوتا تو دلاسہ دیتی تھیں

میرے غمگین ہونے سے میری یہ مونسہ ایک پل آرام سے نہ بیٹھیں تھیں

آہ! آج وہ بھی رخصت ہو رہی ہیں

چادر مبارک تبرک کے لئے

ایسے عالم میں سرکار حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لے گئے

تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں

فرمایا کیا چاہتی ہو؟

عرض کیا: آپ کو میری بیٹی بتا دے گی

جلدی سے بیٹی کو باہر لے جا کر پوچھا تو عرض کیا

امی جان کہتی ہیں ایک کرم گستری فرمایئے کہ اپنی ایک ازار شریفہ (یعنی چادر مبارکہ) اس وقت مجھے عنایت فرما دیجئے تاکہ میں اسے اپنے غسل و کفن کے بعد اپنے اوپر اوڑھ کر تبرک حاصل کرلوں

سرکار نے چادر عطا فرمادی (خاتون جنت، البتول ص44) (روضۃ الشہداء ص 54)

برکات تبرکات

حضرات گرامی! توجہ رہے

آج لوگ بزرگوں کے تبرکات کو اسی طرح حاصل کرنا بدعت گردانتے ہیں

کیا وہ اماں حضرت خدیجہ کو روحانی ماں تسلیم کرتے ہیں؟

اگر کرتے ہیں تو اس مبارک مقدس طریقہ کو بدعت کیوں کہتے ہیں؟

اگر بدعت کہتے ہیں تو مسلمان کیسے رہتے ہیں اور ان کے روحانی فرزند کیسے کہلاتے ہیں؟

وہ بتائیں

کیا حضور علیہ السلام نے سیّدہ کو یہ ازار مبارک دینے سے روک دیا تھا؟

کیا دیگر صحابہ کرام نے نبی کریم علیہ السلام کے لباس متبرک کو اپنے لئے تبرک بنا کر نہ رکھ چھوڑا تھا؟

کیا تابوت سکینہ میں ہارون و موسیٰ علیہما السلام کے نعلین مبارک‘ لباس مبارک‘ دستار مبارک اور الواح توریت و انجیل بطور تبرک موجود نہ تھے؟

کیا حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سرکار علیہ السلام کا جبہ مبارک بطور تبرک موجود نہ تھا جس سے مریض شفا پایا کرتے تھے جسے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھاری ہدیہ دے کر خرید لیا تھا

کیا سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمت کے جبہ سے سومنات کا مندر فتح نہ ہوا تھا

کیا حضرت اویس قرنی علیہ الرحمت نے بحکم سرورِ عالم علیہ السلام آپ کا جبہ سامنے رکھ کر امت کی مغفرت کی دعا نہ کی تھی

دس رمضان

گرامی حضرات!

غمخوار رسول‘ مونس نبوت کا دس رمضان کو انتقال ہو گیا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ○

چوتھا خطبہ (ماہ رمضان المبارک)

وفات النبی علیہ السلام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

شانِ توحید و رسالت

واجب الاحترام سامعین کرام!

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جس دین کی خشت اوّل حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو بنایا اور جس دین اسلام کو اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مقدس سے مکمل فرمایا: خطبۂ حجۃ الوداع میں اس تکمیل دین اور اتمام نعمت کا اعلان اسی مقصود و مطلوب کائنات کی لسان مقدسہ سے کروا کر اس کی وفات کا اشارہ فرمایا کہ

یہ رسول علیہ السلام کہ جو میرا مقصود ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو میرا مطلوب ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو امام الانبیاء ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو سیّد المرسلین ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو سراپا نور ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو غیب دان ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو اپنی روحانیت ونورانیت کیساتھ حاضر و ناظر ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو میری تمام مملکت کا مختار کل ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جو افضل اولاد آدم ہے
یہ رسول علیہ السلام کہ جس کے اشارے پہ چاند دو ٹکڑے ہوا تھا
یہ رسول علیہ السلام کہ جس کے اشارے پہ سورج واپس آیا تھا
یہ رسول علیہ السلام کہ جس کے قدموں پہ جانوروں نے سجدے کیے تھے
یہ رسول علیہ السلام کہ جس کے سامنے درختوں نے کلمے پڑھے تھے
یہ میرا محبوب علیہ السلام کہ جو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوا تھا
اب اس کی وفات کا وقت آ چکا
اور یہ ثابت ہو گیا کہ یہ خدا نہیں ہے
اگر خدا ہوتا تو پیدائش نہ ہوتی اور اس کا میلاد نہ ہوتا

اگر خدا ہوتا تو وفات نہ ہوتی اور اس کا یومِ وفات نہ ہوتا
اس کا میلاد بھی توحید خداوندی کی دلیل
اس کا وجود بھی توحید خداوندی کی دلیل
اور اس کی وفات بھی توحید خداوندی کی دلیل
اللہ تعالیٰ کا کوئی یوم میلاد نہیں ہے کیونکہ وہ ولادت سے پاک ہے
اللہ تعالیٰ کا کوئی یوم وفات نہیں ہے کیونکہ وہ وفات سے پاک ہے
جس کی ولادت ہو وہ خدا نہیں جو خدا ہے اس کی ولادت نہیں
جس کی وفات ہو وہ خدا نہیں جو خدا ہے اس کی وفات نہیں

آئینۂ جمال کبریا

حضرات گرامی!
ہم اسی لئے میلاد النبی بھی مناتے ہیں
اور اسی لئے وفات رسول کے خطبے بھی سناتے ہیں
تا کہ پتہ چل جائے کہ ہم
رسول اللہ علیہ السلام کو خدا نہیں مانتے
بلکہ اس آقا علیہ السلام کو محبوب خدا مانتے ہیں
خدا نہیں مانتے خدا کے بعد سب کچھ مانتے ہیں

اگر میرے آقا علیہ السلام کی وفات نہ ہوتی تو یقین مانیے کہ لوگ آپ کو خدا تسلیم کرنے سے نہ چوکتے' رومی علیہ الرحمت نے فرمایا کہ

لی مع اللہ شان خود فرمودہ ای
من نہ دانم بندہ ای یا حق توئی

معجزات کو دیکھنے والے خدا سمجھتے
مگر جب وفات ہوئی تو توحید باری تعالیٰ کا تحفظ ہو گیا اور پتہ چل گیا کہ

یہ خدا نہیں ہے بلکہ — آئینۂ جمالِ کبریا ہے

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے

گرامی قدر سامعین!

وفات النبی کا تذکرہ بہت ضروری ہے تاکہ شان الوہیت اجاگر ہو

اور یہ سنی کا عقیدہ ہے۔

نبی خدا — بھی نہیں

خدا سے — جدا بھی نہیں

نبی ہماری طرف آئے تو — من اللہ نور ہے

نبی ہماری طرف سے جائے تو — سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ہے

مگر ؎ آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

خطبہ حجۃ الوداع

حضرات گرامی! حجۃ الوداع کا موقعہ ہے

یہ نو ذوالحجہ کا یوم ہے

میدان عرفات ہے

لاکھوں صحابہ کرام کا اجتماع ہے

خطیب الانبیاء علیہ السلام خطبہ ارشاد فرمایا رہے ہیں

ارشاد فرمایا: اے لوگو!

اِنِّیْ لَا اَرَانِیْ وَاِیَّاکُمْ نَجْتَمِعُ فِیْ ھٰذِہِ الْمَجْلِسِ اَبَدًا

(معدن الاعمال حدیث 11-7)

میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

نبی کا خیال فرمانا ہماری طرح نہیں ہوتا بلکہ قطعی اور یقینی ہوتا ہے

گویا کہ اپنے خداداد علم کی بدولت فرما دیا کہ اب میرا وقتِ وفات آ چکا ہے اور اس کے بعد تمہیں آج کی طرح خطبہ سے نہ نوازوں گا کیونکہ میں عنقریب اپنے ربّ کے پاس جانے والا ہوں۔

یار لوگ کہتے ہیں نبی علیہ السلام کو اپنی وفات کا علم نہیں تھا

نبی علیہ السلام اعلان فرما رہے ہیں اور اسی طرح ارشاد فرما رہے ہیں جس طرح ایک الوداع ہونے والا فرماتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو

لوگو! تمہیں عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا

خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو

(بخاری باب حجۃ الوداع)

لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں،

جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں

پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے یعنی ابن ربیعہ بن حارث کا خون جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا میں چھوڑتا ہوں

جاہلیت کے زمانہ کا سود ملیا میٹ کر دیا گیا پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہو وہ عباس ابن عبدالمطلب کا سود ہے وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے

حلال بنایا ہے تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو (کہ اس کا آنا تم کو ناگوار ہے) نہ آنے دیں لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو'

عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ اچھی طرح پہناؤ'

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ قرآن' اللہ کی کتاب ہے'

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید اُمت پیدا ہونے والی ہے خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو' مالوں کو زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ ادا کرو' بیت اللہ کا حج بجا لاؤ اور اپنے اولیائے امور و احکام کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم پروردگار کے فردوس بریں میں داخل ہو گے'

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا مجھے ذرا بتا دو کہ تم کیا جواب دو گے؟

سب نے عرض کیا۔

ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچا دیئے'

آپ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا۔

آپ نے ہم کو کھرے کھوٹے کی بابت اچھی طرح بتا دیا'

نبی کریم علیہ السلام نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا'

اے اللہ سن لے تیرے یہ بندے کیا کہہ رہے ہیں'

اے اللہ! گواہ رہنا کہ یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں'

اے اللہ! شاہد رہ کہ یہ سب کیسا صاف صاف اقرار کر رہے ہیں

(مسلم باب حجۃ الوداع)

فرمایا:

دیکھو جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں اس کی تبلیغ کرتے رہیں ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ تر اس کلام کو یاد رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے والے ہوں جن پر تبلیغ کی جائے۔ (بخاری باب حجۃ الوداع)

نبی کریم علیہ السلام کو معلوم تھا

گرامی قدر سامعین!

میرے آقا علیہ السلام کے اس خطبہ کو بغور پڑھو

اس کی ہر سطر پر غور کرو

سطر کے ہر لفظ پر توجہ فرماؤ

لفظ کے ہر حرف پر نظر دوڑاؤ

تو معلوم ہو گا کہ

میرے آقا کی یہ گفتگو بتا رہی ہے کہ سرکار کو علم تھا کہ اب ہم اس دار فانی سے تشریف لے جانے والے ہیں۔

تمام بنیادی قواعد دینیہ و دنیاویہ کو اجمالاً بیان فرما دیا

فلاح دارین کو کوزے میں بند کر کے سامنے رکھ دیا

تکمیل دین فرما دی

اتمام نعمت فرما دیا تو ارشاد باری تعالیٰ بھی آ گیا کہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (پ 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 3)

آج کے دن تمہارے لئے دین مکمل ہو گیا نعمت ہو گئی اور دین اسلام تمہارے

لئے پسند کر لیا گیا۔

تکمیل کی حضور نے

فرمایا اَکْمَلْتُ میں نے تکمیل کی ہے

اتمام نعمت فرمایا حضور نے

فرمایا اَتْمَمْتُ میں نے اتمام فرمایا ہے

تو پتہ نہ چل گیا

ان کا فرمانا   اس کا فرمانا ہے

اس کا فرمانا   ان کا فرمانا ہے

تو یہ امر دیکھ کر کوئی بہک سکتا تھا کہ یہ خدا ہیں

اگرچہ فرمانا دونوں کا ایک ہے مگر یہ خدا نہیں ہیں

جو ان سے کروا رہا ہے وہ ہے   خدا جل جلالہ

اور جو فرما رہے ہیں وہ ہیں   مصطفیٰ علیہ السلام

تکمیل واتمام

گرامی قدر سامعین! توجہ رہے

دین کامل ہو گیا   گویا ہر چیز کامل ہو گئی

نعمت پوری ہو گئی   گویا ہر چیز پوری ہو گئی

تو ثابت ہوا کہ وجود مصطفیٰ پر

ہر چیز   کامل ہو گئی

ہر نعمت   پوری ہو گئی

وجود مصطفیٰ پر حسن صورت   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر حسن سیرت   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر حسن کردار   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر حسن گفتار   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر نورانیت   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر بشریت   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر رسالت   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر نبوت   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

وجود مصطفیٰ پر حسن اخلاق   کی تکمیل ہو گئی اور اتمام ہو گیا

تو وہ وجود کیسا ہو گا جس کی بدولت تکمیل ہو رہی ہے؟

وہ سراپا کیسا ہو گا جس کی بدولت تکمیل ہو رہی ہے؟

وہ مجسمہ نور کیسا ہو گا جس کی بدولت تکمیل ہو رہی ہے؟

کیسے سمجھایا جا سکتا ہے؟

کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟

؎ سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثبات
تو کائنات حسن ہے یا حسن کائنات

رضائے مصطفیٰ علیہ السلام

گرامی قدر سامعین!

اب چاہیے تو یہ تھا کہ مالک فرماتا

ہر قسم کی تکمیل کے بعد اب آپ کا یہاں رہنا ضروری نہیں آپ اب ہمارے پاس آجائیے

مگر ایسا نہیں

بلکہ مرضی یار پر بات چھوڑ دی گئی

بخاری شریف میں روایت موجود ہے کہ سرکار علیہ السلام نے فرمایا

''اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دُنیا میں رہے یا

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند فرمائے تو اس بندہ نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند فرمایا ہے'' (بخاری شریف)

فرمایا: پیارے اب آپ کی مرضی ہے

اس دنیا میں جلوہ افروز رہیں

یا میرے پاس تشریف لے آئیں

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (ﷺ)

نبی کریم علیہ السلام کو بھی یار کی ملاقات کا شوق تھا اور دیدار معبود کا ذوق تھا چنانچہ اس کے اسباب پیدا ہونے لگے

قرآن کریم کا دو مرتبہ دور

ہر سال رمضان المبارک میں قرآن کریم کا حضرت جبریل امین علیہ السلام سے ایک مرتبہ دور ہوتا اس سال دو مرتبہ ہوا سرکار نے فرمایا: اس سے میں اپنی اجل دیکھ رہا ہوں

سیّدہ فاطمہ کو خبر دینا

گرامی قدر سامعین! قصہ مختصر یہ کہ

بتقاضائے بشریت

طبیعت مبارکہ کبھی مضمحل ہوتی کبھی پھر سنبھلتی

ایک دن اپنی لخت جگر سیّدہ طیبہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قریب بلا کر آپ کے کان میں کچھ فرمایا

تو سیّدہ گریہ فرمانے لگیں

زار و قطار رونے لگیں

پھر قریب بلا کر کچھ فرمایا تو مسکرانے لگیں

اُم المومنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بعد از وصال رسول جب پوچھا تو بتایا کہ پہلی مرتبہ مجھے بلا کر میرے کان میں فرمایا:

فاطمہ! میری لخت جگر میں اب تمہیں داغ مفارقت دینے والا ہوں

گویا فرمایا! بیٹی جی بھر کے ابا حضور کو دیکھ لو پھر یہ صورت پاک بظاہر نظر نہیں آئے گی

آؤ...... سینہ ابا جان کے سینہ سے لگا لو اور ٹھنڈک حاصل کر لو کہ اب میں جا رہا ہوں

خوب محبت کر لو

پیار کر لو

بس جدائی کے لمحات اب قریب ہیں

تو میں رو پڑی

اور جب دوسری مرتبہ بلایا تو فرمایا

بیٹی! مت رو میں تجھے خبر دے رہا ہوں کہ میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تم ہی مجھے ملو گی' اس پر میں مسکرا دی (بخاری شریف)

مسجد میں تشریف آوری

حضراتِ محترام!

میرے آقا علیہ السلام کی طبیعت مبارکہ بظاہر زیادہ مضمحل ہے آپ نے حضرت مولائے کائنات شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر دست مبارک رکھ کر سہارا سے مسجد کی طرف جلوہ آرائی فرمائی قدم مبارک کو زمین بوسے دے رہی تھی اس کیفیت میں سر انور پر شدت تکلیف سے رومال بندھا ہوا تھا کہ حضور مسجد میں تشریف لائے

شمع رسالت کے پروانے میرے آقا کے دیوانے جمع ہو گئے اور دیدار سے مستفید و مستفیض ہونے لگے

سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جس کسی نے مجھ سے کوئی مکافات کرنی ہو تو کر لے

سب صحابہ کرام علیہم الرضوان خاموش تھے

سرکار نے دوسری مرتبہ پھر ایسے ہی ارشاد فرمایا

پھر تیسری مرتبہ فرمایا تو حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور یاد دلایا

یارسول اللہ!

فلاں جنگ کے موقعہ پر مجاہدین کی صف کو سیدھا فرماتے ہوئے آپ نے میرے جسم پر چابک مارا تھا میں اس کی مکافات کرنا چاہتا ہوں

فرمایا: عکاشہ تمہیں اجازت ہے بدلہ لے لو

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

وہی چابک میری لخت جگر فاطمہ کے گھر میں ہے لے آؤ اور عکاشہ کو دے دو تاکہ وہ بدلہ لے سکیں

حضرت عکاشہ کا بدلہ لینا

حضرت سلمان فارسی بیت سیّدہ فاطمہ پر حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا اور چابک طلب کر لیا

ادھر تمام صحابہ بے قرار ہیں

آنسو بہا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں

عکاشہ! اس کیفیت میں آقا علیہ السلام سے بدلہ لو گے؟

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

عکاشہ! اگر بدلہ لینا ہی ہے تو صدیقؓ کا جسم حاضر ہے اس سے لے لو

فاروق اعظم، عثمان غنی و دیگر اصحاب رسول علیہم الرضوان کہہ رہے ہیں

اے عکاشہ! ہم بدلہ دینے کو تیار ہیں مگر حضور علیہ السلام سے اس حالت میں بدلہ نہ لو

؎ میرے یارنوں مندانہ بولیں میری بھانویں جند کڈھ لے

ادھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جگر کانپ اٹھتا ہے دل لرزتا ہے اور وہ اپنے دونوں شہزادوں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتی ہیں

اوہ میرے شہزادو

جاؤ اور آج نانا جان پر قربان ہو جاؤ

عکاشہ سے کہو

ہمیں ایک نہیں سو سو چابک مار لو مگر ہمارے نانا جان سے آج یہ بدلہ نہ لو

چابک بھی آ گیا

سب عکاشہ سے کہہ رہے ہیں کہ سرکار کو اس وقت یہ تکلیف نہ دو مگر وہ خاموش ہیں سرکار علیہ السلام نے فرمایا: عکاشہ بدلہ لے لو

عرض کیا یا رسول اللہ! جب آپ نے میرے جسم پر چابک مارا تھا تو میں نے قمیص اتارا ہوا تھا سرکار نے قمیص مبارک اتار دیا

فرشتوں کی چیخیں بلند ہو گئیں

حوریں تڑپنے لگیں

غلمان رونے لگے

صحابہ لرزنے لگے

حسنین کریمین کے رونے کی آوازیں آنے لگیں

اچانک عکاشہ نے چابک ایک طرف رکھا اور پشت منورہ کو کلاوے میں لے لیا

مہر نبوت کو چومنے لگے اور رو کر عرض کیا

میرے آقا! میں کون ہوتا ہوں بدلہ لینے والا؟

یہ سب کچھ تو میں نے اس لئے کیا ہے کہ جاتی مرتبہ سرکار کے جسم اقدس سے اپنا جسم مس کرلوں اور مہر نبوت کو چوم لوں (شواہد النبوت)

سرکار علیہ السلام نے کچھ ارشادات فرمائے اور واپس کاشانۂ نبوت میں تشریف لے آئے اور اس کے بعد مسجد میں تشریف نہیں لائے

امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

گرامی قدر حضرات!

بار بار غشی ہوتی ہے

اور جب افاقہ ہوتا ہے تو آپ فرماتے ہیں

اُصَلَّی النَّاسُ؟

کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟

عرض کیا جاتا ہے

لَا وَھُمْ یَنْتَظِرُوْنَکَ۔

نہیں بلکہ وہ آپ کا انتظار کرتے ہیں

مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ (بخاری شریف)

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

آقا کے حکم کے مطابق صدیق نماز پڑھا رہے ہیں صحابہ کرام اقتداء صدیق میں نماز ادا فرما رہے ہیں اچانک کاشانہ نبوت سے ایک پردہ سرکا اور نور کی شعائیں پھوٹیں چہرہ محبوب نمودار ہوا صحابہ کہتے ہیں ہمیں یوں معلوم ہوا کہ

کَاَنَّہٗ وَرَقَۃُ مُصْحَفٍ (بخاری شریف)

گویا کہ وہ قرآن کا ورق ہے۔

مکھ چن بدر شعشانی ایں متھے چمکے لاٹ نورانی ایں

کالی زلف تے اکھ مستانی ایں مخمور اکھیں ہن مد بھریاں

صحابہ کرام نے ہاتھوں کی تلیاں دوسرے ہاتھوں کی پشتوں پر مار کر صدیق اکبر کو مطلع کیا صدیق مصلیٰ امامت سے پیچھے ہٹے کہ آواز محبوب آگئی

اپنے مقام پر رہیے

اور آپ اپنے مقام پر تشریف لے آئے

حضور کی مثل بننے والو بتاؤ

گرامی قدر سامعین!

میں ان مثل رسول بننے والوں سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ بتائیے

شریعت کا کیا فتویٰ ہے؟

فقہ کا حکم کیا ہے؟

کہ اگر نمازی کو خارج نماز لقمہ ملے اور وہ اس پر عمل کرے تو اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب یقیناً نفی میں ہوگا

تو پھر مجھے بتاؤ اگر صدیق اکبر میرے آقا کے حکم پر عمل نہ کرتے اور اپنے مقام پر نہ آتے تو نماز ہو جاتی؟

یقیناً جواب پھر نفی میں ہی ہوگا

پھر بتائیے کہ اگر کوئی نمازی اپنی جگہ سے دورانِ نماز ہٹ جائے اور اس سے فعل کثیر سرزد ہو جائے تو نماز ہو جائے گی؟

یقیناً جواب پھر نفی میں ہی ہوگا

تو میرے آقا کی مثل بننے والو

تمہیں دیکھ کر اگر کوئی فعل کثیر کر لے اور اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز نہیں

ہوتی

میرے آقا کو دیکھ کر اگر یہی فعل کثیر نہ کرے اور اپنی جگہ سے نہ ہٹے تو نماز نہیں

ہوتی

تم خارج نماز کسی کے لقمے پر اپنی نماز میں عمل کرو تو نماز نہیں ہوتی

صدیق اگر میرے آقا علیہ السلام کا حکم نہ مانتے تو نماز نہیں ہوتی

کتنا فرق ہے تمہارا	اور میرے آقا علیہ السلام کا
تم خاکی ہو	وہ افلاکی ہیں
تم مطیع ہو	وہ مطاع ہیں
تم محجوب ہو	وہ محبوب ہیں
کہاں تم اور	کہاں آقا علیہ السلام

بے اجازت جن کے گھر جبریل بھی آتے نہیں

گرامی قدر سامعین!

میرے آقا علیہ السلام کے حیات ظاہری کے آخری ایام ہیں

اُم المومنین سیّدہ عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیت شریفہ میں حضور

موجود ہیں دیگر افراد اہل بیت بھی وہیں حاضر ہیں

دروازہ کھٹکا

سیّدہ فاطمہ فرماتی ہیں کون ہے دروازے پر؟

جواب ملا! ایک اعرابی ہوں سرکار کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں

فرمایا: حضور ابھی آرام فرما ہوئے ہیں لہٰذا پھر آنا ابھی ملاقات نہیں ہوسکتی

کچھ مدت کے بعد پھر دق الباب ہوا

فرمایا کون ہے؟

عرض کیا گیا وہی اعرابی ہوں شرف دیدار پانا چاہتا ہوں اجازت دے دیجئے

فرمایا ابھی ملاقات نہیں ہوسکتی

پھر کچھ دیر بعد دروازہ سے آواز آئی

اجازت ہو تو شرف دیدار رسول حاصل کرلوں

ابھی آپ نے جواب نہ دیا تھا کہ

سرکار علیہ السلام نے فرمایا: بیٹی! انہیں اجازت دے دو

عرض کیا حضور یہ کون ہے جو بار بار آرہا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے

فرمایا: فاطمہ!

یہ کوئی بشر نہیں بلکہ فرشتہ ہے

اعرابی نہیں بلکہ ملک الموت ہے

یہ میرے قبض روح کے لئے آتا ہے مگر اجازت نہ پاکر واپس ہوجاتا ہے اور

اگر اجازت نہ دوگی تو اسی طرح جاتا اور آتا رہے گا

عرض کیا ابا جان!

ملک الموت تو حکم خدا سے آتا ہے اور بلا اجازت اپنا کام کرتا ہے

فرمایا: بے شک اسی طرح ہوتا ہے مگر آج نوعیت کچھ اور ہے

آیا آج بھی حکم خدا سے ہے مگر

ادھر	حکم خدا ہے
ادھر	تیرا حیا ہے
اندر	آتا نہیں
واپس	جاتا نہیں

؎ بے اجازت جن کے گھر میں "عزرائیل" آتے نہیں

قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلِ بیت

سیّدہ کی اجازت سے حضرت جبریل اور عزرائیل اندر آئے۔ (مدارج النبوت)

نبی کریم کی وفات

گرامی قدر سامعین!

اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر ؓ حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی حضور علیہ السلام کی نگاہِ مبارکہ اس مسواک پر جم گئی

میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک فرمانا چاہتے ہیں

چنانچہ میں نے ان سے مسواک لی نرم کی اور سرکار کو پیش کر دی حضور نے آخری مرتبہ مسواک فرمائی اللہ تعالیٰ نے آخری وقت میں میرا اور حضور کا تھوک مبارک جمع فرما دیا

اب سرکار دو عالم علیہ السلام پر تکلیف کی شدت اور آثار نزع کا ظہور شروع ہو گیا بار بار پانی کے پیالہ میں ہاتھ میں مبارک ڈالتے چہرہ مبارکہ پر ملتے اور فرماتے

اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔

میری گود میں سر انور تھا کہ اچانک

میری متاع حیات لٹ گئی

یہی الفاظ کہتے ہوئے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام رفیق اعلیٰ سے جا ملے اور ہم سب کو داغِ مفارقت دے گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آج سیّدہ فاطمہ یتیم ہوگئیں

آج ازواج مطہرات بیوہ ہوگئیں

آج مسجد نبوی شریف کا مصلیٰ رسول اللہ سے خالی ہوگی

آج خطیب الانبیاء علیہ السلام نے اپنے منبر پاک کو چھوڑ دیا

آج محراب النبی کو الوداع کہہ دیا گیا

میرے آقا علیہ السلام اپنے پروردگار کی ملاقات کو تشریف لے گئے

رفیق اعلیٰ سے ملنے چلے گئے

تمام اصحاب رسول حیرت میں گم ہیں کہ کیا

ایسا محبوب بھی دار فانی کو چھوڑ کر وفات پا سکتا ہے

فاروق اعظم ؓ نے تلوار سونت لی کہ جو کوئی کہے گا رسول اللہ فوت ہو گئے میں اس کی گردن اتار دوں گا

مگر یہ قانون قدرت ہے پورا ہونا تھا اس کے بعد آپ حسب سابق زندہ ہیں جیسا کہ صدیق اکبر ؓ نے سرکار کے چہرہ انور کو چوم کر عرض کیا' یا رسول اللہ! یہ ایک قانونی موت جو آ چکی آ چکی اور

وَاللّٰہِ لَا یَجْمَعُ عَلَیْکَ مَوْتَتَانِ (بلوغ المرام' بخاری' مسلم وغیرہ)

اللہ کی قسم آپ پر دو موتیں جمع نہ ہوں گی

اس کے بعد آپ کو موت نہ دی جائے گی اور آپ زندہ رہیں گے

اعلیٰ حضرات فاضل بریلوی فرماتے ہیں

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات' مثل سابق وہی جسمانی ہے

سرکار کا جنازہ مبارکہ

گرامی قدر سامعین!

لوگ کہا کرتے ہیں کہ

حضور علیہ السلام کا انتقال ہوا تو صحابہ کرام خلافت میں اُلجھ گئے اور آپ کا جنازہ نہ پڑھا میں کہا کرتا ہوں کہ سرکار کا جنازہ مروجہ ہوا ہی نہیں ہے

جنازہ کا ثبوت تم دو

پڑھنے کا ثبوت میں دیتا ہوں

پاگلو! جو نبی ہماری مغفرت کروانے آیا کیا اس کے لئے یہ کہنا تھا کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا (الخ) اور بے وقوفو! یہ مروجہ جنازہ کی دعا تو میت کے لئے ہے اور صحابہ نبی کو زندہ مانتے تھے وہ یہ دعا کیسے کرتے؟

شیعہ سنی کتب سے ثابت ہے کہ

اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں سرکار موجود تھے کہ اس میں ایک وقت میں دس آدمی آ سکتے ہیں تو ایک دروازے سے دس آدمی آتے درود شریف پڑھتے اور دوسرے دروازہ سے واپس ہو جاتے

لاکھوں صحابہ نے زیارت کرنا تھی اس لئے تین دن تک اسی طرح آتے اور زیارت کر کے جاتے رہے ترمذی میں سرکار علیہ السلام کا یہ ارشاد موجود ہے کہ

سب سے پہلے مجھ پر درود شریف (بطور جنازہ) اللہ تعالیٰ خود پڑھے گا

پھر جبریل امین علیہ السلام پڑھیں گے

پھر ملائکہ پڑھیں گے

پھر میرے اہل بیت پڑھیں گے

پھر عام لوگ اسی طرح درود شریف پڑھتے اور زیارت کرتے رہیں گے (جامع الترمذی)

لہٰذا تین دن تک رکھا رہنا تو حسب الارشاد تھا اور حسب مراتب یہ فریضہ انجام پذیر ہوتا رہا

میرے حبیب پاک علیہ السلام کا جسد مبارکہ مقدسہ مطہرہ منورہ اگر قیامت تک بھی پڑا رہتا تو اسی طرح تروتازہ ہی رہتا کیونکہ وہ زندہ نبی کا جسد منورہ تھا

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے مطابق کہ

''نبی کی روح جہاں قبض کی جائے وہیں اسے دفن کیا جاتا ہے'' (بخاری)

حجرۂ اُم المومنین کو آپ کی تا قیام قیامت قیام گاہ بنا دیا گیا

ے محمد پاک دا روضہ ڈِسے جنت کولوں برتر

اوہا مسکن محمد دا جیہڑا مائی عائشہ دا گھر

وہی روضۂ منورہ جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار ملائکہ حاضر ہو کر درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں اور جو ایک مرتبہ آئے گا دوبارہ باری نہ آئے گی

دُعا ہے کہ مولا تعالیٰ بطفیل حبیب پاک علیہ السلام ہم سب کو بار بار اس گنبد خضریٰ کی زیارت نصیب فرمائے

آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ○

پانچواں خطبہ (ماہ رمضان المبارک)

الوداع ماہِ رمضان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

ہم نے رمضان سے کیا پایا

واجب الاحترام بزرگو! نوجوان ساتھیو! ذی احترام ماؤ بہنو! ماہِ مبارک رمضان شریف رخصت ہو رہا ہے جس پر اہل ایمان کے قلوب پُرحزیں اور غمگین ہیں یہ اللہ

تعالیٰ کا مہمان آیا تو ہم نے اس سے کیا پایا؟

ہم نے اب یہ احتساب کرنا ہے کہ یہ مبارک مہمان ہم سے راضی رخصت ہوا یا ناراض؟

آمد ماہِ رمضان کی برکتیں

حضراتِ محترم!
ماہِ مبارک رمضان المعظم کی جلوہ گری ہوئی تو
زحمتیں رحمتوں میں بدل گئیں
غم خوشیوں میں بدل گئے
ہر لمحہ رحمتوں کی برسات ہونے لگی
ہر مسلمان کا نظام الاوقات ہی تبدیل ہو گیا
بوقت سحر جاگنے اور سحری کھانے کی برکتیں آ گئیں
میرے آقا علیہ السلام کا ارشاد ہر مسلمان نے حرز جان بنا لیا کہ
تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةٌ (فضائل رمضان علامہ الیاس قادری)
سحری کھایا کرو بے شک سحری میں برکت ہے

اور جب سحری کے لئے اُٹھے تو ہمارا شمار ملائکہ نے ان مقبولان بارگاہ میں کر لیا جن کے متعلق فرمایا گیا:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (پ19 سورۃ الفرقان آیت نمبر 64)

اور وہ لوگ جو راتیں گزارتے ہیں اپنے ربّ کے لئے سجدہ اور قیام کی حالت میں جن کے متعلق عارف کھڑی نے اسی ارشاد کا ترجمہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ

؎ راتیں زاری کر کر روندے نیند اکھاں تھیں دھوندے
فجریں اوگنہار سداندے سب تھیں نیویں ہوندے

حالانکہ ہم ساری رات جاگے بھی نہیں

شب بیداری کی لذت سے لطف اندوز ہوئے بھی نہیں

نماز عشاء وتراویح کے بعد ساری رات سوتے رہے اور سحری میں جاگ اٹھے اور دو نفل تہجد ادا کر لئے تو اس رمضان المبارک کی برکت سے شب بیداروں میں لکھ دیئے گئے۔ سُبْحَانَ اللہِ

اللہ وفرشتے روزہ داروں پر رحمت بھیجتے ہیں

حضراتِ محترم!

صبح ناشتہ تو کرنا ہی تھا

مگر ہم نے ٹائم تھوڑا سا تبدیل کرلیا اور سحری میں وہی ناشتہ کا کھانا کھالیا۔

شام کو پھر حسب سابق کھانا کھایا مگر افطاری کی نیت سے تو سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ کا یہ ارشاد سامنے آگیا کہ

روزہ دار جب روزہ افطار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے

یہ کھانا ہی تو کھایا ہے جو ہم پہلے بھی کھاتے ہیں

کوئی عبادت تو نہیں کی

کوئی ریاضت تو نہیں کی

کوئی مشقت تو نہیں کی

تو ایسا صرف رمضان المبارک کے روزہ کی برکت سے ہوا کہ روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے وہ سارا دن گویا روزہ سے ہونے کی وجہ سے عبادت میں رہا اب اس کا یہ کھانا بھی عبادت بن گیا

افطاری بھی ۔۔۔ عبادت

سحری بھی ۔۔۔ عبادت

میرے آقا کریم علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ (طبرانی اوسط، ابن حبان، الترغیب)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

وہ خداوند تعالیٰ ۔۔۔ جو نبی پر درود بھیجتا ہے

وہ فرشتے ۔۔۔ جو نبی پر درود بھیجتے ہیں

نبی کریم علیہ السلام کے فرمان کے مطابق

وہی خدا ۔۔۔ سحری کھانے والوں پر درود بھیجتا ہے

وہی فرشتے ۔۔۔ سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں

یہ گنہگاروں پر رحمت اسی ماہ رمضان کی برکت تھی

یہ مہمان سب کچھ دے کے جاتا ہے

گرامی قدر سامعین!

دوسرے مہمان آتے ہیں ۔۔۔ کچھ لے جاتے ہیں

رمضان المبارک آیا ۔۔۔ سب کچھ دے کر گیا

یہ مہمان صرف ایک جگہ، ایک گھر، ایک مقام پر نہیں آتا

بلکہ ہر جگہ، ہر گھر، ہر مقام پر جلوہ افروز ہوتا ہے اور اپنے فیضان سے ہر ایک کو منور فرماتا ہے

رزق بھی بڑھ گیا ثواب بھی

حضراتِ محترم!

رمضان المبارک کی برکت تھی کہ

تمام سال جو کھانے میسر نہ تھے ۔۔۔ رمضان المبارک میں میسر ہوئے

میرے نبی علیہ السلام نے فرمایا:

اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا اور اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم

نہیں کیا جائے گا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے افطار کرانے والے یا ایک گھونٹ پانی پلانے والے یا ایک گھونٹ لسی پلا کر افطار کرنے والے کو بھی مرحمت فرما دیتا ہے (بیہقی شریف)

رحمت خداوندی جوش پر ہے

رزق بھی بڑھ گیا

ثواب بھی بڑھ گیا

یہ سب اسی رمضان المبارک کا فیضان تھا۔

مگر اب یہ ماہِ مبارک رخصت ہوا چاہتا ہے

اس کو اس وعدہ سے الوداع کرنا ہے کہ

اے اللہ کے مہمان

اے ماہِ مبارک رمضان

ہم تیرے اس فیضان سے جو اپنے قلوب منور کر چکے ہیں اس نورانیت کو برقرار رکھیں گے، ہم آئندہ تیری آمد تک تیرے اس فیضان سے مستفیض ہوتے رہیں گے

ہم نے جن گناہوں سے توبہ کی تھی توبہ پر قائم رہیں گے

ہم نے جن نیکیوں کو اپنایا تھا انہیں اپنائے رکھیں گے

بہت سے لوگ فیض یاب نہ ہو سکے

حضراتِ گرامی!

اہل ایمان کا تو یہ وعدہ ہو گیا

مگر ہم میں سے بہت لوگ ہیں جو اس رمضان المبارک میں بھی اس کی رحمتوں سے فیض یاب نہ ہو سکے

ایک آدمی کے گھر پاس سے چودھری صاحب کا گزر ہوا

چودھری صاحب، نمبردار ہیں دیکھا کہ دن کے وقت اس آدمی کے گھر سے دھواں اُٹھ رہا ہے

بلایا اور پوچھا کہ تم روزہ نہیں رکھتے

تمہیں معلوم نہیں روزہ رکھنا فرض ہے

کہا، معلوم ہے مگر

گھر میں آٹا نہیں

کوئی کھانے پینے کی اشیاء نہیں کہ سحری و افطاری کا انتظام ہو سکے

چودھری صاحب نے بوری آٹے کی اور بھینس اس آدمی کے گھر بھیج دی اوز کہا کہ روزے رکھا کرو پھر دوبارہ چودھری صاحب وہاں سے گزرے تو وہ دن میں کھا رہا تھا

پوچھا اب تم نے روزہ کیوں نہیں رکھا؟ یہ فرض ہے

جواب دیا! چودھری صاحب سحری کھائی تھی

کہا اب کیوں کھا رہے ہو

جواب دیا! روزہ رکھنا ہے فرض

سحری کھانا ہے سنت

پہلے سنت کو پکا کر لیں پھر فرض بھی پورا کر لیں گے

ایسے بھی لوگ ہیں

نام کے مسلمان ہیں

کلمہ پڑھتے ہیں

شعائرِ اسلام کو مذاق بھی کرتے ہیں

روزہ رکن ہے اِسلام کا

میرے بھائیو!

روزہ ارکانِ اسلام میں سے اہم رکن ہے۔

مگر بعض لوگ کہا کرتے ہیں

روزہ رکھے وہ جس کے پاس کھانے کو نہ ہو معاذ اللہ

بتایئے کیا ایسے لوگوں سے رمضان اور صاحب رمضان راضی ہوں گے؟

حق تو یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تو اس کا احترام کرے

کسی کے سامنے نہ کھائے پیئے

مگر یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

کے مصداق یہ لوگ

سرعام کھاتے رہے

سرعام پیتے رہے

حالانکہ یہ گنتی کے دن تھے

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ (پ 2 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 185)

اور چاہیے کہ گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔

یہ انتیس یا تیس کی گنتی کے دن

ہم سارا سال جس اللہ کی نعمتیں کھاتے ہیں

کیا یہ گنتی کے دن اس کے حکم کے مطابق کھانے سے نہیں رک سکتے؟

صرف ٹائم کی تبدیلی ہے

اگر اس سے پروردگار تمہیں پروانۂ ہدایت جاری فرمادے تو کیا سودا مہنگا ہے؟

تراویح سنت ہے

حضراتِ محترم!

میں نے دیکھا بہت سا جوان طبقہ یہ کہہ کر تراویح چھوڑ دیتا ہے کہ جی سنت ہے فرض تو روزہ ہے پورا کرو، تراویح اگر چھوڑ دو تو اس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا اور وہ جوان مستقل عشاء کی نماز تو پڑھتے ہیں مگر تراویح ادا نہیں کرتے

یاد رکھیے روافض کے سوا تمام مکاتبِ فکر اور تمام فقہا تراویح کے سنت مؤکدہ ہونے کے قائل ہیں

شیخ محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمت نے ''ماثبت بالسنہ'' میں بعض کتب سے نقل کیا ہے کہ

کسی شہر کے لوگ اگر تراویح چھوڑ دیں تو ان کا امام ترکِ تراویح پر ان سے مقاتلہ کرے

اس جگہ خصوصیت سے ایک بات کا لحاظ رکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ بہت سے لوگوں کا خیال ہوتا ہے جلدی سے کسی مسجد میں آٹھ دن میں کلام مجید سن لیں پھر چھٹی

یہ خیال رکھنے کی بات ہے کہ تراویح علیحدہ ایک سنت مؤکدہ ہے اور قرآن کریم کو پوری تراویح میں ایک مرتبہ ختم کرنا علیحدہ سنت مؤکدہ اور پڑھنا یا سننا مستقل سنت ہے اور پورے رمضان کی تراویح مستقل سنت ہے

اگر کسی نے چند دن تراویح میں قرآن پاک سن کر چھٹی کر لی تو ایک سنت پر عمل ہوا دوسری رہ گئی البتہ جن لوگوں کو رمضان المبارک میں سفر وغیرہ یا اور کسی وجہ سے ایک جگہ روزانہ تراویح پڑھنی مشکل ہو ان کے لئے مناسب ہے کہ اوّل قرآن کریم چند روز میں سن لیں تاکہ ان کا سماع قرآن ناقص نہ رہے پھر جہاں وقت ملا اور موقع ہوا وہاں تراویح پڑھ لی کہ قرآن شریف بھی اس صورت میں ناقص نہ رہے

گا اور اپنے کام کا حرج بھی نہ ہوگا (ماثبت بالسنہ حضرت شیخ محقق)

بیس رکعت تراویح

تراویح کی نماز بیس رکعت ہے جس پر جمہور علماء اہلسنّت کا اتفاق ہے

مکہ مکرمہ میں تراویح	بیس رکعت
مدینہ منورہ میں تراویح	بیس رکعت
تمام مقلدین کی تراویح	بیس رکعت
تمام صحابہ کی تراویح	بیس رکعت
تمام تابعین کی تراویح	بیس رکعت

حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب جو بہت ہی پیارا قرآن پاک پڑھتے تھے ان سے بیس رکعات تراویح میں آخری عشرے تک قرآن کریم پڑھانے کا اہتمام کروایا

غیر مقلدین کی دلیل

حضراتِ گرامی! یہ غیر مقلدین ٹانگ اڑایا کرتے اور کہا کرتے ہیں کہ جی دیکھئے صحیح بخاری میں ہے

''رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت ادا فرماتے''۔

(بخاری شریف)

ظاہر ہے آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر ادا فرماتے۔

ہم ان سے مؤدبانہ گزارش کریں گے کہ تعین فرمالیں کہ یہ گیارہ رکعات کیا آٹھ تراویح اور تین وتر کی تھیں؟ اس بات سے پھریں گے تو نہیں؟ تو فقیر پوچھتا ہے کہ

روایت میں لفظ ہے رمضان اور غیر رمضان میں

تو بتایئے یہ آٹھ رکعت رمضان میں تو تراویح تھیں

غیر رمضان میں کیا تھیں؟

معلوم ہوا کہ یہ نماز تہجد کی بات تھی جو آپ رمضان، غیر رمضان میں آٹھ رکعات ادا فرماتے اور باقی تین وتر ادا فرماتے کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو شخص تہجد میں اُٹھ سکتا ہو اسے چاہیے کہ وہ وتر تہجد کے نوافل کے ساتھ ادا کرے

اہلِ علم کہتے ہیں

گرامی حضرات! ویسے بھی اہل علم فرماتے ہیں کہ

تَرْوِیْحَۃٌ چار رکعت کو کہتے ہیں

اور عربی میں جمع کا لفظ کم از کم تین یا تین سے اوپر بولا جاتا ہے

مثلاً ترویحہ ایک ترویحہ یعنی چار رکعت

ترویحتان دو ترویحے یعنی آٹھ رکعت

تراویح تین ترویحے یعنی بارہ رکعت

عربی کا یہ لفظ تراویح کم از کم بارہ رکعت پر تو بولا جائے گا

اب آٹھ رکعت کا تو وجود نہیں ہے ہاں بارہ یا بارہ سے اوپر کا وجود ہے اور بیس رکعت تراویح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی ابن کعب سے پڑھوائی ہیں

باجماعت تراویح	حضرت فاروقِ اعظم کا کارنامہ
بیس رکعت تراویح	حضرت فاروقِ اعظم کا کارنامہ
پورے قرآن کی تلاوت پر مشتمل تراویح	حضرت فاروقِ اعظم کا کارنامہ

ارشاد نبوی ﷺ

گرامی حضرات میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ (مشکوٰۃ شریف)

تم پر میری اور میرے صحابہ کی سنت لازم ہے سنت خلفاء الراشدین

تو جب بیس تراویح کا ثبوت خلیفہ راشد سے مل گیا تو ہم پر اس کی اتباع لازم ہے۔

یہ اچھی بدعت ہے

محترم سامعین!

کچھ صحابہ کرام نے کہا: اے خلیفۃ المسلمین یہ تو بدعت ہے

تو سرکار فاروقِ اعظم نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ (بخاری شریف)

یہ بدعت حسنہ ہے۔

کیونکہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہو گیا ہے اور سرکار دو عالم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

مَنْ رَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ (مشکوٰۃ شریف)

جس (امر) کو مومنون مستحسن جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی مستحسن ہوتا ہے۔

یہ کون ہیں

گرامی قدر!

یہ بیس رکعت تراویح کے منکر اور آٹھ رکعت تراویح کا شور مچانے والے پہلے اپنی حیثیت تو بتائیں کہ یہ کون ہیں

اگر یہ غیر مقلد ہیں تو اپنے دعویٰ پر دلائل غیر مقلدین کے لائیں

صحاح ستہ ساری مقلدین کی

اور یہ کہتے ہیں

شرک کی اک شاخ ہے تقلید
تو نے سچ کہا ثناء اللہ

اور پھر یہ انہیں مقلدین مشرکین سے دلائل لیتے ہیں مگر دیگر مسائل میں

کہ دیکھو ناجی

مکہ مکرمہ میں — نماز میں رفع یدین اور آمین بالجہر ہوتی ہے

مدینہ منورہ میں — نماز میں رفع یدین اور آمین بالجہر ہوتی ہے

اور پاکستان میں اس سے روکا جاتا ہے

بات یہ ہے تم یہاں پر بھی دھوکہ دے رہے ہو

تم مقلدین سے دلائل کیوں لیتے ہو

گرامی قدر حاضرین! ان غیر مقلدین کا مکہ مدینہ سے کوئی تعلق ہی نہیں کیونکہ بیت اللہ شریف کے اردگرد مصلیٰ ہیں چار

حنفیوں کا مصلیٰ — مقلدین کا مصلیٰ ہے

شافعیوں کا مصلیٰ — مقلدین کا مصلیٰ ہے

مالکیوں کا مصلیٰ — مقلدین کا مصلیٰ ہے

حنبلیوں کا مصلیٰ — مقلدین کا مصلیٰ ہے

غیر مقلدوں کا تو مصلیٰ ہی کوئی نہیں اور مدینہ منورہ ان لوگوں نے جانا ہی نہیں

نہ ان کا مکہ سے — کوئی تعلق

نہ ان کا مدینہ سے — کوئی تعلق

یہ غیر مقلدین — حرمین شریفین والے مقلدین

اور ان وہابیوں کے نزدیک — تقلید شرک ہے

یہ تو مکہ والوں کو — مشرک سمجھتے ہیں

یہ تو مدینہ والوں کو — مشرک سمجھتے ہیں

تو جب ان کو مشرک سمجھتے ہیں تو ان کے قول و فعل سے دلائل کیوں لیتے ہیں

اسی طرح جب امام بخاری شافعی، امام مسلم شافعی، امام ترمذی شافعی، امام ابو داؤد شافعی، امام نسائی شافعی، امام ابن ماجہ شافعی تو بوجہ تقلید تمہارے فتویٰ سے تو یہ سب

مشرک ہیں لہٰذا قانوناً اخلاقاً تمہارا ان سے دلائل لینا جائز نہیں ہے

ادھر آ ستم گر، ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بہت جلدی سے حرمین کے مقلدین کا حوالہ دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناکام اور مذموم کوششیں کرتے ہو حالانکہ

ہم کس کی بات مانیں؟

حضرات توجہ رہے کہ

حرمین میں تراویح پڑھی جاتی ہیں	بیس
پاکستان کے غیر مقلدین پڑھتے ہیں	آٹھ
اب ہم کس کی بات مانیں	ان نجدیوں کی یا حرمین کے ائمہ کی

جھگڑا کچھ اور ہے

بات کہاں سے نکلی کہاں پہنچی

میرے دوستو بزرگو! ان انگریز کے تنخواہ دار ملازم ملاؤں سے ہمارا یہ جھگڑا نہیں ہے کہ

تم رفع یدین	نہ کرو
تم آمین بالجہر	نہ کہو
تم امام کے پیچھے فاتحہ	نہ پڑھو

ہمارا ان سے اصولی اختلاف ہے کہ یہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو شتر بے مہار کی طرح کرتے ہو کسی امام کے پیچھے لگ کر نہیں کرتے

اپنے مولوی سے سنا اور اس پر عمل شروع کر دیا

آؤ تم	رفع یدین کرو مگر کسی امام کی دلیل سے
آؤ تم	آمین بالجہر کہو مگر کسی امام کی دلیل سے

آؤ تم امام کے پیچھے فاتحہ پڑھو مگر کسی امام کی دلیل سے

تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ ہم جس امام کے مقلد ہو کر چل رہے ہیں وہ فلاں صحابی سے یہ عمل لیتا ہے اور وہ صحابی نبی کریم علیہ السلام سے مستند روایت لے کر عمل پیرا ہوا ہے

مگر یہی تقلید ہے جسے تم شرک قرار دیتے ہو

رحمت کا مہینہ رخصت ہو رہا ہے

تو حضراتِ گرامی

یہ معاملات بھی رمضان شریف میں غیر مقلدین نے چلائے رکھے اور باہمی مباحثے ہوتے رہے میں عرض کر رہا تھا کہ

یہ رحمت کا مہینہ جس کا اوّل رحمت ہے جس کا درمیان مغفرت ہے اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی ہے، افسوس ہم سے رخصت ہو رہا ہے

اب کون سحری میں اٹھایا کرے گا؟

اب کون افطاری پر اہتمام کروایا کرے گا؟

اب قیام الیل کی برکتیں کب نصیب ہونگی؟

شاید اب رمضان آئے تو ہم نہ ہوں

گرامی قدر حضرات!

حضرت خواجہ صاحب نے دیوان میں لکھا کہ

میں نے دیکھا ایک بلبل نے اپنے منہ میں گلاب کا پھول پکڑا ہوا ہے اور زاروقطار رو رہی ہے میں نے پوچھا تو کیوں روتی ہے؟

یہ بہار فصل گل پھر آئے گی تو تُو اپنا ذوق پورا کر لینا

تو اس نے چیخ مار کر کہا

خواجہ صاحب یہی بات تو جان کھا رہی ہے

بہار آئے گی — اس میں شک نہیں
پھول کھلیں گے — اس میں شبہ نہیں
مگر مجھے اپنا وثوق نہیں — کہ میں ہوں یا نہ ہوں گی
بس یہی خیال مجھے رلا رہا ہے
شاعر نے یہ مکالمہ قلمبند کیا کہ

جیونکر خواجہ حافظ صاحب لکھیا وچہ دیوان ایں
اک بلبل میں روندی ڈٹھی پھڑیا سُو پھل دھانے
میں پُچھیا کیوں رووَیں بلبل کیہ تیرے دل آوے
فیر بہار پُھلّاں دی اَونی بھر بھر لویں کلاوے
بلبل آکھیا خواجہ صاحب میں ایہو غم کھاواں
شاید بہار آون توُں پہلاں میں نہ کتے مرجاواں

آج رورو کے الوداع کرلو

مسلمانو !

آج رورو کے الوداع کرلو اللہ کے مہمان کو
اگلے سال یہ تو تشریف لائے گا مگر شاید ہم ہوں گے یا نا ہوں گے
آج لپٹ جاؤ اس کی رحمتوں سے
آج چمٹ جاؤ اس کی برکات سے
اور عرض کرو رو رو کر
اے اللہ کے مہمان
کل قیامت کے میدان میں
مصیبتوں کے طوفان میں
جب تو سفارش فرمانے لگے

اپنے روزہ داروں کو بخشوانے لگے تو ہم گنہگاروں کو بھول نہ جانا
اور جب تیرے چاہنے اور روزہ رکھنے والے باب ریان سے گزریں تو ہمیں بھی یاد فرمالینا

کس طرح الوداع کریں

اے ماہِ رمضان!
ہم تمہیں کس طرح الوداع کریں
جی نہیں چاہتا کہ تم ہمیں چھوڑ کر چلے جاؤ
خدا کی قسم عید کی خوشیوں سے زیادہ تیری جدائی کا غم ہے

پناہ خدا دی اتے قسم خدا دی برے عذاب جدائیاں
پچھلے لوگ جدائیاں کولوں دیندے گئے دوہائیاں
آ دردا ہن خالی خانے پا وچ دخل مکاناں
محبوباں نوں وداع کریندیاں مشکل بچدیاں جاناں

تم الوداع ہو رہے ہو

اے ماہِ رمضان!
ہماری اس گریہ وزاری کو یاد رکھنا
ہماری اس دلفگاری کو بھول نہ جانا
اس اضطراب و بے چینی کو اپنے اندر سمولینا
اور خدائے لم یزل کے دربار میں پیش کرنا
ہم تیری جدائی میں دلفگار ہیں
یہ دل خون کے آنسو رو رہا ہے
تم جا رہے ہو رحمت جا رہی ہے
تم الوداع ہو رہے ہو مغفرت الوداع ہو رہی ہے

تم جا رہے ہو جہنم سے آزادی کے پروانے جا رہے ہیں

تم جا رہے ہو تو ہمارا دل ہماری روح ساتھ جا رہی ہے

؎ وہ دکھا کے شکل جو چل دیئے تو یہ دل ان کے ساتھ رواں ہوا

نہ وہ دل رہا نہ وہ دلربا سو یہ زندگی ہے وبال میں

ہائے! ہم نکموں سے اب سحری میں کیسے اٹھا جائے گا

اب ہم مفت پالوں سے رمضان المبارک کی نعمتیں، برکتیں، رحمتیں الوداع ہو رہی ہیں

الوداع اے ماہِ رمضان

اے ماہِ صیام!

تیرے الوداع ہونے پر میرے آقا کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آنسو بہائے

تیرے الوداع ہونے پر محبوب ربّ العٰلمین نے گریہ فرمایا

تجھے آمنہ کے لال نے سسکیوں آہوں اور نالوں سے الوداع فرمایا

تیری جدائی پر میرے نبی کے پیارے صحابہ روتے روتے بے ہوش ہو گئے

تیری مفارقت سے اہل بیت اطہار غمگین و پُرحزیں ہو گئے

تیرے فراق میں اولیاء کاملین سلف صالحین نے جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے

بوڑھے رو رہے ہیں

جوان آنسو بہا رہے ہیں

بچے سسک سسک کر آنسو بہا رہے ہیں

خدارا پھر جلوہ فرما ہونا اور ہماری زندگی میں تشریف لانا

ابھی تو ہم نے تجھ سے محبت کا آغاز کیا تھا

دل کی حسرتیں دل میں رہ گئیں اور تم چل دیئے

کاش یہ مہینہ زیادہ طویل ہوتا تو جی بھر کر تجھ سے محبت کر لیتے

ہم سے تیرا پورا احترام نہ ہو سکا

ہم اخلاص اور پورے خشوع وخضوع سے تمہیں راضی نہ کر سکے

خدا کی بارگاہ میں کہیں ہماری شکایت نہ ہو جائے

ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز فرما دینا

ہماری غلطیوں کو معاف فرما دینا

الوداع اے ربّ کے مہمان الوداع

الوداع اے ماہِ رمضان الوداع

الوداع اے جنت دلانے والے مہربان الوداع

الوداع اے مغفرت کے پروانے دلانے والے الوداع

الوداع اے جہنم سے آزاد کرانے والے الوداع

الوداع اے گھر گھر میں اللہ کی رحمتوں کے خزانے بانٹنے والے الوداع

الوداع بچھڑے ہوئے گنہگاروں کو ان کے مالک سے ملانے والے الوداع

الوداع اے مومن کا رزق بڑھوانے والے پیارے مہمان الوداع

الوداع ہمارے گناہوں کو جلانے والے ماہِ رمضان الوداع

الوداع اے گرمیٔ محشر سے بچانے والے مونس و غمخوار الوداع

الوداع اے خدائے جبار وقہار کے حضور ہماری بخشش کی سفارش کرنے والے الوداع

الوداع الوداع الوداع

الفراق الفراق الفراق

مبارک ہو ایمان والو

گرامی قدر! سامعین

مبارک ہو انہیں جنہوں نے اس مبارک ماہ صیام کے تقدس کو سمجھا

مبارک ہو انہیں جنہوں نے ماہ رمضان المبارک کے اخلاص و ایمان سے روزے رکھے

مبارک ہو جن سے اللہ کا مہمان راضی راضی رخصت ہوا

مبارک ہو جنہوں نے اس کی گنتی کے روزے رکھ کر اسے شاداں رکھا

ارشاد فرمایا:

گنتی پوری کرو اور پھر جو اللہ نے تمہیں ہدایت کی توفیق دی اس پر

اس کی بڑائی بیان کرو اور شکر گزار ہو جاؤ

یہ سب کچھ اس خالق و مالک حقیقی کی توفیق سے ہی ہوا

نفس امارہ کو نفس مطمئنہ بنا کر رمضان المبارک تمہارے دلوں میں قربت خداوندی کا نور بھر کر الوداع ہو گیا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ○

چھٹا خطبہ (ماہ رمضان)

مسلمانوں کی عید

حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

عید نتیجہ کا دن

گرامی قدر سامعین!

قانون قدرت ہے کہ ہر عسرت کے بعد یسرت

اور ہر تنگی کے بعد آسانی

رمضان المبارک میں ایمان والوں کا امتحان لے لیا گیا اور آزما لیا گیا کہ کون ہے وہ جو مالک کی خاطر سب کچھ ایک محدود مدت کے لئے چھوڑ سکتا ہے؟ اور کون ہے جو مالک کی رضا پر اپنے نفس کو ترجیح دیتا ہے

عید سعید کا دن اس امتحان کا نتیجہ ہے

کمرہ امتحان میں سب لوگ موجود ہوتے ہیں

لائق بھی نالائق بھی

اور انہیں اپنی کارکردگی کا خوب علم ہوتا ہے کہ ہم نے وہاں کیا کارکردگی سرانجام

دی ہے

عید در حقیقت کس کی ہے

گرامی قدر سامعین!

ناقص کارکردگی والے نتیجہ سامنے آنے سے قبل ہی گھبراتے اور چھپتے پھرتے ہیں

اور کامل کارکردگی والوں کو کسی قسم کا کوئی فکر نہیں ہوتا

رمضان المبارک میں جن لوگوں نے اپنے مالک کی رضا کے لئے روزے رکھے، تراویح ادا کیں، سحری میں نوافل ادا کئے، جھوٹ، غیبت، چغلی، بیہودہ گوئی سے محفوظ رہے تو ان کو آج نتیجہ کے دن جو کچھ ملنے والا ہے اس پر وہ خوش ہیں یہ خوشی ہی ان کی عید ہے اور در حقیقت ان ہی کی عید ہے

بخش دے میرے مولا تو ستار ہے

حضرات گرامی قدر

عید دوسرے طبقہ کی بھی ہے مگر بفضل الٰہی وہ سب سے بڑا سخی انہیں اپنی چوکھٹ سے خالی نہیں لوٹاتا، مثال کے طور پر آپ ملاحظہ کریں گے کہ

عید کا دن ہوگا

صبح صبح کا ٹائم ہوگا

آپ ابھی اپنے گھروں میں ہی ہوں گے بھنگی آ کر آپ کے دروازہ پر ندا دے گا

صاحب! عید مبارک

اپنی عید کی خوشیوں سے ہمیں بھی عطا کر دیجئے

تو سخی کسی کو خالی نہیں لوٹاتے

حالانکہ وہ بھنگی ہے عیسائی ہے اور مسلمان نہیں ہے مگر آپ اسے کبھی خالی نہیں لوٹائیں گے

کیونکہ آج عید کا دن ہے

آج کسی کو غمگین نہیں ہونا چاہیے

آج جی بھر کر سخاوت کرنی چاہیے

اپنا ہو یا بیگانہ سب کو بخشش ہونی چاہیے

ہم بھی اسی مانگنے والے کی طرح ہیں

حضراتِ گرامی!

اسی طرح ہم بروز عید ایک کھلے میدان میں جاتے ہیں

نمازی بھی — بے نمازی بھی

روزے دار بھی — بے روزہ بھی

نیک لوگ بھی — بدلوگ بھی

؎ تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

حکم یہی ہے کہ عید کھلے میدان میں پڑھی جائے

تو ہم بھی اس مانگنے والے کی طرح اپنے خالق کے سامنے دست سوال دراز کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے مولا! آج عید کا دن ہے ہمیں عیدی عطا فرما اور وہ یہ ہے کہ

؎ اے خدا تیرا بندہ گنہگار ہے
بخش دے میرے مولا تو غفار ہے

جہنمی آزاد

محترم سامعین!

ادھر روایات میں آتا ہے کہ اللہ کریم نے پورے رمضان المبارک میں جتنے جہنمی قیدی آزاد کر کے جنتی بنا دیئے ہوتے ہیں اس رات (گزشتہ رمضان کی آخری رات) ان سب کی گنتی کے برابر جہنمیوں کو آزاد فرماتا ہے اور پھر چاند رات ملائکہ

سے فرماتا ہے

اے فرشتو!

چوکوں میں پھیل جاؤ عیدگاہوں میں حاضر ہو جاؤ گلیوں محلوں میں داخل ہو جاؤ اور میرے بندوں کو مغفرت کی نویدیں سنا دو

فرشتے جوق در جوق آتے ہیں

مغفرت کے مژدے سناتے ہیں

بخشش کی نویدیں سناتے ہیں

میں نے اسے بخش دیا

اچانک نظر پڑتی ہے ایک آدمی پر جسے فرشتوں نے آج ہی کے دن پچھلے سال عیدگاہ آتے دیکھا تھا تو فرشتہ چونک اٹھتا ہے اور عرض کرتا ہے' بار الٰہا یہ بندہ وہ ہے جس نے

نہ تو کبھی فجر کی نماز پڑھی

نہ تو کبھی ظہر کی نماز پڑھی

نہ ہی کبھی عصر کی نماز پڑھی

نہ ہی کبھی مغرب کی نماز پڑھی

نہ ہی کبھی عشاء کی نماز پڑھی

نہ ہی کبھی جمعۃ المبارک کی نماز پڑھی

مگر آج آ گیا ہے حالانکہ اس نے کوئی روزہ بھی نہ رکھا

یہ نوے سال کا بابا

یہ سفید ریش بابا

یہ لاٹھی ٹیک ٹیک کر چلنے والا بابا

آج آ گیا ہے

آوازِ قدرت آتی ہے فرشتو! یہ کیا کہتا ہے؟

عرض کیا! یہ کہتا ہے

اے خدا تیرا بندہ گنہگار ہے

بخش دے میرے مولا تو غفار ہے

فرمایا: فرشتو! گواہ رہو میں نے اسے بخش دیا

میں اس کے گناہ دیکھوں یا اپنی شانِ رحمت دیکھوں

میں اس کے جرم دیکھوں یا سفید ریش سے آنسو بہانا دیکھوں

جب میرے ایک بندے نے آج بھنگی کو خالی نہیں لوٹایا

تو میں اس سفید ریش کلمہ گو گریہ کرنے والے کو کیسے خالی لوٹا دوں؟

میں تو ہر کسی کو ہر وقت عطا کرنے والا خدا ہوں

ایک عید سے دوسری عید تک

حضراتِ گرامی!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے میرے حبیب علیہ السلام کی زبان پاک سے نہیں سنا کہ

جس نے فجر کی نماز ادا کی اور ظہر کے انتظار میں رہا اس کے فجر و ظہر کے درمیان ہونے والے سب گناہ معاف' جس نے ظہر کی نماز ادا کی اور عصر کے انتظار میں رہا اس کے ظہر و عصر کے درمیان ہونے والے سب گناہ معاف' جس نے عصر کی نماز ادا کی اور مغرب کے انتظار میں رہا اس کے عصر و مغرب کے درمیان ہونے والے سب گناہ معاف'

جس نے مغرب کی نماز ادا کی اور عشاء کے انتظار میں رہا اس کے مغرب و عشاء کے درمیان ہونے والے تمام گناہ معاف'

جس نے جمعہ کی نماز پڑھی اور اگلے جمعہ کے انتظار میں رہا اس کے دونوں

جمعوں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف

اسی طرح جس نے عید کی نماز پڑھی اور اگلی عید کی نماز کے انتظار میں رہا تو اس
کے دونوں عیدوں کے درمیان والے گناہ معاف

تو یہ بابا پچھلی عید پہ آیا تھا
سال انتظار کرتا رہا
آج پھر آیا ہے
گواہ رہو میں نے اسے معاف کر دیا ہے

آج کوئی عید گاہ آئے گا تو ہوگا مجرم
اور جب واپس جائے گا تو ہوگا محرم
آج میں بھی عیدیاں عطا کر رہا ہوں
گناہ لے کر آؤ صاف ہو کر جاؤ

یہ یوم عید
آج اپنوں کو ہی نہیں بیگانوں کو بھی نوازا جا رہا ہے.....لہٰذا کہتے چلے آؤ

اے خدا تیرا بندہ گنہگار ہے
بخش دے میرے مولا تو غفار ہے

شیطان رہا ہو چکا

گرامی قدر سامعین!
یہ ان کے لئے ہے جو غلامان رسالت ہیں
جنہوں نے فَاتَّبِعُوْنِیْ پر عمل کرتے ہوئے یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا اعزاز حاصل کر لیا ہے
جنہوں نے عید اس طرح منائی جس طرح حبیب پاک علیہ السلام نے منائی
کیونکہ شیطان بھی تو رہا ہو چکا ہے

شیطان کی تقریر

گرامی حضرات! آپ نے دیکھا

ادھر عید کا چاند نظر آیا ادھر شیطان کی قید ختم ہوگئی
ادھر اس کی قید ختم ہوئی ادھر اس کے چیلے جمع ہوئے
ادھر چیلے جمع ہوئے ادھر پروگرام بننے لگے

شیطان تقریر کرتا ہے

بھائیو! تمہیں معلوم ہے میں نے پورا ایک مہینہ بڑے کرب و اضطراب سے گزارا ہے
میں قید میں تھا اور کڑھتا تھا کہ
لوگ قلبی طور پر نمازوں کی طرف راغب ہو رہے ہیں
لوگ روزے رکھ کر روحانی تسکین کا سامان کر رہے ہیں
لوگوں نے میری سال کی محنت کو ایک ہی مہینہ میں برباد کر دیا اور نیکیاں برائیوں سے بے شمار گنا بڑھ گئیں

ان کو ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا رہا
10 نیکیوں کا ثواب ستر گنا ملتا رہا
70 نیکیوں کا ثواب سات سو گنا ملتا رہا
700 نیکیوں کا ثواب بے اجر وحساب ملتا رہا

میری کی ہوئی محنت اکارت گئی
میرے پلے کچھ بھی نہ رہا
میں قیامت تک بھی لگا رہوں تو یہ برابر نہ ہوگا
میں تم سے ناراض ہوں کہ تم بہت زیادہ سست نکلے
تم نے میرے بعد کوئی خاص کارنامہ سرانجام نہیں دیا

سب چیلے ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دیا جائے

شیطان کہتا ہے کہ سن لو! معافی کی ایک ہی صورت ہے

اب تم اپنا نیٹ ورک پھیلاؤ

حضراتِ محترم!

شیطان نے کہا کہ معافی کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسا نیٹ ورک پھیلاؤ اگلا دن نہ چڑھے کہ یہ ساری نیکیاں ضائع ہو چکی ہوں

وہ کیسے! سب نے پوچھا

شیطان بولا! وہ ایسے کہ

یہ انسان شراب کا دلدادہ ہے

عورت کا متوالا ہے

آج کی رات شراب کے دور چلا دو

عورتوں کو بنا سنوار کران کے پاس پہنچا دو

وی سی آر پر سر عام فحاشی کے پروگرام چالو کر دو

سب نیکیاں برباد ہو جائیں گی

سب روزے نمازیں ختم ہو جائیں گے

کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا

حضراتِ گرامی!

اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا تھا

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

(پ23 سورۃ یٰسین آیت نمبر60)

اے بنی آدم! کیا میں نے تجھ سے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کی پیروی نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

ہے شیطان بندے دا دشمن فرق دلاں وچ پاوے

یاراں کولوں یار پیارے پل وچ جدا کراوے

اے اولادِ آدم!

تم نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا اب ایک ہی رات میں پھر گئے ہو

اپنے اس ازلی دشمن کے کہنے پر تم نے

رقص و سرود کی محفلیں سجالی ہیں

وی سی آر پر فحش پروگرام لگا لئے ہیں

کل تک جہاں قرآن خوانیاں جاری تھیں وہاں رنڈیوں کے مجرے کروا رہے ہو

کل تک جہاں رمضان المبارک کی رحمتیں برس رہی تھیں وہاں زنا کاری ہو رہی ہے

عید تو نام تھا میری رضا مندی کا

عید تو نام تھا میرے احکام کی بجا آوری کا

عید تو نام تھا رمضان المبارک کے فیض سے تادیر مستفید رہنے کا

مگر یہ کیا ہوا

تمہیں کچھ معلوم ہے کہ تم نے یہ جان جاں آفریں کے سپرد بھی کرنی ہے

تم نے موت کا مزہ بھی چکھنا ہے

تم نے قبروں کی تاریک طویل ترین رات بھی گزارنی ہے

تم نے میدان حشر میں میرے حضور بھی پیش ہونا ہے

تم نے پلِ صراط سے بھی گزرنا ہے

اور پھر میرے سامنے حاضر بھی ہونا

ان سارے سوالات کا کیا جواب دو گے؟ جب میرا حبیب بھی تمہاری ان سیہ

کاریوں کو ملاحظہ کر رہا ہو گا

؎ جب وہ پوچھیں گے سر محشر بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے مصطفیٰ کے سامنے

اگر میں چاہتا تو عذاب دیتا

اے میرے غیض و غضب کو آوازیں دینے والو

اے ازلی دشمن شیطان کی پیروی کر کے اپنے آپ کو تباہی کے دھانے پر کھڑا کرنے والو

قدم قدم پر میری نافرمانی کرنے والو

اگر میں چاہتا تو قومِ عاد کی طرح تمہیں زیر وزبر کر دیتا

اگر میں چاہتا تو دوسری اقوام کی طرح تمہیں نیست و نابود کر دیتا

میں تمہاری بداعمالیاں دیکھتا ہوں

میں تمہاری سیہ کاریاں دیکھتا ہوں

تمہاری فحاشیاں، عریانیاں، زنا کاریاں دیکھتا ہوں

مجھے جوش و جلال آتا ہے

چاہتا ہوں عذاب دوں

یا اللہ پھر عذاب کیوں نہیں دیتا؟

یارنوں ماردا یار دا منہ

عزیزانِ گرامی! آواز قدرت آتی ہے کہ

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ (پ9 سورۃ الانفال آیت نمبر 33)

اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب اس لئے نہیں دیتا کہ تم میں اس کا محبوب موجود ہے۔

اس حبیب پاک علیہ السلام کے نعلین مقدسہ کا صدقہ عذاب نہیں دیتا

؎ پہلیاں قوماں نُں کر دیاں پاپ جسدم وِگڑ جاندا سی ہر گنہگار دا منہ
بندہ بندہ آج گناہواں دے وچ رُجھیا اَج کیوں نہیں وِگڑ دا سیہ کار دا منہ
چنگی مندی جگہ توں وی نئیں سنگدا جگہ جگہ تے رہندا اے ماردا منہ
اج وی حافظا غرق جہان ہووے پر یارنوں ماردے اے یار دا منہ

ہندوانہ عید

سامعین محترم!

ہم نے کلمہ پڑھا مگر زبانی زبانی

ہماری عید کلمہ والوں کی سی عید نہ بن سکی

ہندوانہ عید بن گئی

اپنی عید پر ہندوؤں نے ڈانس کئے — ہم بھی کرتے ہیں

اپنی عید پر ہندوؤں نے دیئے جلائے — ہم بھی جلاتے ہیں

اپنی عید پر ہندوؤں نے مجرے کرائے — ہم بھی کرواتے ہیں

اپنی عید پر جس طرح انہوں نے ہولی دیوالی منائی — ہم نے بھی وہی طریقہ اپنایا

ہمیں قطعاً یاد نہ رہا کہ ہم کسی نبی اعظم علیہ السلام کی اُمت ہیں اور اس نبی اور اس کے صحابہ نے کیسے عید منائی

یوم عید اور فاروق اعظم

گرامی قدر حضرات!

یہ حضرت فاروق اعظم ہیں رضی اللہ عنہ

جنہیں مراد مصطفیٰ کا لقب مل چکا ہے

جو خلیفہ ثانی ہیں

جن کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں

جن کے سائے سے شیطان بھاگ جایا کرتا ہے

نمازِ عید ادا فرمانے کے بعد اپنے بیت شریف میں آئے اور تنہا بیٹھ گئے

سر سجدہ میں رکھ دیا

زار و قطار رو رہے ہیں

ہچکی بندھی ہوئی ہے

دیکھنے والوں نے دیکھا اور سوال کیا حضور آپ آج عید کے دن اس قدر کیوں رو رہے ہیں آج تو خوشی کا دن ہے؟

ارشاد فرمایا: خوشی عید کی تب ہو جب مجھے معلوم ہو جائے کہ

میرے روزے منظور ہو گئے۔

میری نمازیں منظور ہو گئیں

میری تراویح منظور ہو گئیں

میری عبادات منظور ہو گئیں

میری ریاضات منظور ہو گئیں

اگر ایسا نہیں تو پھر خوشی کس بات کی

اگر میرا خالق و ملک راضی نہ ہوا تو خوشی کیسی؟

کیا یہی غیرت اسلامی ہے

حضرات محترم!

جن کے دامن میں سب کچھ ہے وہ تو روئیں

جن کے پلے ایک عمل بھی نہ ہو وہ عید کو پھر مزید گناہوں سے آلودہ کریں

کس قدر شرمناک طریقہ ہے

ایک تو کمایا کچھ نہیں دوسرا گناہ کمانے پر کمر بستہ ہیں

کیا یہ ہماری غیرت اسلامی ہے؟

کیا یہ ہماری حمیت دینی ہے؟

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور یوم عید

خلیفہ راشد حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز جن کے عدل و انصاف کا انگریز بھی مداح ہے اور جو انہیں فاروق اعظم کی اولاد پاک سے ہیں عید کی نماز کے بعد اسی طرح تنہائی میں چیخیں مار مار کر رو رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں

یا اللہ! مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

ہم نے تیری ایسی عبادت نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا

مسلمانو!

ہم کس زور پر عید کو گناہوں سے آلودہ کرتے ہیں

کیا وہ شخص

جس کے امتحان میں

تمام پیپر خالی ہوں

اس کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر ہو

وہ رویا کرتا ہے یا رقص و سرود کیا کرتا ہے؟

ہم نے رحمٰن کو ناراض کیا اور شیطان کو راضی کر رہے ہیں

صدقہ فطر ادا کرو

گرامی حضرات!

مسئلہ ہے کے نماز عید سے قبل صدقہ فطر ادا کرو

بلکہ رمضان کے اندر ہی ادا کر دیا کرو

تا کہ وہ غریب جو استطاعت نہیں رکھتے تمہاری اس امداد سے عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں

مگر ہماری رقوم

آتش بازی پر تو لگیں گی

وی سی آر پر تو لگیں گی

ہر بُرے کام پر تو لگیں گی

صدقہ فطر کی باری جواب ملے گا

جیب خالی ہے

اس مرتبہ مندا ہی بڑا تھا

حالانکہ صدقہ فطر اس بچے کی طرف سے بھی دینا واجب ہے جو چاند رات پیدا ہوا اور اس غلام کی طرف سے بھی جو تمہارے قبضہ میں ہے

مگر ہم واجب کو چھوڑ کر

گناہ کی وادیوں میں مستغرق ہیں

یوم عید اور نبی کریم علیہ السلام

حضراتِ گرامی!

عید کا دن تھا

نبی اکرم نور مجسم سرکار دو عالم ﷺ عید گاہ کی طرف رواں دواں تھے

ایک ہاتھ مبارک کے ساتھ سیدنا امام حسن اور دوسرے ہاتھ مبارک کے ساتھ سیدنا امام حسین تھے راستہ طے ہو رہا تھا

اچانک چلتے چلتے سرکار رُک گئے

ننھی ننھی توتلی زبانوں سے جو سلسلہ کلام جاری تھا یکدم منقطع ہو گیا اور توجہ ایک اور طرف ہو گئی

سرکار علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا:

ایک کونے میں ایک بچہ رو رہا ہے

اس نے نئے کپڑے بھی نہیں پہنے

اور اس کے ساتھ اس کا کوئی بڑا بھی موجود نہیں

سرکار جلدی سے اس بچے کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا

بیٹا تم یہاں کیوں رو رہے ہو؟

تمہیں معلوم نہیں آج یومِ عید ہے اور یہ رونے کا دن نہیں ہے؟

تم نے نئے کپڑے کیوں نہیں پہنے؟

بچہ زار و قطار رونے لگا

اس کے رونے نے میرے آقا علیہ السلام کو بھی رُلا دیا

بچہ سسکیاں لینے لگا

فرمایا: بیٹا تمہارے والدین کہاں ہیں؟

اس کی چیخ بلند ہوئی اور رو کر عرض کیا

میرے والدین نہیں ہیں

فرمایا: کہاں گئے؟

عرض کیا! دونوں فوت ہو گئے

فرمایا: تو نے عید کے کپڑے کیوں نہیں پہنے

عرض کیا والدین ہوتے تو پہناتے

میرا تو اس دنیا میں کوئی بھی نہیں جو مجھے کپڑے پہنائے

مجھے ساتھ عید گاہ لے جائے اور خوشیاں منائے

سرکار علیہ السلام کی چشم معنبرہ سے مسلسل آنسو بہہ رہے ہیں

فرمایا: بیٹا! آج کے بعد مجھے اپنا باپ کہنا اور عائشہ صدیقہ کو اپنی ماں سمجھنا

جس کا بھری دُنیا میں کوئی بھی نہیں والی

اس کو بھی مرے آقا سینے سے لگاتے ہیں

جن انگشتانِ منورہ کو حسنین کریمین نے پکڑ رکھا تھا انہیں کو پکڑ کر یہ بچہ

آقا علیہ السلام کیساتھ چل پڑا سرکار اپنے کاشانۂ نبوت پر جلوہ گر ہوئے فرمایا!

عائشہ! تم کہا کرتی تھیں میرا کوئی بیٹا نہیں
تجھے مبارک ہو آج میں تیرے لئے بیٹا لایا ہوں
اسے غسل دو
اچھے کپڑے پہنا کر تیار کر دو
ہم اسے اپنے ساتھ عید گاہ لے جائیں گے
میں کہتا ہوں اے بچے
تجھ پر ساری کائنات قربان کر دوں
جسے مصطفیٰ علیہ السلام بیٹا کہہ دیں
جسے اُم المومنین عائشہ کا بیٹا بننے کا شرف حاصل ہو جائے
جسے سیّدہ زہرا اپنا بھائی اور حسنین کریمین اپنا ماموں کہیں

؎ جسے چاہا در پہ بلا لیا ' جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

عید ایسے مناؤ

اے مسلمانو!

یہ ہے	مسلمانوں کی عید
یہ ہے	نبی اکرم علیہ السلام کی عید
یہ ہے	فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عید
یہ ہے	عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی عید

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی عیدیں منانے کی توفیق مرحمت فرمائے' آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ٥

پہلا خطبہ (ماہ شوال المکرّم)

عقیدہ کی اہمیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى ٥ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتِمِ الْاَنْبِيَآءِ ٥ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَآءِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ٥
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ٥

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

نہایت اہم موضوع

واجب الاحترام بزرگو! نوجوان ساتھیو! میری پردہ نشین ماؤ اور بہنو آج کے اس خطبۂ جمعۃ المبارک میں آپ کے سامنے ایک بڑا اہم موضوع رکھنا چاہتا ہوں لہٰذا

آپ لوگ بھی اسے بڑی توجہ اور دل جمعی سے سماعت فرمایئے گا اللہ کریم جل جلالہٗ مجھے حق اور سچ عرض کرنے کی توفیق عطا فرمائے

حضراتِ محترم! یہ اہم موضوع انسان کا عقیدہ و ایمان ہے، اپنا عقیدہ و ایمان ہر کسی کو بہت محبوب ہوتا ہے اور اپنے عقیدہ و ایمان سے سچی محبت کرنے والا اس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے یہ عقیدہ ایسی چیز ہے

اعمال کی آڑ میں ایمان ضائع کرنے والے

گرامی قدر سامعین! بعض لوگ اعمالِ صالحہ پر ہی سارا زور بیان صرف کر دیتے ہیں اور ساری عمر ان کو اپنے عقیدہ کا ہی علم نہیں ہوتا

بعض لوگ عقیدہ کا علم ہونے کے باوجود بھی اعمال کو عقیدہ سے مقدم جانتے ہیں

اور بعض لوگوں کا مقصد ان اعمال کے بیان کرنے سے عقیدہ سے لوگوں کو ہٹانا اور ایمان کا ضائع کرنا بھی ہوتا ہے کیونکہ

لوگ ان کی وضع قطع دیکھ کر
ان کی لمبی لمبی داڑھیاں دیکھ کر
ان کا صوفیانہ لباس دیکھ کر
ان کی باتوں کا انداز و سلیقہ دیکھ کر

ان پر اعتماد رکھتے ہیں اور وہ اس اعتماد سے فائدہ اُٹھا کر اپنے غیر ملکی بیرونی غیر مسلم آقاؤں کی تنخواہیں حلال کرنے کے لئے ان کے نظریات کو اندر ہی اندر پھیلا رہے ہوتے ہیں

یہ لوگ دراصل مسلمان نہیں ہوتے بلکہ شکل مسلمانوں والوں ہوتی ہے اور نظریات غیر مسلموں والے

کیا یہ لوگ سچے ہیں؟

ہمارے سیدھے سادھے لوگ سادہ لوح مسلمان ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ

کر اُلٹا ہمارے ساتھ ہی الجھنا شروع کر دیتے ہیں اور کہا کرتے ہیں دیکھئے نا جی

یہ بھی قرآن پڑھتے ہیں
یہ بھی حدیث پڑھتے ہیں
یہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں

دوستو اور بزرگو! یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر قرآن پڑھنے والا سچا ہی ہو ورنہ میں آپ کو آج بھی دکھاتا ہوں کتنے انگریز پادریوں اور ان کے پوپوں کو قرآن حفظ ہے تو بتایئے کہ وہ تمام کے تمام سچے ہیں؟ اسی طرح بہت سارے غیر مسلم لوگوں کو ہمیں دلائل دینے کے لئے بہت ساری حدیثیں یاد ہوتی ہیں تو کیا وہ سب سچے ہیں

عبداللہ ابن ابی ابن سلول سرکار دو عالم علیہ السلام کے پیچھے نمازیں پڑھتا تھا، کیا وہ سچا تھا؟

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

گرامی قدر سامعین! ان لوگوں نے بڑے خوبصورت انداز سے آپ کے ایمان ضائع کرنے شروع کر رکھے ہیں اور بڑی میٹھی زبان سے بڑے اخلاق سے کہا کرتے ہیں جی کسی کو برا مت کہو بلکہ کسی کافر کو بھی کافر مت کہو

ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ایمان کا جنازہ نکل رہا ہے

ہم اپنوں سے الجھ کر کہتے ہیں کہ جی وہ تو کہتے ہیں کافر کو بھی کافر نہ کہو یہ اخلاق ہے

حالانکہ ان بے وقوفوں سے کوئی پوچھے کہ لوگ تو جب کہیں گے کہیں گے سب سے پہلے تو تم نے خود ہی کافر کو کافر کہہ کر اپنی کم عقلی اور فریب کاری کا اعلان کر دیا ہے تم نے خود کہا کہ کافر کو کافر نہ کہو تو اس طرح تم نے اپنی مخالفت خود ہی کر دی کہ کافر کو کافر کہہ دیا پھر کہا نہ کہو

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

یہ بے وقوف لوگ ہوتے ہیں

گرامی حضرات! ایسا کرنے والے اپنے آپ کو ساری کائنات سے زیادہ عقلمند تو سمجھتے ہیں لیکن وہ اپنی ذات کو بھی فریب میں مبتلا کئے ہوئے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کائنات کے سب سے بڑے بے وقوف ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ (پ1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 13)

خبردار بے شک یہی لوگ بے وقوف ہیں مگر جانتے نہیں ہیں۔

سب سے بڑے مکفر یہ خود ہیں

گرامی حضرات! یہ کہتے تو ہیں کسی کو کافر نہ کہو بلکہ لیکن سب سے بڑے مکفر یہ خود ہیں بات بات پہ کفر کی مشین چلاتے اور شرک کے بم برساتے ہیں

اگر کسی نے یارسول اللہ کہہ دیا تو — وہ کافر ہو گیا
اگر کسی نے یاعلی مدد کہہ دیا تو — وہ مشرک ہو گیا
اگر کسی نے یاغوث اعظم کہہ دیا تو — وہ بدعتی ہو گیا
اگر کوئی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلا گیا تو — وہ مسلمان نہ رہا
اگر کسی نے کسی کے ہاتھ چوم لئے تو — وہ بے دین ہو گیا
اگر کسی نے کسی بزرگ کے قدموں کو بوسہ دے دیا تو — وہ گمراہ ہو گیا

یہ فتوے کون لوگ دیتے ہیں؟
یہی لوگ جو کہتے ہیں کسی کافر کو بھی کافر نہ کہو
تو پتہ چل گیا کہ ان کا نظریہ کیا ہے
ان کا مقصد کیا ہے
یہی کہ
کافر کو کافر نہ کہو
البتہ مسلمانوں کو کافر بناؤ

مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوؤں کی بمبارمنٹ کرتے رہو

اور ہمارے سادہ لوح مسلمان ہم سے آ کر ان کی وکالت میں لڑتے ہیں اور ان کی حمایت میں جھگڑتے ہیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمت نے کیا خوب کہا کہ

؎ آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
سُونا جنگل، رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے

دھوکہ مت کھاؤ

حضراتِ محترم!

ان کی داڑھیاں دیکھ کر — دھوکہ مت کھاؤ
ان کے جبے دیکھ کر — دھوکہ مت کھاؤ
ان کی عبادات دیکھ کر — دھوکہ مت کھاؤ

کیونکہ ایمان وعقیدہ کو یہ لوگ ضائع کرتے ہیں اور جب تک ایمان وعقیدہ درست نہ ہوگا اعمال کبھی سودمند نہ ہوں گے

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی

حضراتِ محترم!

کسی بڑے سے بڑے مبلغ کے پاس
کسی اعلیٰ سے اعلیٰ مفتی کے پاس
اگر کوئی غیر مسلم آجائے اور کہے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں
تو کیا اسے اعمال کیلئے کہا جائے گا؟
کیا مبلغ صاحب اسے یہ کہیں گے کہ بس وضو کر اور پڑھ لمبی سی نماز تو تُو مسلمان ہو جائے گا؟

کیا مفتی صاحب اسے یہ کہیں گے کہ دے زکوٰۃ اور تو بس مسلمان ہو گیا؟
کیا اسے حج کی ترغیب دی جائے گی؟
کیا اسے روزہ کا حکم سنایا جائے گا؟
یہی بنیادی اراکین اسلام ہیں نا
اسلام کی بنیاد انہیں اعمال پر ہے نا
نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ
مگر اس غیر مسلم کو مسلمان کرنے کے لئے ان کا حکم کیوں نہیں دیا جائے گا؟
اس لئے کہ ابھی اس کا ایمان اور عقیدہ نہیں بنا
پہلے اسے کہا جائے گا کہ کلمہ طیبہ پڑھو
دامن محبوب علیہ السلام سے وابستگی مضبوط کرلو
غلامیٔ رسول کا پٹہ گلے میں ڈال لو
کیونکہ

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت دین حق کی شرط اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحیٰ کی عزت پر

محترم سامعین!
جب تک وہ کلمہ طیبہ نہیں پڑھے گا
جب تک وہ میرے آقا علیہ السلام کا غلام نہیں بنے گا
وہ نماز نہیں پڑھے گا
وہ روزہ نہیں رکھے گا

وہ حج نہیں کرے گا
وہ زکوٰۃ نہیں دے گا
اور اگر وہ بغیر غلامیٔ رسول کے
بغیر کلمہ طیبہ پڑھنے کے
بغیر عقیدہ و ایمان کے
نماز پڑھ بھی لے تو بے کار ہوگی
روزہ رکھ بھی لے تو بے کار ہوگا
حج کر بھی لے تو بے کار ہوگا
زکوٰۃ دے بھی دے تو بے کار ہوگی
اس لئے کہ

ؔ نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحیٰ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

جب تک عقیدہ درست نہ ہوگا کچھ بھی کارآمد نہ ہوگا
جب تک ایمان صحیح نہ ہوگا کوئی عمل درست نہ ہوگا
اس لئے پہلے عقیدہ درست کرو
پہلے ایمان صحیح کرو
اگر قبلہ درست ہے تو نماز درست ہے
اگر قبلہ درست نہیں ہے تو نماز نہ ہوگی

پہلے اٰمنوا پھر عملوا

حضراتِ گرامی!

اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن کریم میں کہیں ایسا نہیں فرمایا کہ ایمان وعقیدہ بعد میں اور اعمال پہلے ہوں بلکہ جہاں بھی ارشاد فرمایا پہلے ایمان کا ذکر فرمایا پھر اعمال کا جیسا کہ تلاوت کردہ آیت کریمہ میں ہے کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتُ النَّعِیۡمِ ۝

(پ21 سورۃ لقمان آیت نمبر8)

''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لئے نعمتوں والے باغات ہیں''

پہلے آمنوا

پھر عملوا

پہلے ایمان

پھر اعمال

اللہ کریم جل جلالہٗ تو عالم الغیب ہے اسے معلوم تھا کہ ایسی بھی نسل پیدا ہوگی جو ایمان وعقیدہ کو ترجیح نہ دے گی اور اعمال سر پر اٹھائے پھرے گی

علامہ اقبال کہتے ہیں

؎ تیری نماز بے سُرور تیرا امام بے حُضور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

ایمان پہلے عمل پیچھے

گرامی قدر سامعین!

ایمان تو یہ ہو کہ

نماز میں گدھے، بیل، زناء، بیوی سے مجامعت کا خیال نبی کے خیال سے بہتر ہے۔ (صراط مستقیم) اور پھر پڑھی جائے نماز

جس میں پڑھا جائے

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

بتائیے ایسی نماز کس کام کی؟

نماز تو یہ ہے کہ

؎ میری نماز ہے یہی میرے سجود ہیں یہی
میری نظر کے سامنے جلوۂ حسنِ یار ہو

پہلے جلوۂ حسن یار پر نظر ایمان پختہ پڑے..... تصور جم جائے..... پھر نماز ہو

ایمان پہلے عمل پیچھے

کلمۂ توحید میں دیکھئے

حضراتِ گرامی! ذرا ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھیں جس کی بدولت ایمان ملتا ہے پڑھیے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ کلمہ جو ایمان کی اساس ہے

اسلام کی بنیاد ہے اور جسے کلمہ توحید کہتے ہیں

اس میں آپ کو پہلے توحید کا اقرار کرنا چاہیے

نہ کہ کسی کا انکار کرنا چاہیے

مگر اللہ تعالیٰ نے آپ سے پہلے انکار کروایا ہے

لَآ اِلٰهَ

یہ لانفی جنس کا ہے جو سب سے تحت لا ہے

نہیں کوئی الٰہ

پہلے ان سب کا انکار کر جن کا امکان ہے

پھر میرا اقرار کرتے ہوئے کہہ

اِلَّا اللّٰهُ

ایمان تیرا پھر قابل قبول ہے

پہلے جس اخلاق کے مظاہرہ کے فریب دے کر لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اپنے اس مزعومہ اخلاق کا ہی جنازہ نکال

کہہ لات	لَا اِلٰـهَ نہیں
منات	لَا اِلٰـهَ نہیں
عزیٰ	لَا اِلٰـهَ نہیں
اہل	لَا اِلٰـهَ نہیں
ہبل	لَا اِلٰـهَ نہیں

ان سب کا پہلے ستیاناس کر

پھر اقرار کر الا اللہ

اب پتہ چلا کہ یہ عقیدۂ ایمان کہ پہلے لا الٰہ پھر الا اللہ درست عقیدہ ہے

اگر ایسا نہیں تو درست نہیں۔

انداز امام خطابت علیہ الرحمت

امام خطابت شیخ الشیوخ علامہ غلام رسول سمندری والے علیہ الرحمت اپنے صوفیانہ انداز میں فرمایا کرتے

لا کی چھری سے تمام خواہشات کو ذبح کر

پھر اِلَّا اللہ سے ذات حقیقی کا اقرار کر

پھر غور سے دیکھ تو نظر آئے گا ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ'' یعنی پھر یار کا آنگن سامنے آجائے گا

صوفی بھی یہی کہتے ہیں

عالم بھی یہی کہتے ہیں

پہلے منفی ..... پھر مثبت

پہلے تعوذ پڑھیے پھر قرآن

اچھا چلو قرآن کی تلاوت شروع کرو

پڑھو

الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ (پ 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 1-2)

میں نے پڑھا

قبلہ مفتی صاحب نے فوراً روکتے ہوئے کہا

جاہل ہے

تجھے معلوم نہیں

میں نے کہا کیا ہوا؟

میں نے بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کیا

پھر روک دیا

آخر بات کیا ہے؟

مفتی صاحب نے فرمایا: ارشاد ربانی ہے کہ

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

(پ 14 سورۃ النحل آیت نمبر 98)

جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی شیطان مردود سے پناہ مانگو

تلاوت شروع کرو تو پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو

بسم اللہ بھی بعد میں پڑھو

اگر کلمہ پڑھو	تو لا الٰہ پہلے	الا اللہ بعد میں
اگر قرآن پڑھو	تو شیطان سے پناہ پہلے	تلاوت بعد میں

اسی طرح جس طرح کلمہ میں دشمن سے بیزاری پہلے ہے اور یہ ایمان کا حصہ ہے۔

اسی طرح جس طرح تلاوت میں دشمن سے بیزاری پہلے ہے اور یہ ایمان کا

حصہ ہے۔

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رسول کے دشمنوں سے بیزاری پہلے ہے اور یہ ایمان کا حصہ ہے

ایمان درست تب ہوگا

عقیدہ صحیح تب ہوگا

جب رسول اللہ علیہ السلام کے دشمنوں سے نفرت ہوگی

؎ دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے

ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے

اللہ رسول کے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

ارشاد ربانی ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ (پ28 سورۃ الممتحنہ آیت نمبر 1)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ' تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور تحقیق وہ انکار کرتے ہیں اس کا جو تمہارے پاس آیا حق اور سچ سے نکالتے ہیں وہ رسول اور تم کو اس پر کہ تم ایمان لائے اللہ کے اپنے ربّ ہونے پر

وہ بے ایمان تو تم سے کریں	دشمنی
وہ حق اور سچ کا کریں	انکار
وہ رسول علیہ السلام کو	مکہ سے نکالیں
وہ تم کو بھی	مکہ سے نکالیں

صرف اور صرف اللہ کے ربّ ماننے پر یہ سب کچھ وہ تم سے کریں

اور تم ان سے کرو دوستی

یہ ایمان کی نشانی نہیں بلکہ آیت کے آخر میں فرمایا:

وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (پ28 سورۃ الممتحنہ آیت نمبر 1)

جس نے ایسا کیا (ان سے دوستی کی) پس تحقیق وہ بھول گیا سیدھی راہ کو

وہ ایمان سے پھر گیا

کیونکہ ایمان ہے	سیدھی راہ
اور وہ ہو گیا	سیدھی راہ سے دور
اس لئے فرمایا	ان کو دوست نہ بنادو

ایمان اس کا درست ہے

عقیدہ اس کا صحیح ہے

جو اللہ رسول کے دشمنوں سے نفرت رکھے اور بیزار رہے

جو ان سے دوستی رکھے وہ گمراہ ہے سیدھی راہ کو بھولا ہوا ہے

بے شک وہ اسے اپنا اخلاق کہہ کر تم سے میٹھی میٹھی باتیں کرے لیکن وہ گمراہ ہے جس کا اللہ رسول سے کوئی واسطہ نہیں وہ ہمارا بھی کچھ نہیں لگتا

اللہ رسول سے زیادہ کوئی محبوب نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ (پ10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 24)

اے محبوب! فرما دیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور نہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادریاں خاندان اور مال جو کمائے ہیں اور تجارت جس

کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور تمہاری رہائشیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے رستہ میں جہاد سے زیادہ تمہیں محبوب ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ بھیجے اللہ اپنا حکم (عذاب) اور اللہ راہ نہیں دیتا نافرمانوں کو'۔

گرامی حضرات! غور کیجئے

آج ہمیں کہا جاتا ہے

مولانا! ہماری رشتہ داری ہے کیا کریں؟

اگر آپ نے ان کو کچھ کہا تو رشتہ داری خراب ہو گی اس لئے بس..... ہتھ ہولا ای رکھو' اللہ فرماتا ہے

تو برادری سے ڈر کر رواداری کر..... ہتھ ہولا رکھ تے فیر انتظار کر میرے عذاب دا

اگر اللہ رسول سے زیادہ	باپ عزیز ہے
اگر اللہ رسول سے زیادہ	بیٹے عزیز ہیں
اگر اللہ رسول سے زیادہ	بھائی عزیز ہیں
اگر اللہ رسول سے زیادہ	بیویاں عزیز ہیں
اگر اللہ رسول سے زیادہ	برادریاں عزیز ہیں
اگر اللہ رسول سے زیادہ	اموال عزیز ہیں
اگر اللہ رسول سے زیادہ	تجارت عزیز ہے
اگر اللہ رسول سے زیادہ	اپنے مکانات عزیز ہیں

تو پھر تم میں ایمان نہیں..... پھر تم عذاب کے مستحق ہو..... انتظار کرو عذاب کا اس لئے کہ پھر تم نافرمان (فاسق) ہو اور اللہ فاسقوں نافرمانوں بے ایمانوں کو ہدایت نہیں دیتا پتہ چلا کہ جب تک یہ عقیدہ نہ ہو کہ

؎ محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان، مال، اولاد سے پیارا

ایمان دار ہو ہی نہیں سکتا

اور اگر ایمان دار نہیں تو لاکھ نمازی ہو..... روزے دار ہو..... حاجی ہو..... قاضی ہو..... زکوٰتی ہو سب عبادات اس کے منہ پر ماری جائیں گی

؎ گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے سے
ہزاروں برس گر سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

آپ لوگ کہتے ہیں

حضراتِ گرامی!

آپ لوگ کہتے ہیں کہ جی وہ بڑا صالح متقی پرہیزگار عبادت گزار نمازی ہے۔

میں کہتا ہوں یہ پندرہویں صدی کا نمازی ہے

میں زمانہ حیات ظاہرہ نبوت کا تمہیں یاد کرانا چاہتا ہوں

آیئے اللہ سے سوال کیجئے اے مولا!

یہ وہ شخص جس کے چہرہ پر	لمبی داڑھی بھی ہے
یہ وہ شخص جس کی پیشانی پر	سجدہ کا گہرا نشان بھی ہے
یہ وہ شخص جو صبح شام	کلمہ بھی پڑھتا پڑھاتا ہے
اونچا سا پاجامہ بھی ہے	لمبا سا قمیص بھی ہے

پکا نمازی..... ایسا کہ رسول اللہ علیہ السلام کے پیچھے نمازیں پڑھنے والا

یہ حضور علیہ السلام کے ساتھ تبوک کے سفر میں ہے اور کہتا ہے

ساتھیو! تم کہتے ہو یہ محبوب علم غیب رکھتے ہیں اور آج ان کا اونٹ گم ہو گیا تو انہیں معلوم نہیں ہو رہا کہ اونٹ کہاں ہے؟

یا اللہ! اس کے متعلق تیرا کیا حکم ہے؟

جس کو ان جملوں کی ادائیگی پر عشاقانِ رسالت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ڈانٹ بھی پلائی اور رسول اللہ علیہ السلام نے اونٹ سے آگاہی بھی فرمائی

اس نے عذر بھی پیش کر دیا کہ میں تو یونہی دل لگی کر رہا تھا...... یا اللہ تیرا کیا فتویٰ ہے فرمایا:

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 66)

تمہارا کوئی عذر نہ سنا جائے گا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو

یا اللہ کریم جل جلالہ

یہ نبی علیہ السلام کے پیچھے نمازیں پڑھنے والا — فرمایا کافر ہے

یہ صبح شام قرآن بغل میں لے کر تبلیغ کرنے والا والا — فرمایا کافر ہے

یہ کلمہ پڑھنے، پڑھانے والا — فرمایا کافر ہے

قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

یہ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے

کلمہ پڑھنے کے بعد کافر ہو گئے

نمازیں پڑھنے کے بعد کافر ہو گئے

اے مولا!

اس کی نمازیں؟

اس کے روزے؟

اس کی عبادات ریاضات؟

یہ گستاخ ہے

فرمایا وہ سب تھیں مگر اکارت گئیں کیونکہ یہ میرے حبیب علیہ السلام کا گستاخ ہے (معارج النبوت جلد سوم ص 427 ملاحظہ کیجئے)

مواہب اللدنیہ کا ترجمہ سیرت محمدیہ جلد اوّل ص 582 غور سے دیکھئے

زید بن صلت منافق نے استہزاء کیا کہ یہ غیب بھی جاننے لگے؟ جب سرکار علیہ السلام نے اس کی گرفت فرمائی تو اس نے کہا میں تو دل لگی کر رہا تھا آیت اتری

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

تفسیر وحیدی، اہل حدیث کی تفسیر

اہل حدیث وہابی ٹولہ کا مایہ ناز مجدد نواب وحید الزماں اپنی تفسیر وحیدی میں لکھتا ہے کہ

"جب آنحضرتؐ غزوۂ تبوک کی لڑائی میں تشریف لے گئے تو کئی منافق بھی ساتھ گئے تھے راہ میں کہنے لگے اس شخص کو دیکھو یعنی آنحضرتؐ کو شام کے قلعوں کو فتح کرنا چاہتا ہے بھلا یہ ہو سکتا ہے؟ جب یہ آیت اتری تو آپ نے ان کو بلوا بھیجا اور فرمایا کہ تم نے یہ کیا باتیں کی تھیں وہ کہنے لگے ہم آپ کو نہیں کہتے تھے ہم تو یونہی گپ مارتے تھے دل لگی کی باتیں کرتے تھے کہ راہ سہل ہو جائے اور سفر گزر جائے"۔ (تفسیر وحیدی ص 256)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ o لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط (پ10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 65-66)

اور اگر آپ ان سے سوال کریں تو البتہ ضرور ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے فرما دیجئے کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے مت بناؤ تم کافر ہو گئے ہو ایمان لا کر

منافق کلمہ بھی پڑھتے ہیں   رسول اللہ علیہ السلام کو طنز و مزاح بھی کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں

اب ان کے کلمے کا کوئی   اعتبار نہیں یہ منافق ہیں

اب ان کی نمازوں کا کوئی   اعتبار نہیں یہ منافق ہیں

اب ان کے تقویٰ کا کوئی اعتبار نہیں یہ منافق ہیں
اب ان کی داڑھیوں کا کوئی اعتبار نہیں یہ منافق ہیں

تفسیر الحسنات

مفسر شہیر علامہ سیّد ابو الحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کی تین جماعتیں

دو حضور علیہ السلام کی نسبت تمسخر اُڑا رہے تھے کہ ان کا یہ خیال ہے کہ روم پر غالب آ جائیں گے کتنا بعید از خیال' خیال ہے ایک بولتا تو کچھ نہ تھا مگر ہنستا تھا''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلب فرما کر ان سے سوال کیا کہ تم کیا کہہ رہے تھے؟ وہ کہنے لگے' حضور! ہم دفع الوقتی کے لئے یونہی ہنس رہے تھے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ان کا یہ عذر اور حیلہ روک دیا گیا اور ارشاد ہوا''۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

(تفسیر الحسنات جلد دوم ص 728' 729)

آگے فرماتے ہیں

''اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول اور قرآن کریم کے ساتھ مذاق کفر ہے اور حضور علیہ السلام کی شان میں کیسے ہی طریق پر ایسا کلمہ کہنا کفر ہے جس میں ادنیٰ سی گستاخی کا بھی پہلو نکلے اس میں عذر ہر گز قابل قبول نہیں'' (تفسیر الحسنات جلد دوم ص 729)

بہانے نہ تراشو تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر

تفسیر ضیاء القرآن

ضیاء الامت حضرت پیر کرم شاہ بھیروی علیہ الرحمت کہتے ہیں کہ

''مسلمانوں کا تمسخر اُڑانا منافقین کا ایک پسندیدہ مشغلہ تھا کوئی موقع بھی تو

ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے خصوصاً جب مسلمان اپنی بے سروسامانی کے باوجود قیصر سے جنگ کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے تو ان بدبختوں کو پھبتیاں کسنے کا زریں موقع مل گیا کوئی کہتا یہ دیکھو چشم بددور اب شہنشاہ روم سے جنگ لڑنے چلے ہیں کوئی کہتا ان کے وہاں پہنچنے کی دیر ہے رومی فوجیں ان کی وہ درگت بنائیں گی کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا'

دوسرا کہتا یار مزا تو جب ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں میں بیڑیاں ہوں اور اوپر سے کوڑے برس رہے ہوں'

غرض یہ کہ جب ان کی نامعقول باتوں کا چرچا ہوتا تو گربۂ مسکین کی طرح حاضر ہوتے اور کہتے ہم تو صرف دل لگی کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کم بختو! کیا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں رہا جس کے ساتھ تم دل لگی کر سکو'' (تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم ص 228)

تفسیر مظہری

صاحب تفسیر مظہری' عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ

''ابن ابی حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص غزوۂ تبوک کے موقع پر مجلس میں بیٹھا تھا اور کہنے لگا ہم نے قرآن کے قاریوں جیسا پیٹو جھوٹا اور میدانِ جنگ میں بزدل نہیں دیکھا

دوسرے آدمی نے کہا: تو نے غلط کہا ہے اور سفید جھوٹ بولا ہے تو منافق ہے میں تیری یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤں گا''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو قرآن کی یہ آیت نازل ہوگئی

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی اونٹنی کے کجاوہ کیساتھ لٹکا ہوا تھا اور پتھر اُسے زخمی کر رہے تھے

وہ کہہ رہا تھا کہ ہم تو خوش طبعی اور دل لگی کرتے ہیں اور رسول اللہ فرمارہے تھے

کیا تم اللہ تعالیٰ اس کی آیات اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟

ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے ایک دوسری سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کی اس شخص کا نام عبد اللہ بن ابی ذکر کیا ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی روایت لکھی ہے۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگ غزوۂ تبوک کے موقع پر کہنے لگے یہ شخص شام کے محلات کو فتح کرنا چاہتا ہے جبکہ شام کے محلات بہت دور ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر مطلع فرما دیا آپ منافقین کے پاس آئے اور فرمایا کیا تم نے ایسا ایسا کہا ہے؟ وہ کہنے لگے ہم تو جی دل لگی کر رہے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی"

(تفسیر مظہری جلد چہارم ص 296 مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ترجمہ و تفسیر القرآن مطبوعہ سعودیہ

گرامی حضرات! سعودی عرب کے شاہی طبع شدہ قرآن مجید ترجمہ مولوی جوناگڑھی تفسیر مولوی صلاح الدین یوسف سے تفسیر زیرِ آیت ملاحظہ ہو۔

"منافقین آیات الٰہی کا مذاق اڑاتے مؤمنین کا استہزاء کرتے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے سے گریز نہ کرتے جس کی اطلاع کسی نہ کسی طریقہ سے بعض مسلمانوں کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو جاتی لیکن جب ان سے پوچھا جاتا تو صاف مکر جاتے اور کہتے کہ ہم تو یوں ہی آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہنسی مذاق کے لئے کیا "تمہارے سامنے اللہ اور اس کی آیات اور اس کا رسول

ہی رہ گیا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ اگر مقصد تمہارا آپس میں ہنسی مذاق ہو تو اس میں اللہ اس کی آیات و رسول درمیان میں کیوں آتا یہ یقیناً تمہارے اس خبث اور نفاق کا اظہار ہے جو آیاتِ الٰہی اور ہمارے پیغمبر کے خلاف تمہارے دلوں میں موجود ہے

یعنی جو تم ایمان ظاہر کرتے رہے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے استہزاء کے بعد اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ گئی اوّل تو وہ بھی نفاق پر ہی مبنی تھا تاہم اس کی بدولت ظاہری طور پر تمہارا شمار مسلمانوں میں ہوتا تھا اب اس کی بھی گنجائش ختم ہو گئی ہے" (ترجمہ و تفسیر مطبوعہ السعودیہ العربیہ ص 531)

المواہب اللدنیہ

علامہ قسطلانی شافعی مواہب میں لکھتے ہیں کہ

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم بعض راستہ میں تھے کہ آپ کا ناقہ قصواء گم ہو گیا زید بن صلت جو منافق تھا اس نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ زعم نہیں کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور تم لوگوں کو آسمان کی خبر سے خبر دیتے ہیں اور وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ ان کا ناقہ کہاں ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کہتا ہے (اس نے جو کچھ کہا تھا اس کا ذکر کر کے فرمایا) کہ واللہ میں نہیں جانتا ہوں مگر وہ چیز جس کا علم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو میری ناقہ پر رہبری کی ہے وہ ناقہ ایک صحرا میں ایسی ایسی گھاٹی میں ہے اس ناقہ کو ایک شجرہ نے اس کی مہار اٹک جانے سے روک رکھا ہے تم لوگ جاؤ اور اس کو میرے پاس لے آؤ آدمی گئے اور ناقہ کو آپ کے پاس لے آئے" (سیرتِ محمدیہ ترجمہ المواہب اللدنیہ جلد اوّل ص 582)

معارج النبوت

صاحب معارج النبوت علامہ کاشفی لکھتے ہیں کہ

"ایک منزل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ گم ہو گیا صحابہ اس کی تلاش میں جنگل کی طرف بھاگے قینقاع کا ایک یہودی جو مسلمان ہونے کے بعد منافق ہو گیا تھا

اور زید الصلت اس کا نام تھا' عمارہ بن خرام جو کہ اہل عقبہ اور اصحاب بدر میں سے
تھے کے گھر میں کہا کیا بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان والوں کی خبر دیتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ میں پیغمبر ہوں اور نہیں جانتے کہ ان کا اونٹ کہاں ہے؟ جب زید
منافق نے یہ بات کہی' حضرت عمارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے
اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے یہ بات معلوم کر کے فرمایا: اے
عمارہ ایک شخص نے ابھی یہ بات کہی ہے' خدا کی قسم میں خدائے تعالیٰ کے بتلائے بغیر
کسی چیز کو جاننے کا دعویٰ نہیں کرتا تو اب خدا تعالیٰ نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ میرا اونٹ
کہاں ہے' فلاں وادی میں جاؤ میرا اونٹ اس جگہ ہے اس کی نکیل ایک درخت پر اٹکی
ہوئی ہے' صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کیا اور
اس وادی میں گئے اسی حالت میں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
فرمائی تھی اونٹ کو دیکھا درخت سے نکیل چھڑا کر اسے لے آئے جب عمارہ اپنے گھر
واپس پہنچے صورت واقعہ کو گھر والوں سے کہا آپ کے آنے سے پہلے زید نے ایسے
ایسے کہا اسی وقت عمارہ اٹھے اور ایک گھونسہ زید کی گردن پر مار کر کہا:

اے مسلمانو! میرے گھر میں اس قدر بری بکواس اور اتنا بڑا شر ہوا اور میں اس
سے غافل پھر زید کو اپنے گھر سے نکال دیا اور اس کے ساتھ مجلس نہ کی اور اس کی ہم
نشینی سے احتراز کیا (معارج النبوت جلد سوم ص 427-428)

ثابت ہوا کہ

گرامی قدر سامعین!

اس قدر تفاسیر و کتب سے ثابت ہوا کہ
منافقین حضور کے علم پر طعن کرتے تھے
جب ان کو پوچھا جاتا تو وہ اس طعن کو دل لگی وخوش طبعی سے تعبیر کرتے تھے
صحابہ کو جب معلوم ہوجاتا تو وہ ان منافقین کی گھونسوں سے پٹائی کرتے

گھر سے نکال دیتے اور پھر ساری زندگی ان سے مجلس نہ رکھتے اور ہم نشینی نہ
کرتے ان کے عذر کو قبول نہ کیا جاتا

ان کو فرمایا گیا کہ یہ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے

اب آپ موجودہ دور میں ملاحظہ کیجئے

کیا عشاقانِ رسالت نبی کریم علیہ السلام کے علم غیب کا تذکرہ کرتے ہیں تو
منافقین اس پر شرک کا فتویٰ نہیں دیتے؟

جن منافقین کے فتوے کی زد میں عشاق آتے ہیں جب انہی کے اکابرین کی
کتب سے علم غیب ثابت کیا جائے تو وہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کی مثال نہیں بن
جاتے؟

نبی کریم علیہ السلام کی عظمت و ناموس کے تحفظ کی بجائے کیا یہ منافق اپنے
مولوی صاحبان کے محافظ نہیں بنتے اور ان کی کفریہ عبارات کو صحیح ثابت کرنے کے
لئے نبی علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات کو بھی کیا یہ لوگ پس پشت نہیں ڈال دیتے؟

اور سادہ لوح مسلمان اُن کے فریب میں آکر یہ کہتے ہوئے نظر نہیں آتے کہ
جی وہ تو بہت بڑے عالم اور بڑے عامل ہیں

وہ تو بڑے متقی پرہیزگار ہیں نمازی ہیں اور کسی کو کچھ نہیں کہتے

اللہ کریم فرماتا ہے

لَا تَعْتَذِرُوْا

عذر نہ کرو

بہانے نہ بناؤ

قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

تم نے اِیمان لانے کے بعد کفر کیا ہے

لہٰذا اب...... تمہاری نمازیں' روزے' تقویٰ' حج و زکوٰۃ سب کچھ بے کار ہے

کیونکہ ایمان تم سے جاتا رہا

اگر ایمان رہتا تو سب کچھ کار آمد تھا

بیج قائم رہے تو درخت قائم

اس کا تنا قائم

اس کی شاخیں قائم

اس کے پتے قائم

اس کے پھل قائم

اگر بیج ختم تو سب کچھ ختم

ایمان بھی بیج ہے

اعمال اس کے پھل ہیں

ایمان قائم تو اعمال قائم

ایمان ختم تو اعمال ختم

ایمان حضور کو ماننے کا نام ہے

حضراتِ گرامی! ایمان نام ہے محبت رسول کا

فرمانِ رسالت مآب علیہ السلام ہے کہ

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری اوّل ص 9)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے والد والدین اور اولاد اور ساری دنیا کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں

آسان لفظوں میں میرے آقا علیہ السلام کو ماننے کا نام ایمان ہے

صرف جاننے اور پہچاننے کا نام ایمان نہیں ہے بلکہ ماننے کا نام ایمان ہے

ابوجہل جانتا تھا پہچانتا تھا ماننا نہ تھا

تمام کفار و قریش مکہ حضور کو جانتے پہچانتے تھے مگر مانتے نہیں تھے

یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو صرف جاننے پہچاننے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ آپ کو ماننے سے ایمان کا مسئلہ حل ہوتا ہے اور یہی ایمان و کفر کا حد فاصل اور نشان امتیاز ہے

ایک مثال عرض کرتا ہوں

گرامی حضرات توجہ فرمائیں! میں ایک مثال عرض کرتا ہوں

عہد رسالت ہے

دو کافر ابوسفیان اور صفوان حالت کفر میں مکہ میں کھڑے ہیں اور اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ایک بھیڑیا ایک ہرن کو شکار کرنے کے لئے دوڑا آ رہا ہے اور ہرن جان بچا کر بھاگا جا رہا ہے

یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کی زمین دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے ایک کا نام ''حِل'' ہے اور دوسرے کا نام ''حرم''

''حِل'' مکہ مکرمہ کے اس خطہ ارض کو کہتے ہیں جہاں شکار کرنا درست ہے اور ''حرم'' اس حصہ کو کہتے ہیں جہاں شکار کرنا حرام ہے

یہ دونوں کافر سفیان اور صفوان بھیڑیے اور ہرن کا دوڑنا بڑے غور سے دیکھ رہے تھے اچانک یہ دیکھا کہ جیسے ہی ہرن نے حرم میں قدم رکھا کہ جہاں شکار کرنا حرام ہے بس ویسے ہی بھیڑیا رُک گیا گویا کسی نے پاؤں میں آہنی بیڑیاں ڈال دیں ہوں

یہ دیکھ کر صفوان نے ابوسفیان سے کہا: مجھے بہت ہی حیرت اور تعجب ہے کہ کیا ایک بھیڑیا بھی جانتا ہے کہ کہاں شکار کرنا چاہیے اور کہاں نہیں؟

خدائے قادر مطلق نے بھیڑیے کو قوت گویائی عطا کی اور اس نے پلٹ کر جواب دیا کہ

اے لوگو! تمہاری حیرانی اس بات پر ہے کہ میں حل وحرم کو پہچانتا ہوں اور میری حیرانی اس بات پر ہے کہ تم غیب بتانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانتے

یہ سن کر صفوان نے سفیان سے کہا اے سفیان کیا اب بھی تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی و رسول ہونے میں شک ہے؟

سفیان نے حالت کفر میں جواب دیا اے صفوان آج نہیں آج سے بہت دنوں پہلے سے جانتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی و رسول ہیں (جامع المعجزات)

حضرات توجہ فرمایئے کہ سفیان کہہ رہا ہے کہ میں بہت دنوں سے جانتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی و رسول ہیں لیکن میں نے انہیں اپنا نہیں سمجھا نہ انہیں گلے لگایا نہ ہی ان کے لئے مسجد کا دروازہ کھولا' رہ گیا کافر کا کافر

معلوم ہوا کہ نبی کو محض جانا پہچانا نہیں جاتا

اگر محض جاننا پہچاننا کافی ہوتا تو سفیان زمرۂ اسلام میں داخل ہو گیا ہوتا بلکہ منصب نبی کا یہ ہے کہ انہیں مانا جائے

جاننا اور ہے ماننا اور

ماننے کا تعلق دل سے ہے یہی وجہ ہے کہ ایمان کا تعلق کھوپڑی اور عقل سے نہیں رکھا گیا بلکہ عقل مانے یا نہ مانے دل اس کی گواہی دے دے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تَصْدِيْقٌ بِمَا جَآءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ علیہ السلام جو لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرنا اسی کا نام ایمان ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

؎ انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دُنیا سے مسلمان گیا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

ایک بہت ہی لطیف اور باریک سی بات ہے کہ اگر ایمان کا تعلق عقل سے ہوتا تو اس کے معنی یہ ہوتے کہ عقل جسے تسلیم کرتی اسی کو ہم بھی تسلیم کرتے اور عقل جس کا ردّ و انکار کر دیتی تو اسے ہم بھی رد کر دیتے تو اس کا واضح اور صریح مطلب یہ ہوتا کہ ہم اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان نہیں لائے بلکہ پہلے اپنی عقل کو مانا پھر ثانوی مرتبہ میں عقل نے جسے مانا تب اسے ہم نے مانا

گویا اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کو اوّل مرتبہ نہ مانا بلکہ ہر فرمان کو پہلے عقل کی ترازو پر تولا جاتا اگر وہ اسے تسلیم کر لیتی تب تو اس پر ایمان لایا جاتا اگر وہ تسلیم نہ کرتی تو ایمان نہ لایا جاتا اس لئے اسلام نے اس میں عقل کو راہ نہیں دی' ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے ایک مؤمن کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ قال اللہ' اللہ تعالیٰ نے فرمایا قال رسول اللہ' رسول اللہ نے فرمایا اللہ اور رسول اللہ کے فرمانے پر تسلیم کرنے کے لئے ہمیں کوئی دلیل نہیں ماننی ہے سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ خدا نے فرمایا اور مصطفیٰ نے فرمایا:

فلہٰذا مومن وہ ہے جو ایمان کو عقل سے نہ پرکھے بلکہ اس کا عشق یہ گواہی دے دے کہ

جو کچھ اللہ نے فرما دیا — حق ہے سچ ہے
جو کچھ رسول اللہ نے فرما دیا — حق ہے سچ ہے
بس — ؎ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے
کسی دلیل کی ضرورت نہیں
فرمان الٰہی خود دلیل ہے
فرمان نبوی خود دلیل ہے
میرا نبی علیہ السلام فرما دے

میں نے اپنے مقام سے جنت کو دیکھا	ہمارا ایمان ہے
میں نے اپنے مقام سے حوضِ کوثر کو دیکھا	ہمارا ایمان ہے
میں نے رات کو قلیل ترین حصہ میں معراج کا سفر فرمایا	ہمارا ایمان ہے
میں نے اپنے ربّ کو بڑی احسن صورت میں دیکھا	ہمارا ایمان ہے

؎ اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

عقل نہیں مانتی نہ مانے مگر اس پر ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ حبیبِ خدا علیہ السلام نے فرمادیا حق اور سچ ہے یہی عقیدہ ہے۔

بھیڑیے کی ایک اور عجیب وغریب باتیں کرنے کی روایت

گرامی قدر سامعین! اس روایت جیسی اور ایک روایت کہ جسے حضور علیہ السلام کے بہت ہی جلیل القدر صحابی اور سب سے زیادہ احادیث کے راوی مدرسہ نبویہ کے اہم ترین متعلم سرکار سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے بڑی توجہ سے سماعت فرمایئے گا

آپ فرماتے ہیں کہ

''ایک بھیڑیا کسی بکریوں کے چرواہے کی طرف گیا ان (بکریوں) میں سے ایک بکری پکڑی اسے (جب چرواہے نے اپنے ریوڑ میں نہ پایا تو) اس نے تلاش کیا حتیٰ کہ بکری کو اس (بھیڑیے) سے چھڑا لیا''

فرمایا کہ

''بھیڑیا ٹیلہ پر چڑھ کر وہاں بیٹھ گیا اور دم دبالی اور بولا کہ میں نے اس روزی کا ارادہ کیا جو مجھے اللہ تعالیٰ نے دی میں نے اسے لیا پھر تو نے وہ مجھ سے چھین لی''

یعنی کہ تو نے مجھ پر ظلم کیا کہ ربّ کی دی ہوئی روزی مجھ سے چھین لی ہے

اس بھیڑیے نے بڑی فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ

''یہ شخص بولا! اللہ کی قسم میں نے آج جیسا واقعہ کبھی نہ دیکھا بھیڑیا باتیں کر رہا ہے؟''

یعنی کہ وہ شخص بھیڑیے کی گفتگو سے حیران ہوا کہ اس نے ایسا کبھی نہ دیکھا نہ سنا کہ بھیڑیا انسان سے ایسی فصیح زبان میں باتیں کرے یہ تو عجیب ترین بات تھی

تو بھیڑیے نے اس کے تعجب کو دیکھتے ہوئے کہا

بھیڑیا بولا

اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ

اس سے عجیب تو یہ ہے کہ ایک صاحب دو پہاڑوں کے درمیان کھجوروں کے جھنڈوں میں تم کو ساری گزشتہ (ماکان) اور بعد میں آنے والی (ما یکون) باتوں کی خبر دے رہے ہیں

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ

گرامی قدر سامعین! توجہ رہے کہ بھیڑیے نے جو نشانیاں بتائیں تو اس نے ذکر مدینۃ الرسول کیا

بھیڑیے نے کہا کہ دو پہاڑوں کے درمیان، تو مدینۃ المنورہ دو سیاہ پہاڑوں کے درمیان واقع ہے

بھیڑیے نے کہا کہ کھجوروں کے جھنڈوں میں، تو سارے عرب میں کھجوروں کے درخت زیادہ مدینہ منورہ میں ہی ہیں

حضرت حسن رضا کیا خوب کہتے ہیں کہ

؎ عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثار مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خار مدینہ

جنہیں تم بے شعور' جانور کہتے ہو

حضراتِ محترم!

بھیڑیا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ عجیب تر بات یہ ہے ایک شخص نے اعلان نبوت کیا ہے

اس شخص نے جس کی عمر مبارک چالیس برس ہو چکی ہے

اس شخص نے جو سرزمین عرب پر موجود ہے وغیرہ وغیرہ کیونکہ اعلان نبوت مکہ میں ہوا تھا لیکن بھیڑیے نے مکہ کا ذکر نہیں کیا

عمر مبارک کا ذکر نہیں کیا

اس نے محبوب کے شہر مدینہ کا ذکر کیا

اس نے مدینہ منورہ کے پہاڑوں کا ذکر کیا

اس نے شہر نبی کے نخلستانوں کا ذکر کیا

تو گویا کہ اس نے اپنے عشقِ رسول کا اظہار کیا کہ

اس محبوب کو احد سے محبت ہے

میں اسی جبلِ احد کا ذکر کروں

اس محبوب نے کھجور سے عزت وتکریم ومحبت کرنے کا حکم دیا ہے

میں اسی کھجور کے جھنڈوں کا ہی ذکر کروں

اور پھر وہ نبی غیب دان ہے

میں اس کے علم غیب ہی کا ذکر کروں

بھیڑیے نے قیامت تک آنے والے ان خشک ملاؤں' ان بے عشق مولویوں' ان بے مروت زاہدوں پر واضح کر دیا کہ

جنہیں تم جانور کہتے ہو

جنہیں تم بے شعور کہتے ہو

جنہیں تم بے ادراک کہتے ہو

جنہیں تم بے فہم و بے علم کہتے ہو

وہ تو علمِ غیبِ مصطفیٰ کو بھی مانتے ہیں

اور وہ عظمت بلدِ حبیب کو بھی جانتے ہیں

تم کیسے انسان ہو؟

تم کیسے ذی شعور ہو؟

تم کیسے صاحبان علم ہو؟

تم کیسے عقل وفہم رکھنے والے ہو؟

تم کیسے ادراک والے ہو کہ

نہ ہی علم رسول کو مانتے ہو

اور نہ ہی عظمتِ شہر رسول کو مانتے ہو

حضراتِ گرامی! اس بھیڑیے نے فصیح زبان میں سرکار علیہ السلام کے علم ماکان و ما یکون کو بیان کیا اور بڑی ہی بلیغ لسان سے شہرِ رسول کی عظمت و شان کو اُجاگر کیا اور کہا

''اس سے عجیب تر تو یہ ہے کہ ایک صاحب دو پہاڑوں کے بیچ کھجوروں کے جھنڈوں میں تم کو ساری ماضی اور مستقبل کی خبریں دے رہے ہیں''

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ

''وہ شخص یہودی تھا''

بھیڑیا اس کے لئے ذریعہ ایمان بن گیا

بعض صحابہ کو تابعین کے ذریعہ ایمان ملا

حضرت عمرو بن العاص کو شاہِ حبشہ کے ذریعہ ایمان ملا اور وہ تابعی ہیں

محبوب کے جلوے رنگ برنگے ہیں

یہ جلوہ مصطفیٰ علیہ السلام کسی کو صحابہ کے ذریعہ ایمان دیتا ہے

اور کسی کے ذریعہ سے صحابہ کو ایمان دیتا ہے

اس یہودی کا نام ہبار ابن اوس خزاعی ہے اور لقب مکلم الذئب ہے یعنی بھیڑیے سے کلام کرنے والے، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ وہ یہودی بھیڑیے کی یہ گفتگو سن کر

فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا اَمَارَاتٌ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ قَدْ اَوْشَکَ الرَّجُلُ اَنْ یَّخْرُجَ فَلاَ یَرْجِعُ حَتّٰی یُحَدِّثَہٗ نَعْلَاہُ وَسَوْطُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ

(مشکوٰۃ شریف و مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ہشتم ص210)

''وہ (یہودی) نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ کو یہ خبر (بھیڑیے کے متعلق) دی اور مسلمان ہو گیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تصدیق فرمائی پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قیامت کے آگے نشانیاں ہیں قریب ہے کہ ایک شخص نکلے گا تو نہ بولے گا حتیٰ کہ اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے ان باتوں کی خبر دیں گے جو اس کے پیچھے اس کے گھر والوں نے کیں''

معلوم ہوا کہ

کلمہ پڑھ کر انکار کرنے والے مسلمان؟

نبی کریم علیہ السلام

قیامت کے وقوع کا علم بھی رکھتے ہیں

اس کی نشانیاں بھی جانتے ہیں

اور نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق جب ایک انسان کا جوتا اور کوڑا بول کر اسکے اہل خانہ کی خبریں اسے دے گا تو نبی تو کہتے ہی اسے ہیں جو غیب کی خبریں دے اور نبی علیہ السلام یہ خبریں جو ابھی واقع نہ ہوئی تھیں پہلے ہی ارشاد فرما رہے ہیں

وہ جوتا اور کوڑا نبی نہیں

بلکہ وہ تو غیر مکلف ہیں تو وہ خبریں دیں گے

اور جو امام الانبیاء ہو علیہ السلام

جو سیّد المرسلین ہو علیہ السلام

وہ غیب کی خبریں کیوں نہ دیں؟

اور بھیڑیا ان کے عالِم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ ہونے کا بیان کیوں نہ کرے؟

اور یہودی میرے آقا کے اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان کیوں نہ لائیں

مگر یہ مسلمان نما یہودی کلمہ بھی پڑھتے ہیں

اور کلمے والے آقا علیہ السلام کے معجزہ علم غیب کا انکار بھی کرتے ہیں

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے

گرامی حضرات! اب اس

بھیڑیے کے کلام کو عقل نہیں مانتی

مگر ہم اسے عقل پر نہیں پرکھیں گے ہم اسے عشق کی بنیاد پر تسلیم کریں گے

کیونکہ عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے

عشق مصطفیٰ کی بنیاد پر ہم عقیدہ بنائیں گے

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

یہ ہے عقیدہ

یہ ہے ایمان

مقام ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضراتِ گرامی!

میرے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانی' یارِ غار مصطفیٰ' حضرتِ سیّدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان ساری اُمت کے ایمان سے وزنی کیوں ہے؟

اسی لئے کہ آپ نے عشق سے معجزۂ معراج کی تصدیق فرمادی

عقل نہیں مانتی کہ راتوں رات اتنا طویل وعریض سفر ممکن ہو

مگر عشق کہہ دیتا ہے چونکہ محبوب علیہ السلام نے فرمادیا ہے اس لئے یہ حق اور سچ ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے

بتائیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام صدیقیت کبریٰ

کیا نمازوں سے — ملا؟

کیا روزوں سے — ملا؟

کیا حج وزکوٰۃ سے — ملا؟

نہیں نہیں بلکہ ایمان وعقیدہ سے — ملا

اس لئے ایمان وعقیدہ کی درستی — پہلے

اور سارے کے سارے اعمال — پیچھے

پہلے رسول اللہ علیہ السلام کے غلام بنو

پھر نمازی' روزے دار' حاجی' زکوٰتی بنو

عقیدہ درست کرو

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

دوسرا خطبہ (ماہ شوال)

فضیلت علم وعلماء

اَلْحَمْدُ لِوَلِيِّهٖ ○ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ○

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

یہ پُرفتن دَور

معزز سامعین کرام!

آج کا دور بڑا پرفتن دور ہے آج معاشرہ سب سے کمتر حیثیت ان کو دیتا ہے جو عند اللہ بہت ہی بلند درجہ لوگ ہیں جن کو انبیاء کے وارث قرار دیا گیا ہے مگر افسوس صد افسوس کہ لوگ اس قدر دین سے دور ہو چکے ہیں کہ وہ باوجود اپنے آپ کو دیندار کہلانے کے دینی علوم اور علماء سے متنفر نظر آتے ہیں اور دینی علوم وعلماء سے دنیاوی

علوم وعلماء کو برتری دیتے ہیں

اس معاشرہ میں ایک تانگہ بان کو تو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مگر جس عالم دین سے پیدائش سے لے کر وفات تک مستفیض و مستفید ہوتے ہیں ان کو محترم نہیں سمجھتے

پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

گرامی قدر حضرات! آپ ذرا سوچیں کہ زندگی کا وہ کونسا موڑ ہے جہاں محترم و معظم ہستیوں کی ضرورت نہیں پڑتی

بچہ پیدا ہوا تو کان میں اذان پڑھے تو — عالم دین
بچپن میں اسے قرآن پڑھائے تو — عالم دین
جوانی میں نکاح پڑھائے تو — عالم دین
مرجانے کے بعد جنازہ پڑھائے تو — عالم دین

اس کے باوجود یہ عالم دین معاشرہ کے عتاب کا اوّلین شکار ہوتا ہے یہ معاشرہ ساری عمر عالم دین کو تنفر کی نگاہ سے دیکھتا ہے برا بھلا کہتا ہے گالیاں بکتا ہے اور جب یہ گالیاں دینے والا مرجاتا ہے تو عالم دین اس کی میت کو سامنے رکھ کر گالی نہیں دیتا وہ پھر بھی کہتا ہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا

یا اللہ! یہ اگرچہ ساری عمر مجھے گالیاں دیتا رہا مگر میں یہی دُعا کرتا ہوں کہ مولا تو اسے بخش دے

پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

ان کے درجات بلند ہیں

گرامی قدر سامعین! یہ معاشرہ علماء کرام سے جو سلوک بھی روا رکھے وہ رکھے مگر اللہ کریم جل جلالہ نے اسے ہر دور میں باعزت رکھا اور باوقار طریقہ سے اسے

دُنیا سے لے گیا کیونکہ عزت دینے والی اسی کی ذات ہے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ (پ3 سورۃ آل عمران آیت نمبر 26)

اور تو جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے ذلت دے دیتا ہے

اگر فی الواقعہ عزت و ذلت کسی انسان کے ہاتھ میں ہوتی تو یہ لوگ علماء کرام کو دُنیا میں رہنے ہی نہ دیتے لیکن یہ اس کے دین کی آواز بلند کرتے ہیں تو وہ ان کو بلند و بالا فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پ28 سورۃ المجادلہ آیت نمبر 11)

(اور اللہ تعالیٰ بلند فرماتا ہے) صاحبان علم کے درجات کو

کسی کی شان — کوئی رئیس بلند کرتا ہے
کسی کی شان — کوئی مالدار بلند کرتا ہے
کسی کی شان — کوئی بادشاہ بلند کرتا ہے
کسی کی شان — کوئی وزیر بلند کرتا ہے

مگر عالم کی شان خود ربّ العٰلمین بلند فرماتا ہے

مخلوق جس کی شان بلند کرے — وہ کبھی ذلیل بھی ہوسکتا ہے
مگر خالق کائنات جس کی شان بلند کرے — وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا

یہی وجہ ہے کہ علماء عاملین کی شان بلند کرنے والا ان کے چہروں سے عیاں ہوتا ہے جب کسی عامل عالم دین کی زیارت کرو تو خدا یاد آتا ہے ایک شاعر نے کیا خوب کہا کہ

خدا یاد آئے جنہیں دیکھ کر وہ نور کے پتلے
نبوت کے یہ وارث ہیں یہی ہیں ظلِ رحمانی

انہیں دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ علماء و عاملین کی شان یہ ہے کہ

اِذَا رُؤُا ذُکِرَ اللّٰہُ (بخاری شریف' مشکوٰۃ شریف)

جب تم انہیں دیکھو تو اللہ یاد آجائے

یہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے والے بزرگ لوگ ہیں بشرطیکہ علم کے ساتھ عمل بھی کرتے ہوں

علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں

ایسے ہی علماءِ دین کے متعلق ارشادِ ربانی ہے کہ

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (پ22 سورۃ الفاطر آیت نمبر28)

اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو جاننے والے ہیں

جس قدر اللہ تعالیٰ کی معرفت زیادہ .

اس قدر اللہ تعالیٰ کی خشیت زیادہ

اور جس قدر خشیتِ الٰہی ہوگی زیادہ

اسی قدر علم پر عمل بھی ہوگا زیادہ

اگر علم حاصل کیا معرفتِ الٰہی کے لئے

اگر علم حاصل کیا آخرت کمانے کے لئے

تو یہ علم نور ہے روشنی ہے معرفتِ الٰہی کا سبب ہے

اگر علم حاصل کیا دولت دُنیا کمانے کے لئے

تو کل قیامت میں سرِ محشر جب اس عالم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تو نے علم کیوں حاصل کیا تھا؟ جواب ہوگا مولا! تیری رضا کے لئے' فرمایا جائے گا تم جھوٹ بولتے ہو تم نے تو اس لئے علم حاصل کیا تھا کہ لوگ مجھے مولانا کہیں میری شہرت ہو اور میں دُنیا کی دولت اکٹھی کروں لہٰذا وہ تجھے مل گئی اب تیرے لئے جہنم کی آگ تیار ہے

یہ شخص ہے مولوی ہو کر بھی جاہل

اور جس نے آخرت کیلئے علم حاصل کیا وہ شخص ہے عالم عامل

بے عمل مولوی کے لئے علم ہے حجاب اکبر

اور عالم عامل کے لئے علم ہے باعث معرفت ربّ اکبر

کیا عالم اور جاہل برابر ہیں؟

اسی لئے ارشاد ہوا کہ

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ

(پ23 سورۃ الزمر آیت نمبر9)

فرما دیجئے! کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے

علم ظاہر کو جاننے والا مولوی ہو کر جاہل ہے

اور علم باطن کو جاننے والا عالم اور عامل ہے

یہ برابر نہیں ہیں

؎ مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تبریزی نہ شد

مولوی کا استاد علم کا نو خیز ہوا کرتا ہے

عالم عامل کا مرشد شاہ شمس تبریز ہوا کرتا ہے

اس لئے یہ دونوں برابر نہیں ہیں

شیطان بھی بہت بڑا عالم تھا مگر عامل نہ تھا

آدم بھی بہت بڑے عالم تھے مگر عامل تھے

شیطان کا علم اس کے گمراہ ہونے کا سبب بن گیا

آدم علیہ السلام کا علم ان کے خلیفۃ اللہ ہونے کا سبب بن گیا

اس لئے یہ دونوں برابر نہیں ہیں

مولویو! ذرا غور کرو کہ کیا تمہارا علم تمہیں شیطان کی راہ تو نہیں چلا رہا

شیطان نے اپنے علم کے باعث توہین آدم علیہ السلام کی تو راندۂ درگاہ ہوگیا

تم بھی اسی علم کے زور پر   سیّد بنی آدم علیہ السلام کی توہین کرتے ہو

تم بھی اسی علم کے زور پر   سرور کائنات کو اپنے جیسا ثابت کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں

تم بھی اسی علم کے زور پر   نبی کریم علیہ السلام کے کمالات کا انکار کرتے ہو

جس نے آدم علیہ السلام کی توہین کی   وہ تو بارگاہِ الٰہی سے نکال دیا گیا

جو اس آدم کے آقا علیہ السلام کی توہین کریں   ان کا کیا بنے گا؟

؎ من اللہ نور خدا کہہ رہا ہے مگر تم بشر ہی کہے جا رہے ہو
قیامت کے دن مصطفیٰ نے تمہیں گر امتی ہی نہ جانا تو پھر کیا کروگے
محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

اور............ محمد کا در چھوڑ کر جانے والو یہیں لوٹ کر تم کو آنا پڑے گا

تو ان مولویوں کا علم ہے   شیطانی

عشاقانِ رسالت کا علم ہے   روحانی

دونوں برابر نہیں ہوسکتے

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط

(پ23 سورۃ الزمر آیت نمبر9)

کیونکہ

علم سکھاتا ہے   آداب رسالت

مولوی ہوتے ہیں   گستاخانِ رسالت

تو پھر یہ   عالم نہ ہوئے

صرف اور صرف   ملّاں ہوئے

اس لئے ملّاں اور عالم برابر نہیں

علم کے ساتھ ساتھ   عشق ضروری ہے

بغیر عشق کے علم ہے تو   رسول اللہ سے دوری ہے

؎ جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار ید اللٰہی

اسرار کھلنے کا نام ہے   علم

اور خود آگاہی کا نام ہے   عشق

علم وعشق کو ملاؤ   تو بلال حبشی بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ   تو صہیب رومی بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ   تو سلمان فارسی بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ   تو ابوذر غفاری بنتا ہے

ہاں ہاں   علم وعشق کو ملاؤ تو   سرکار لاثانی بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ تو   غوث جیلانی بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ تو   مجدد الف ثانی بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ تو   امام اہلسنّت بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ تو   امام خطابت بنتا ہے

علم وعشق کو ملاؤ تو   محدث اعظم بنتا ہے

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورحمہم اللہ تعالیٰ)

نرا علم ہو تو   شیطان بنتا ہے

اس لئے یہ برابر نہیں ہیں

اللہ، فرشتے اور علماء کرام

حضراتِ گرامی!

یہ علماء ربانیین ہی ہیں جن کے درجات اللہ بلند کرتا ہے

یہ علماء ربانیین ہی ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے

یہ علماء ربانیین ہی ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں

یہ علماء ربانیین ہی ہیں جن کی برابری نہیں ہو سکتی

اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ساتھ خصوصی طور پر توحید کا گواہ بنایا......اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (سورۂ آل عمران:18)

گواہی دی اللہ (تعالیٰ) نے کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی اور ملائکہ نے اور علم والوں نے وہی انصاف کا قائم فرمانے والا کوئی معبود نہیں اس عزت وحکمت والے کے سوا

توحید کی گواہی دینے والا خود آپ اللہ تعالیٰ

توحید کی گواہی دینے والے ملائکہ نوری

توحید کی گواہی دینے والے علماء کرام

کیا مقام ہے ان علماء کا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے ملائکہ کے ساتھ ساتھ علماء کرام کو رکھا تا کہ ان معاشرہ کے ٹھیکیداروں کو علماء کا مقام معلوم ہو جائے

ان لیڈروں کو علماء کا مقام معلوم ہو جائے

ان پنچوں کو علماء کا مقام معلوم ہو جائے

ان وکلاء کو علماء کا مقام معلوم ہو جائے

ان پروفیسروں کو علماء کا مقام معلوم ہو جائے

علماء کے خلاف ان نفرت کا زہر پھیلانے والوں کو علماء کا مقام معلوم ہو جائے

ان ڈگریاں حاصل کرنے والے جہلاء کو علماء کا مقام معلوم ہو جائے

کہ جہاں گواہی اللہ کی

وہاں گواہی ملائکہ کی

جہاں گواہی ملائکہ کی

وہاں گواہی علماء کی

اللہ تعالیٰ اور علماء کرام

بلکہ ایک مقام پر فرشتوں کو بھی درمیان سے ہٹا دیا اور فرمایا:

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ (پ13 سورۃ الرعد آیت نمبر 43)

اور کہتے ہیں منکر کہ آپ بھیجے ہوئے (رسول) نہیں ہو فرما دیجئے اللہ کافی ہے گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا

اے حبیب علیک السلام یہ کافر بے ایمان آپ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں اور گواہی نہیں دیتے تو نہ دیں آپ کو ان کی گواہیوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ان سے کہہ دیجئے

میری رسالت کی گواہی کے لئے اللہ کافی ہے

میری رسالت کی گواہی کے لئے کتاب کے علماء کافی ہیں

یہاں شہادتِ رسالت میں اپنے اور علماء کے درمیان سے ملائکہ کو بھی ہٹا دیا اور بالخصوص اپنے ساتھ علماء ربانیین کا ذکر فرمایا

یہ کوئی قصہ نہیں

یہ کوئی کہانی نہیں

یہ کوئی ڈائجسٹ نہیں

یہ کوئی ناول نہیں

انگریزی پڑھ کر علماء کی مخالفت کرنے والے جاہلو

قرآن سے پوچھو تو عالم وہ ہے جس کو کتاب کا علم ہے۔

مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۔

کتاب کا عالم اور تختِ بلقیس

حضراتِ گرامی!

یہ منہ ٹیڑھا کر کے انگریزی بولنے والے اپنے علم سے مکھی نہیں ہلا سکتے

اور علماء ربانیین میں سے حضرت آصف بن برخیا علیہ الرحمۃ نے کتاب کے علم سے تختِ بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو پیش کر دیا

جس تخت کو آنکھ جھپکنے سے قبل حاضر کرنے سے جن قاصر رہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ (پ19 سورۃ النمل آیت نمبر 40)

بولا وہ جس کے پاس کتاب کا علم تھا (وہ تخت) آپ کے پاس آنکھ جھپکنے سے پہلے لے آتا ہوں

یہ کہہ کر وہ وہاں سے غائب بھی نہیں ہوئے اور سلیمان علیہ السلام نے جب آنکھ جھپک کر دیکھا تو وہ تخت ان کے سامنے موجود تھا ارشاد ربانی ہے کہ

فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ

(پ19 سورۃ النمل آیت نمبر 40)

پھر جب دیکھا اس کو اس (سلیمان علیہ السلام) نے تو ان کے سامنے وہ (تختِ بلقیس) موجود تھا بولا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

عالم عامل ہے ولیٔ کامل

گرامی قدر سامعین!

یہ ہے علماء و عاملین کی نشانی کہ وہ عاجزی سے یوں کہا کرتے ہیں

میں نے تو کچھ نہ کیا بلکہ "هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ" یہ میرے ربّ کے فضل سے ہے

عاجزی بھی — حقیقت بیانی بھی

اپنے آپ کو چھپانا بھی — اللہ کی عظمت کا ترانہ بھی

لوگ کہا کرتے ہیں کہ آصف بن برخیا کے پاس اسم اعظم کا عمل تھا

میں کہتا ہوں یہ ایک قول ہے اگرچہ ہم اسے بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن یہ نص نہیں ہیں اور جو میں نے اپنے دعویٰ پر پیش کی ہے وہ نص ہے کہ

مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ

تو ہمارا دعویٰ مکمل ثابت ہو گیا کہ

کتاب کے علم سے وہ ہو گئے — عالم

اسم اعظم کے وہ ہو گئے — عامل

تو عالم عامل کی ہی تو میں بات کر رہا تھا جو اپنے عمل کو علم کے سامنے موم کی طرح پگھلا کر رکھ دے وہی تو عالم ہے حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ

چوں شمع از پئے علم باید گداخت

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

شمع کی طرح علم حاصل کرنے کے لئے پگھل جانا چاہیے کیونکہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا

تو جس نے علم کے تابع کیا وہ ہے — عالم عامل

اور جو عالم عامل ہے وہ ہی ہے — ولیٔ کامل

علم لدنی

حضراتِ گرامی!

اس قدر بیان سے معلوم ہوا کہ جو عالم دین اپنے علم پر عمل کرے گا وہ دراصل ولی اللہ ہوگا......اور ثابت ہوا کہ تمام اولیاء کاملین علماء دین ہوئے ہیں کوئی ولی ایسا نہ ہوا کہ جو عالم نہ ہوا اگر بظاہر وہ کسی استاد یا شیخ سے مستفیض نہ ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے

علم لدنی سے سرفراز فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ایک ولی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (پ 15 سورۃ الکہف آیت نمبر 65)

اور سکھایا ہم نے اس (خضر علیہ السلام) کو اپنے پاس سے علم

یہ حضرت سیّدنا خضر علیہ السلام تھے جن کی باتیں حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بظاہر نہ سمجھ سکے اور آپ نے بعد میں اس علم لدنی کا اظہار فرماتے ہوئے وہ تمام مخفی باتیں آپ پر ظاہر کیں

تو پتہ چلا کہ کوئی ولی ایسا نہیں جو عالم نہ ہو

حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

؎ باجھ علم جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو

اس لئے کہ

فقیری تو معرفتِ خداوندی کا نام ہے

اور معرفت بغیر علم کے ہو نہیں سکتی

فقیر بغیر معرفت نہیں ہوتا

معرفت بغیر علم کے نہیں ہوتی

تو ثابت ہوا کہ فقیر عالم ہوتا ہے

اگرچہ ظاہری نہ ہو تو اس کے پاس علم لدنی ہوتا ہے جو خاص عطیۂ پروردگار ہے

؎ اوہنوں کسے توں پڑھن دی لوڑ کہوی، جنہوں اپنا علم پڑھا دیویں

قلبی روحی سرّی سب اَسرار کھلّن، جدوں ساقیا جام پلا دیویں

علماء کے درجات کی بلندی

گرامی قدر سامعین! عرض کر رہا تھا کہ

رَفَعَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

(پ 28 سورۃ المجادلہ آیت نمبر 11)

بلند فرمائے اللہ تعالیٰ نے درجات صاحبان ایمان و علم کے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

''علماء کے درجات ایمان داروں کے اوپر سات سو درجے ہوں گے کہ دو درجوں کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ ہوگی''

(احیاء العلوم جلد اوّل ص 15)

سب سے پہلے مفسر قرآن ارشاد فرما رہے ہیں کہ

عام مؤمن سے عالم کا درجہ سات سو گنا زیادہ

اور ہر دو درجہ کی مسافت ہے پانچ سو برس

اب آپ خود اندازہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ عالم عامل کا درجہ کس قدر بلند فرماتا ہے

علماء کے لئے ہر چیز کی دُعا

حضرات محترم! نبی اکرم، نور مجسم، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زمین و آسمان میں جو چیز ہے عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہے''

(احیاء العلوم جلد اوّل ص 16)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پ 28 سورۃ الحشر آیت نمبر 24)

اس کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے

کیا شان ہے ان علماء کا

کیا مقام ہے ان علماء کا

جو کچھ زمین و آسمانوں میں ہے رب کی تسبیح بیان کرتا ہے

اور وہی کچھ جو زمین و آسمان میں ہے علماء کیلئے دعاء مغفرت کرتا ہے

اس سے بڑھ کر کون سا منصب ہوگا جس منصب والے کے لئے آسمانوں اور زمین کے فرشتے مغفرت چاہنے میں مشغول رہیں

یہ تو عالم دُنیا میں ہے آیئے عالم آخرت کی بات سنیں

علم کی سیاہی اور شہید کا خون

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن علماء (کے قلموں کی) سیاہی شہداء کے خون کے ساتھ تولی جائے گی'' (احیاء العلوم جلد اوّل ص 17)

شہید جو بحکم قرآن — زندہ ہیں

شہید جو بحکم حدیث — اتنے معزز ہیں کہ ان کی سواریوں کی لید بھی نیکیوں میں تلے گی

تو ان کا خون کتنا معزز ہو گا؟

جو خون اللہ تعالیٰ کے رستے میں بہہ گیا وہ کتنا مکرم ہو گا؟

جس خون کے بہہ جانے کے عوض شہید دیدار جمالِ الٰہی پا لیتا ہے وہ کتنا محترم ہو گا؟

تو پھر جو سیاہی اس خون کے ساتھ تلے گی وہ کتنی معظم ہو گی؟

اور اس سیاہی کے علم کا جو عالم ہو گا اس کی عظمت و شان کیا ہو گی؟

فضیلتِ عالم عابد پر

گرامی قدر سامعین! نبی محترم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنٰى رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِي

(طبرانی اوسط)

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت میرے صحابہ سے ادنیٰ آدمی پر

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ

كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ (ترمذی عن ابی امامہ و ابن ماجہ)

جیسے چودھویں کے چاند کی سارے ستاروں پر

ایک ایمان افروز حکایت

حضراتِ گرامی بزرگوں نے حکایت بیان کی ہے کہ

ایک دن شیطان نے مجلس لگائی اور سب سے پوچھنے لگا کہ کس کس نے کیا کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے کسی نے کہا: میں نے یہ کام کیا کسی نے کوئی کارنامہ پیش کیا

آخر میں ایک شتونگڑے نے کہا کہ میں نے ایک عالم کو بہکایا......شیطان بڑا خوش ہوا اور اس کو اپنے سینہ سے لگا لیا

کسی نے کہا کہ اتنے اتنے عظیم کارناموں پر آپ خوش نہ ہوئے اور ایک چھوٹے سے کام سے آپ خوش ہو گئے؟

شیطان نے کہا: یہ چھوٹا کارنامہ نہیں بلکہ سب سے بڑا کارنامہ ہے

اس نے کہا کیوں؟

شیطان نے کہا کہ جس کے پاس علم ہے وہ بہکتا نہیں......اگر تم کہتے ہو تو میں تمہیں اس کا مشاہدہ کروا دیتا ہوں

شیطان نے اسے ساتھ لیا اور ایک راستے پر ایک نمازی کو مسجد میں جاتے ہوئے روک لیا اور اس سے پوچھا

یہ ایک چھوٹی سی شیشی ہے

کیا اللہ تعالیٰ اس میں کائنات کو ڈال سکتا ہے؟

اس نمازی نے پہلے تو اس ملعون کا حلیہ دیکھا

ماتھے پہ محراب

لمبی داڑھی

سر پہ دستار

ہاتھوں میں تسبیح

تو کہنے لگا بابا جی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

شیطان نے اس شتونگڑے سے کہا دیکھو کتنی آسانی سے میں نے اس شخص کا ایمان ضائع کر دیا حالانکہ یہ مسجد میں عبادت کرنے جا رہا تھا

پھر وہاں سے نکلا ایک اور راستہ پر ایک عالم دین کو روک کر وہی شیشی دکھائی اور وہی سوال دہرایا تو عالم دین نے کہا:

اے منکر خدا! تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو نہیں سمجھتا تو شیشی کی بات کرتا ہے اور میں تجھے بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ربّ قادر ہے اگر چاہے تو سوئی کے ناکہ سے ساری کائنات کو گزار سکتا ہے شیطان نے اپنے اس شتونگڑے کو مخاطب کیا اور کہا

دیکھا تم نے کہ اس عابد کو میں نے ایک لمحے میں بے ایمان کر دیا تھا اور اس عالم دین پر میرا وہی داؤ نہیں چل سکا اور میں اس کو اس لیے نہیں بہکا سکا کہ اس کو علم تھا اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

شیطان سے گیا گذرا یہ معاشرہ

میں حیران ہوں کہ

شیطان راندۂ درگا ہو کر

سب سے بڑا لعین ہو کر

عظمت علماء کرام کو سمجھتا ہے

مگر ہمارا معاشرہ اس لعین سے بھی گزر گیا کہ ہر وقت علماء کی توہین کے بہانے تلاش کرتا رہتا ہے اور بہانہ بہانہ سے اس فعل شنیع کا مرتکب ہوتا ہے

مولانا رومی علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

ہزار عابد سے افضل

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

ایک عالم ایک ہزار عابد پر فضیلت رکھتا ہے۔ (احیاء العلوم جلد اوّل ص 17)

غالباً یہ بھی ایک حدیث مبارکہ کا ہی مفہوم ہے کہ

''ایک شب شیطان ساری رات مسجد کے دروازے پر کھڑا رہا بوقت تہجد جب نمازی مسجد کی طرف آئے تو کسی نے دیکھ کر پوچھا کہ تُو مسجد کے دروازے پر کھڑا ہے تو کیوں؟

جواب دیا! ساری رات کھڑا رہا ہوں کہ مسجد میں ایک آدمی عبادت کر رہا ہے اسے بہکا دوں مگر ایسا نہیں کر سکا

پوچھا گیا کیوں نہیں کر سکا؟

شیطان نے کہا کہ اس عابد کے پاس ایک عالم دین سویا ہوا ہے جس کی وجہ سے میں اس کے پاس نہ جا سکا کہ اگر اسے بہکاؤں گا تو وہ عالم اسے بہکنے سے بچا لے گا

حکماء نے فرمایا کہ

ایک عابد ساری رات نوافل ادا کرتا رہے اور عالم سویا رہے اور صرف ایک مسئلہ کا قرآن وحدیث سے استنباط کر لے تو اس عابد کی عبادت سے بہتر وافضل ہے

نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ

(مسلم شریف)

طالب علم کے فضائل

گرامی حضرات!

عالم کی تو بڑی شان ہے یہ طلباء کے لئے فرمایا گیا ہے اور پھر طالب علم کے لئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

فرشتے طالب علم کے کام سے خوش ہو کر اپنے بازو اس کے لئے بچھاتے

ہیں (احیاء العلوم جلد نمبر 1 ص 20)

ارشادِ نبوی ہے کہ

اگر تو جا کر کوئی علم کا باب سیکھے تو تیرے لئے سو رکعت نفل پڑھنے سے یہ بہتر ہے (احیاء العلوم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے علم سیکھتا ہے تو اس کا اور انبیاء کا درجہ جنت میں ایک ہوگا (احیاء)

میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ (احیاء العلوم جلد اول ص 20)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

اور پھر میرے آقا باوجود اللہ کے بعد سب سے زیادہ عالم ہونے کے اپنی مبارک دعا میں یہ الفاظ بارگاہِ الٰہی میں ضرور عرض کرتے کہ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

میرے رب میرے علم کو زیادہ فرما دے۔

غور کیجئے طالب علم کی فضیلت پر کہ حضور علیہ السلام خود ہر لحہ علم طلب فرما رہے ہیں

طالب علم! جس کے لئے فرشتے بازو پھیلائیں

طالب علم! جس کا علم سیکھنا سو رکعت نفل ادا کرنے سے افضل

طالب علم! جو جنت میں انبیاء کے درجہ میں ہوگا

طالب علم! جو طلب علم میں چلتا ہے تو جنت کی راہ پر چلتا ہے

طالب علم! جس طلب علم کے لئے حضور علیہ السلام خود دعا فرماتے رہیں

اس پھٹے پرانے کپڑوں والے پردیسی' مسافر' ماں باپ سے دور' بے کس و مجبور طالب علم کی شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟

اس کی ان عظمتوں کا علم میدان محشر میں ہوگا جب تمام اہل محشر اس کے والدین کو نورانی تاجوں کے ساتھ نور کی سواریوں پر ملاحظہ کریں گے

آیئے! مدنی علوم حاصل کریں

حضراتِ گرامی

یہ سب فضائل

یہ سب کمالات

یہ تمام خوبیاں دین کے علم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں

جس سے ہم اور ہمارا معاشرہ کوسوں دور رہنا پسند کرتا ہے

اور اس علم کو ترجیح دیتا ہے جو امریکہ' فرانس' لندن لے جائے

کبھی سوچیں کہ

مدینے والے علوم بہتر ہیں یا امریکہ' فرانس اور لندن والے؟

اگر دل میں آقا علیہ السلام کی محبت کا ذرّہ بھی موجود ہوا تو جواب یہی ہوگا کہ

''مدینے والے بہتر ہیں''

تو آیئے پھر آج سے مدنی علوم حاصل کرنے کا عہد کیجئے

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○

تیسرا خطبہ (ماہ شوال)

فضائل جمعۃ المبارک

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ ○ سَیِّدِنَا وَ
مَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ ○
اَمَّابَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○
بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ
فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللهِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ
کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ○ صَدَقَ اللهُ الۡعَظِیۡمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَاسَیِّدِیۡ یَا حَبِیۡبَ اللهِ

جمعۃ المبارک کی اہمیت

واجب الاحترام سامعین کرام! آج کے خطبۂ جمعۃ المبارک میں انشاء اللہ

العزیز جمعۃ المبارک کے فضائل و مسائل عرض کئے جائیں گے اس لئے کہ آج کل لوگ جمعۃ المبارک کی اہمیت سے بالکل غافل ہوگئے ہیں اور بالکل وہی نقشہ سامنے آچکا ہے جو جہلاء عرب کا تھا اور جسے ملاحظہ فرماتے ہوئے پروردگار عالم نے سورۂ جمعہ نازل فرمائی تھی بعض لوگ تو دیر سے مسجد میں آتے ہیں اور بعض جمعہ کے ٹائم پر بھی آنا گوارا نہیں کرتے اور کئی لوگ دو فرض پڑھ کر یوں بھاگتے ہیں گویا کہ پھر کبھی مسجد میں ہی نہیں آئیں گے

تیس برس کا مشاہدہ

حضرات گرامی! فقیر عرصہ 30 سال سے مختلف مقامات پر خطبہ جمعہ عرض کر رہا ہے اور مشاہدہ یہ ہے کہ جو امیر روپے پیسے والے لوگ ہوتے ہیں اکثر ان کو یہ خدا کی مار ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں مسجد میں جو وقت گزرے گا ضائع ہو جائے گا مولوی صاحب کی تقریر سنیں گے تو ہارٹ اٹیک ہی ہو جائے گا وہ لوگ تقریباً خطبہ عربی کے دوران آتے ہیں اور سلام پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں

اگر کہیں ایک منٹ تقریر زیادہ ہوگئی تو ان کو بخار ہو جاتا ہے اور وہ اسی وقت کھڑے ہو کر مولانا صاحب پر بخار اتارنے لگتے ہیں اور ایسے لوگ جب کسی بے ہودہ پروگرام میں ہوتے ہیں تو انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا

رہی سہی کسر ہمارے جمعہ بازاروں کی لعنت نے نکال دی ہے کہ یہ بازار لگانے اور اس میں خرید و فروخت کرنے والے جمعہ کی نماز ادا ہی نہیں کرتے اِلَّا مَا شَآءَ اللهُ۔

؎ یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ائمہ، خطباء اور مساجد کمیٹیاں

حضرات گرامی! اگر ان حضرات کی توجہ اس دن کی اہمیت پر مبذول کرانے کے لئے کچھ عرض کر دیا جائے تو یہ لوگ اپنی انانیت کا مسئلہ بنا لیتے ہیں اور مسجد کی

انتظامیہ سے کہتے ہیں کہ مولوی کو نکال دو تو ہم مسجد سے تعاون کریں گے انتظامیہ چند ٹکوں اور محلہ داری کی خاطر ایک اچھے بھلے خطیب سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے پھر ساری عمر مسجد کے در و دیوار اپنی بے رونقی پر ان سب کو کوستے رہتے ہیں مگر ان ڈھیٹ قسم کے لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مسجد کی انتظامیہ سمجھتی ہے کہ ہم پورے ملک کے حکمران ہیں اور سیاہ وسفید جو کریں کر سکتے ہیں اکثر مساجد میں ائمہ وخطباء کو انتظامیہ اپنا ذاتی ملازم تصور کرتی ہے اور اگر ان کی مرضی کے خلاف کچھ ہو جائے تو نازیبا الزام لگا کر مسجد سے نکل دیتی ہے اور یہ کام بڑے بوڑھے سفید داڑھیوں والے کرتے ہیں جن کی ٹانگیں قبروں میں ہیں مگر اللہ سے نہیں ڈرتے فیصل آباد کی ایک بڑی سٹینڈرڈ کی کالونی جس کے نام کی ابتداء اس لفظ سے ہوتی ہے جو عربی میں موجود ہی نہیں اور انگریز کا وضع کردہ ہے' کی مسجد سلطانیہ سے میرے سامنے دو حفاظ کرام کو ان سفید داڑھیوں والی انتظامیہ نے بلا وجہ نازیبا الزام لگا کر نکالا لوگ احتجاج کرتے رہے مگر بے سود

جب جمعہ کی اذان ہو جائے

حضراتِ گرامی! میں نے سورۃ جمعہ کی آیت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَـٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ (پ28 سورۃ الجمعہ آیت نمبر9)

اے ایمان والو! جب (جمعہ کی نماز کے لئے) اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ یعنی کہ جمعہ کے دن جمعہ کی اذان دی جائے تو تم مسجد میں آؤ اور ہر کام چھوڑ دو حتیٰ کہ فرمایا وَذَرُوا الْبَيْعَ

تجارت کو چھوڑ دو

وہ کاروبار جس پر تمہاری اور تمہارے اہل وعیال کی زیست کا انحصار ہے جمعہ کی اذان ہوتے ہی چھوڑ دو اور مسجد میں آجاؤ اور تمہارا یہ مسجد میں آنا' بیع شراء کو چھوڑنا......فرمایا

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o (پ28 سورۃ الجمعہ آیت نمبر9)

یہ سب کچھ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو تو
اگر تمہیں علم وشعور ہے تو یہ تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے

کس کی بات مانی جائے

حضراتِ محترم!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جمعہ کی اذان کے بعد یہ بیع شراء سب چھوڑ کر مسجد میں آنا تمہارے لئے بہتر ہے مگر

چودھری صاحب
ملک صاحب
رانا صاحب

اور معاشرہ کے تمام صاحب ثروت وعزت لوگ کہتے ہیں نہیں
عین تکبیر اولیٰ کے وقت گھر سے نکلنا بہتر ہے
اب اللہ تعالیٰ کا فرمان مانا جائے یا ان لوگوں کا ارشاد

مسئلہ معلوم ہو تو عمل کرو

حضراتِ محترم!

اللہ تعالیٰ ایک حکم فرماتا ہے تو اس کو تسلیم کرنا مسلمان پر واجب ہے یا مستحب ہے کیونکہ اَلْاَمْرُ لِلْوُجُوْبِ اَوْلِلْاِسْتِحْبَابِ امر یا وجوب کے لئے ہوتا ہے یا استحباب کے لئے' اللہ کریم نے فرمایا:

نماز پڑھو نماز فرض

روزہ رکھو	رمضان کا روزہ فرض
صاحب استطاعت حج کرو	عمر میں ایک مرتبہ حج فرض
زکوٰۃ ادا کرو	ہر سال زکوٰۃ واجب

ایمان کا تقاضا ہے کہ معبودِ حقیقی کا فرمان ہے سرِ تسلیم خم کردو
جو شخص انکار کرے اور پھر اس پر اصرار کرے تو دائرہ اِسلام سے خارج ہو جائے گا

اسی طرح اللہ فرماتا ہے
جب جمعہ کی اذان ہو جائے
بیع چھوڑ دو اور اللہ کے ذکر (مساجد) کی طرف سعی کرو
اب جو شخص قولاً یا فعلاً اس کا انکار کرے
اس کو سمجھایا جائے تو اس انکار پر اصرار کرے
مسئلہ معلوم ہونے کے باوجود اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اُڑا رہے
تو یا تو وہ تکبر وغرور میں مبتلا ہے
یا وہ دین پر چلنا نہیں چاہتا
دونوں صورتوں میں وہ منکر قرآن وسنت ہے
اگر اِسلامی حکومت ہو تو اس کو اسلامی اصول کے مطابق سزا دی جائے گی

جب نمازِ جمعہ ادا کر چکو تو

گرامی حضرات!

اذان جمعہ کے بعد	کاروبار حرام
اذان جمعہ کے بعد	منڈی مارکیٹ میں جانا حرام

تاوقتیکہ نماز ادا نہ کر لی جائے
اور جب نماز ادا ہو جائے تو ارشاد فرمایا

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (پ 28 سورۃ الجمعہ آیت نمبر 10)

پھر جب نماز پوری ہو جائے تو پھیل جاؤ تم زمین میں اور ڈھونڈھو اللہ کے فضل سے اور اللہ کو زیادہ یاد کرو تا کہ تم فلاح پاتے رہو۔

مفسرین کرام نے فرمایا: آیت کریمہ میں فضل اللہ سے مراد رزق ہے تو فرمایا:
نماز تمام ہو گئی

اب کاروبار بھی	جائز
اب رزق کی تلاش بھی	جائز

مگر یاد رکھنا اللہ کا ذکر پھر بھی کرتے ہی رہنا

ہم اس کے برعکس کرتے ہیں

یہ ہے حکم باری تعالیٰ کہ
اذان ہو تو مسجد میں آؤ اور کاروبار چھوڑ دو
مگر ہم اس کے برعکس
اذان ہوتی ہے تو گھر دوڑتے ہیں
اذان ہوتی ہے تو منڈی اور کاروبار کی طرف دوڑتے ہیں
حکم یہ ہے کہ
نماز پوری ہو تو رزق تلاش کرو، کاروبار میں لگ جاؤ
اس کے برعکس نماز کے بعد ہی تو ہم نے چھٹی منائی ہوتی ہے اس لئے اب دُکان نہیں کھلے گی اور اب کاروبار نہیں ہوگا

تم فلاح پاتے رہو گے

ایمان داری سے بتائیے
کیا ہماری فلاح تعمیل ارشاد ربانی میں ہے یا اپنی مرضی میں؟

کیا ہماری بھلائی اپنے معبود کا حکم تسلیم کرنے میں ہے یا اپنے نفس کا؟

یقیناً ہماری فلاح دارین تعمیل ارشادِ ربانی میں ہے

یقیناً ہماری بھلائی اپنے معبودِ حقیقی کا حکم ماننے میں ہے

تو وہ خود فرما رہا ہے کہ اگر

تم اذانِ جمعہ ہوتے ہی مسجد میں آگئے

تم نے اذانِ جمعہ ہوتے ہی کاروبار بند کر دیا

اور نمازِ جمعہ کے بعد زمین میں پھیل گئے اور رزق تلاش کرنے لگے

اور تلاشِ رزق میں کثیر کثیر ذکر اللہ بھی کرتے رہے تو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥

تم فلاح پا جاؤ گے

ہماری عجیب منطق ہے

ہماری منطق عجیب ہے

جو خالق و مالک نے فلاح کا راستہ دیا اس پر ہم چلتے نہیں اور فلاح تلاش کر رہے ہیں پھر ہم کہتے پھرتے ہیں

مولانا صاحب! تعویذ دیجئے تا کہ رزق وسیع ہو جائے

پیر صاحب! وظیفہ بتایئے کاروبار ٹھیک ٹھاک ہو جائے

تعمیل ارشادِ معبودِ حقیقی کیجئے

حضرات! میں عرض کرتا ہوں

اپنے خالق و مالک کے دیئے گئے تعویذ کو اپنایئے

اپنے معبودِ حقیقی کے دیئے گئے وظیفہ کو اپنایئے

میرا دعویٰ ہے......ان احکامات کے مطابق

مسلسل جمعۃ المبارک کا اہتمام کرو

رزق وسیع ہو جائے گا

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوا کرتا ہے

• جب اس نے حکم فرما دیا کہ

اذان ہوتے ہی مسجد میں تم آجاؤ

نماز جمعہ ادا کر کے رزق کی تلاش میں پھیل جاؤ اور ذکر اللہ کثرت سے کرو

تُفْلِحُوْنَ تم فلاح پاتے رہو گے

یوم جمعہ کی اہمیت

کیا تم جانتے نہیں یہ کتنا اہم دن ہے

احادیث کی کتب اُٹھائیں

ابواب جمعہ کو پڑھیں

میرے آقا علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ کو غور سے مطالعہ کریں

بخاری و مسلم شریف میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"ہم پچھلے ہیں یعنی دُنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوا اس کے نہیں کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی کہ یہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں یہود نے دوسرے دن کو مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو"

مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائے۔

(مشکوٰۃ شریف ص 119)

ہمارا عمل یہود و نصاریٰ کے مشابہ ہے

حضرات گرامی! اس ارشادِ مصطفویہ کو بار بار پڑھیں اور پھر اپنے عمل کو دیکھیں کہ کیا ہمارا عمل یہودی و نصاریٰ کے مشابہ تو نہیں ہے؟

سرکار علیہ السلام فرماتے ہیں جمعہ کا دن ان کو دیا گیا کہ وہ اس کی تعظیم کریں وہ اس کے خلاف ہو گئے یعنی انہوں نے ان دن کی اہمیت کو نہ سمجھا اور اس کی تعظیم نہ کی

تو جب یہ دن ہمیں عطا فرما دیا گیا ہے تو ہم اس کی تعظیم کرتے ہیں؟

ہم نے شادی بیاہ کرنا ہے تو جمعہ کو

ہم نے کسی تقریب کا اہتمام کرنا ہے تو جمعہ کو

اور اگر کوئی تقریب نہیں ہے تو ہم نے مکمل آرام کرنا ہے تو جمعہ کو

چاہے خطبہ و نماز جمعہ بھی ہمارے آرام کی نظر ہو جائے مگر یہ ہو گا جمعہ کو

افسوس صد افسوس کہ ہم نے یہود و نصاریٰ کی راہ اپنا لی ہے علامہ اقبال کہتے ہیں کہ

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

قیامت جمعہ کو قائم ہوگی

حضراتِ محترم! تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جسے مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ

''بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے

اسی میں سیّدنا آدم علیہ السلام پیدا ہوئے

اسی میں جنت سے داخل کئے گئے

اور اسی میں جنت سے اُترنے کا حکم انہیں ہوا

اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی'' (مشکوٰۃ شریف ص 119)

یہ ہے وہ دن جسے ہم تقریبات اور آرام کی نذر کر دیتے ہیں کہ قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی

سب دنوں کا سردار دن جمعہ ہے

گرامی حضرات! نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

اسی میں زمین پر انہیں اتارا

اسی میں انہیں وفات دی

اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے

اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی کوئی فرشتہ مقرب اور آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو (مشکوٰۃ شریف ص 20)

قبولیت کی ساعت

بخاری و مسلم میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے عطا فرمائے گا''

اور مسلم کی یہ روایت بھی ہے کہ فرمایا:

''وہ وقت بہت تھوڑا ہے'' رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے؟ اس میں روایات بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں

ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے اس حدیث کو مسلمؒ ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی آخری ساعت ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص120)

یہ ساعت ہر جمعہ میں ہے

امام مالک اور ابو داؤد ترمذی اور نسائی اور احمد سیّدنا ابو ہریرہ ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ

''میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا انہوں نے توریت کی روایات مجھے سنائیں اور میں نے ان سے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات بیان کئے ان میں سے ایک حدیث یہ بھی تھی کہ حبیب خدا شفیع یوم جزا صلی اللہ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی میں انہیں اُترنے کا حکم ہوا اسی میں اُن کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں اُن کا انتقال ہوا اسی میں قیامت قائم گی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شی کا سوال کرے وہ اسے دے گا''۔

کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے' میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے' کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارہ میں جو حدیث پاک بیان کی تھی اس کا ذکر کیا

اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے حضرت عبداللہ ابن سلام نے فرمایا کہ کعب نے غلط کہا ہے' میں نے کہا پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کعب نے سچ کہا پھر سیّدنا عبداللہ ابن سلام نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے یہ کونسی ساعت ہے؟ میں نے کہا: مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو فرمایا کہ جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا کہ پچھلی ساعت کیسے ہوسکتی ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اُسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں سیّدنا عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے کہا وہ یہی ہے نماز پڑھنے سے نماز تک کا انتظار مراد ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص119)

جمعہ کا دن

گرامی حضرات! احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا

جو دن ہمیں تعظیم کے لئے دیا گیا وہ ہے — جمعہ کا دن

جو دن سب دنوں کا سردار ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جو دن سب دنوں سے بہتر ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن سیّدنا آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن سیّدنا آدم علیہ السلام جنت میں داخل کئے گئے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن سیّدنا آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا گیا وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی وہ ہے — جمعہ کا دن

جو دن عظمت میں عید الفطر سے بھی بڑا ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جو دن عظمت میں عیدالاضحیٰ سے بھی بڑا ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن میں قبولیت کی ساعت موجود ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن ہر فرشتہ مقرب ڈرتا ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن زمین و آسمان پہاڑ ہوا ڈرتے ہیں وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن میں قیامت قائم ہوگی وہ ہے — جمعہ کا دن

جو مسلمان جمعہ کو مر جائے

اور سنیے میرے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

جو مؤمن مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مرے گا اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچا لے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص 121)

دوہری عید

اور سنیے ترمذی شریف میں حضرت سیّدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی کہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (پ6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 3)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو پسند فرمایا:

ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا

”یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے“

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

”یہ آیت دو عیدوں کے درمیان اُتری جمعہ اور عرفہ کے دن“

یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کے لئے عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذوالحجہ

(مشکوٰۃ شریف ص 121)

جمعہ کو ہر مسلمان کو بخش دیا جاتا ہے

گرامی حضرات اور سنئے! کہ جمعہ کا دن یوم بخشش ہے حدیث پاک میں ہے

لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ اَحَدًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا غُفِرَ (جامع الصغیر جلد نمبر 6 ص 443)

اللہ تعالیٰ (غفور الرحیم) جمعہ کے دن کسی ایک (مسلمان) کو نہیں چھوڑتا مگر اس کی بخشش کی جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ

جس دن مرنے سے فتنۂ عذاب سے مسلمان محفوظ رہتا ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن دوہری عید منائی گئی اور تکمیل دین ہوئی اتمام نعمت ہوا وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن ہر مسلمان کو بخش دیا جاتا ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

یوم جمعہ کو کثرت سے درود پاک پڑھو

اور سماعت کیجئے میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

(ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص 121)

جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

پتہ چلا کہ

جس دن کثرت سے درود پڑھنے کا حکم ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

جس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں وہ ہیں — جمعہ کا دن

جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھو

میرے کریم نبی علیہ السلام نے فرمایا:

”جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے دونوں جمعوں کے

درمیان نور روشن ہوگا‘‘۔(سنن نسائی و بیہقی)

جس دن سورۂ کہف پڑھنے سے نور پیدا ہو وہ دن ہے — جمعہ کا دن

ہم نے ہر کام کے لئے جمعہ ہی منتخب کیا

گرامی قدر حضرات! اس کے باوجود بھی

ہم جس دن تقریبات کرتے کراتے ہیں وہ ہے — جمعہ کا دن

ہم جس دن آرام کرتے کراتے ہیں وہ ہے — جمعہ کا دن

ہم جس دن جمعہ بازار لگاتے ہیں وہ ہے — جمعہ کا دن

ہم جس دن بیگم کو گھماتے پھرتے ہیں وہ ہے — جمعہ کا دن

ہم نے جو دن فلم دیکھنے کے لئے منتخب کیا ہے وہ ہے — جمعہ کا دن

تو آخر ہم کس چیز کے مسلمان ہیں؟

؎ زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

پھر ذرا قرآن کا مطالعہ کیجئے

حضراتِ محترم! آیئے پھر ذرا قرآن کا مطالعہ کیجئے

یہ میرے آقا علیہ السلام خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں

ادھر کسی نے آواز دی کہ نیا مال آگیا ہے منڈی میں آجاؤ

کثرت سے لوگ اُٹھے اور حضور کو خطبہ میں چھوڑ کر چلے گئے صرف بارہ آدمی رہ گئے قرآن بولا

جبرائیل آئے اور حکم رحمانی لائے.....فرمایا:

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ا نْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا

(پ 28 سورۃ الجمعہ آیت نمبر 11)

اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا

اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے۔

محبوب! مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ

میرا محبوب جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور اسے اس طرح سے خطبہ دیتے ہوئے چھوڑ کر یہ تجارت کرنے لگیں

بیع وشراء میں مصروف ہو جائیں

منڈی مارکیٹ میں چلے جائیں

کوئی کھیل یا تماشہ دیکھنے لگیں

پیارے حبیب! ان سے کہہ دیجئے اور میرا یہ فیصلہ سنا دیجئے کہ

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

(پ 28 سورۃ الجمعہ آیت نمبر 11)

فرما دیجئے جو کچھ اللہ کے پاس ہے تجارت اور کھیل سے بہتر ہے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

روزی تجارت سے نہیں ملے گی یہ تو اس کا سبب ہے

روزی تو میرے پاس ہے

بلکہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ ہر چیز سے بہتر ہے

لہٰذا تم میرے محبوب کو خطبہ میں چھوڑ کر تجارت کی طرف نہ جاؤ

تم میرے محبوب کو خطبہ میں چھوڑ کر منڈی مارکیٹ اور روزی کی طرف نہ نکلو

بلکہ اس پیارے کی باتیں سنو

اس کا خطبہ سنو۔

میں تمہیں بہتر روزی عطا کروں گا

عربی خطبے دو فرائض کے قائم مقام ہیں

حضرات گرامی! یہ خطبہ جو دو مرتبہ عربی میں پڑھا جاتا ہے یہ دو فرضوں کے

قائم مقام ہے اور دو فرض جمعہ کے چار فرض ظہر کے بالمقابل رکھے گئے ہیں جو یہ خطبے نہیں سنتا اس کی نمازِ جمعہ کامل نہیں ہوتی

مگر ہمارے سیٹھ صاحب ہیں — چلے آرہے ہیں خطبہ کے بعد

ہمارے چودھری صاحب ہیں — چلے آرہے ہیں خطبہ کے بعد

ہمارے تاجر صاحب ہیں — چلے آرہے ہیں خطبہ کے بعد

یہ کیا نمازِ جمعہ ادا ہورہی ہے یا ایک رسم پوری کی جارہی ہے؟

صرف یہ سوچا جارہا ہے کہ لوگ کہیں گے سیٹھ صاحب، چودھری صاحب، تاجر صاحب جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے

اس لئے چلو نماز میں شامل ہو جاتے ہیں

لبھے واہ اوہ دلبرا داسطہ ای

ہم نے کون سا رب کو راضی کرنا ہے

ہم نے کون سا فرض پورا کرنا ہے

ہم نے قرض اتارنا ہے اور قوم کو دکھانا ہے

جتھے گئیاں بیڑیاں اوتھے گئے ملاح

ادھر یہ مسلمانوں کی چہیتی ٹیم ہے

کرکٹ کا میچ ہورہا ہے

ان کو لنچ کا تو فکر ہے اس کے لئے وقت نکل آتا ہے

جمعہ کا فکر نہیں اس کیلئے وقت نہیں نکلتا

تو جب کھیل جمعہ کے لئے بند نہیں ہوتا

تو شائقین کب بند ہوتے ہیں

جتھے گئیاں بیڑیاں اوتھے گئے ملاح -

نہ جمعہ کی نماز ٹیم نے پڑھی نہ ان کے شائقین نے پڑھی

کھیل کود میں جمعہ ضائع.....قرآن پڑھ

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ

فرما دیجئے محبوب! جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے اس کھیل سے بہتر ہے۔

اس کرکٹ سے بہتر ہے

خدارا قرآن کی آواز سنو

تم مسلمان ہو تمہیں قرآن کی آواز آنی چاہیے

مگر پتہ تو اس دن چلے گا کہ

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا

(پ 19 سورۃ الفرقان آیت نمبر 30)

اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے ربّ! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا۔

؎ اس دن بندیا سب ٹٹ جاسی، آکڑتے مغروری تیری
جس دن آکھن گے نبی سرور، نہیں ایہہ اُمت میری

اس دن مال کام نہ آئے گا

دولت کام نہ آئے گی

تکبر کا سر کچل دیا جائے گا

دین سے دوری کا پتہ چل جائے گا

جب تم سے پوچھا جائے گا

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ (پ 29 سورۃ المدثر آیت نمبر 42)

کونسی چیز تمہیں دوزخ میں لے آئی۔

تو تم خود ہی جواب دو گے۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ○ (پ 29 سورۃ المدثر آیت نمبر 43)

وہ بولے ہم نماز نہ پڑھا کرتے تھے

ادھر ٹیلی ویژن پر کرکٹ کا میچ لگا ہوتا تھا

ادھر جمعہ کی اذان ہوتی تھی

اذان ہو جاتی ہمارے کانوں پہ جوں نہ رینگتی

پھر جمعہ کی تقریر ہو جاتی ہمیں غصہ آتا

پھر خطبے عربی ہو جاتے ہم پھر بھی مسجد نہ جاتے

بالآخر جمعہ کی نماز بھی ہو جاتی تو

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝

ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

توبہ توبہ اے الٰہ العالمین ہمیں بچا

اور پکا نمازی بنا

جمعہ کے دن اذان کے بعد اپنے حکم کے مطابق ہمارے دلوں کو مسجد کی طرف پھیر دے

تُو دل پھیر دے

ہم رُخ پھیر لیں

آمین ثم آمین۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۝

چوتھا خطبہ (ماہ شوال)

سیّد الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ
اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ۝

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

غزوۂ احد شوال میں ہوا

حضرات سامعین! ماہِ شوال المکرم میں غزوۂ اُحد واقع ہوا اور اس میں سیّد

الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت دردناک شہادت ہوئی اس لئے بہت ہی مناسب ہے کہ اس خطبہ میں ماہ شوال میں حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب اور پھر آپ کی عظیم شہادت کا تذکرہ ہو جائے

حضرت امیر حمزہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما

حضراتِ گرامی! حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب کا احاطہ ناممکن ہے مگر افسوس کہ ہمارے خطباء ومقررین نے کبھی ان کو بیان کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی

محرم الحرام شریف میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومصائب کو بیان کیا جاتا ہے اور یہ بیان برحق ہے کرنا بھی چاہیے اور اہلسنّت وجماعت ڈٹ کر بیان کرتے ہیں اور جس قدر بیان ہوتا ہے اس قدر عوام کو اس کی معلومات بھی ہیں مگر حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق چونکہ بیان نہیں کیا جاتا اس لئے عام لوگوں کو اس کی معلومات بھی نہیں حالانکہ آپ کی شخصیت کسی طرح بھی سرکار امام پاک سے کم نہیں ہے

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں — نواسۂ رسول

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں — عمِ رسول

حضرت امام حسین نے دودھ مبارک پیا ہے — سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ مبارک پیا ہے — اس کا جس کا دودھ رسول اللہ علیہ السلام نے نوش فرمایا

حضرت امام حسین سیّد الشہداء ہیں — شہداء میدانِ کربلا کے

حضرت امیر حمزہ سیّد الشہداء ہیں — شہداء غزوۂ اُحد کے

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر نبی علیہ السلام جلوہ فرما تھے — روحانی طور پر

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر نبی علیہ السلام جلوہ فرما تھے — جسمانی طور پر

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بزبانِ اُمت مصطفویہ — سیّد الشہداء ہیں

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بلسانِ مصطفویہ — سیّد الشہداء ہیں

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا جنازہ ایک مرتبہ پڑھنے والے — امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت امیر حمزہ کا ستّر مرتبہ جنازہ پڑھنے والے — امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام حسین کے جنازہ میں مقتدی شہداء کربلا کے وارثین ہیں

حضرت امیر حمزہ کے جنازہ میں مقتدی شہداء اُحد کے وارثین ہیں

ادھر جنازہ کے شرکاء — سب کے سب تابعین ہیں

ادھر جنازہ کے شرکاء — سب کے سب صحابہ کاملین ہیں

اس کے باوجود بھی ذکر امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ کرنا کتنی بڑی دینی خیانت اور بے انصافی ہے

ہم تو ذکر امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پہلے بھی کرتے تھے اور کرتے ہیں کرتے رہیں گے انشاء اللہ العزیز

خاندانِ اہلِ بیت

حضراتِ محترم! آپ بدر سے اُحد تک ملاحظہ کیجئے تو پتہ چلے گا کہ خاندان نبوت کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت تہہ تیغ کیا جاتا رہا

بدر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو اُمیہ کے بڑوں بڑوں کے ٹکڑے کئے تھے اُحد میں بنو اُمیہ نے کرایے کے قاتلوں سے امیر حمزہ کو بڑی بے دردی سے شہید کروایا

اور آلِ مرتضیٰ سے کربلا میں یہ بدلے لئے گئے

خاندان مصطفیٰ علیہ السلام اوّل سے آخر تک

اسلام کے کام آیا — دین کے کام آیا

اور دین کے ٹھیکیداران نام نہاد مسلمانوں نے خاندانِ رسول کو اسی کی پاداش

میں ٹکڑے ٹکڑے کیا

؎ سر کٹانا جان دینا ان سے کوئی سیکھ لے
جان عالم ہو فدا اے خاندان اہل بیت

دعوت ذوالعشیرہ میں کام آئے تو خاندانِ نبوت
بدر کے میدان میں کام آئے تو خاندانِ نبوت
اُحد کے میدان میں کام آئے تو خاندانِ نبوت
کربلا میں کام آئے تو خاندانِ اہل بیت

اصحاب رسول علیہم الرضوان

لیکن یہ یاد رکھیں
بغیر اصحاب رسول کے کربلا میں بہتر پورے نہیں ہوتے
بغیر اصحاب رسول کے اُحد کے ستر پورے نہیں ہوتے
بغیر اصحاب رسول کے بدر کے نہتے بہادر پورے نہیں ہوتے
اصحاب رسول بدر والوں کے شہداء کا تکملہ
اصحاب رسول احد والوں کے شہداء کا تتمہ
اصحاب رسول کربلا والوں کے شہداء کا خلاصہ
اگر شہداء کی فہرست سے اصحاب رسول کو نکالا جائے گا تو بدر سے کربلا تک جو چمک ہے وہ ماند پڑ جائے گی
اس اجالے میں اندھیرا راہ پکڑے گا اور شمع ایمان گل ہوتی چلی جائے گی

دونوں ایک دوسرے کا مرکز محبت

گرامی قدر سامعین! حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے آقا علیہ السلام سے چار سال قبل اس عالم رنگ و بو میں جلوہ گر ہوئے
گویا وہ میرے نبی علیہ السلام کے بچپن کے ساتھی
وہ نبی علیہ السلام کے دودھ کے ساتھی

عمر کے لحاظ سے وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت کا مرکز
رشتہ کے لحاظ وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت کا مرکز
کبھی حضور علیہ السلام ان سے مشفقانہ
رویّہ اختیار فرماتے کیونکہ وہ اُمتی تھے
کبھی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان
سے معظمانہ رویّہ اختیار فرماتے کیونکہ وہ چچا تھے
امیر حمزہ کبھی تو آپ سے شفقت فرماتے کہ وہ بھتیجا تھے
اور کبھی جان فدا کرتے کہ وہ آپ کے نبی تھے
الغرض محبت دونوں طرف تھی
کبھی ادھر مشفقانہ
اور ادھر معظمانہ
کبھی اُدھر مشفقانہ
اور ادھر معظمانہ
شاعر کہتا ہے کہ

؎ الفت کا مزا جب ہے کہ ہوں وہ بھی بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

لیکن یہ بارگاہِ نبوت ہے یہاں آگ کا کیا تعلق؟ لہٰذا اس میں ترمیم کیجئے اور یوں کہیے

؎ الفت کا مزا جب ہے کہ ہوں وہ بھی بے قرار
دونوں طرف ہو "آس" برابر لگی ہوئی

چچا اور نواسہ

گرامی قدر حضرات!
سیّدنا امام حسین تو صرف مرکز محبت تھے شفقت کی وجہ سے

اور امیر حمزہ مرکزِ محبت تھے — شفقت وعظمت کی وجہ سے

نواسہ مرکزِ محبت ہوتا ہے کہ نبی کی اس سے شفقت ہوتی ہے

چچا مرکزِ محبت ہوتا ہے کہ نبی کی اس سے شفقت مع العظمت ہوتی ہے

نانا کی نواسہ — اولاد ہے

چچا کی بھتیجا — اولاد ہے

بہر حال نبی علیہ السلام کا — نواسہ بھی محترم ہے

اور نبی علیہ السلام کا — چچا بھی محترم ہے

وہ بھی ہے — سیّد

یہ بھی ہے — سیّد

وہ ہے — کربلا کے شہداء کا سیّد

یہ ہے — اُحد کے شہداء کا سیّد

اس کو سیّد کہتے ہوئے — ساری کائنات نظر آتی ہے

اس کو سیّد کہتے ہوئے — نبی کی ذات نظر آتی ہے

میرے آقا علیہ السلام نے حضرت امیر حمزہ کو سیّد الشہداء کا لقب عنایت فرمایا:

دادِ شجاعت امیر حمزہ

محترم حضرات!

بدر کے میدان میں حضرت امیر حمزہ نے ہندہ کے رشتہ داروں کے ٹکڑے فرما دیئے

فرشتوں نے دادِ شجاعت دی

خود نبی محترم اس شجاعت و بہادری پر — جھوم جھوم اُٹھے

حوریں کہتی ہیں — سبحان اللہ

غلمان کہتے ہیں — ماشاء اللہ

رضوان کہتے ہیں — جزاک اللہ

ہندہ نے قسم اُٹھائی

مگر ہندہ نے قسم اُٹھائی کہ جس نے میرے اعزاء واقرباء کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے ہیں میں اس کا کلیجہ چباؤں گی اور اس کی کھوپڑی میں شراب پیئوں گی

اب ہندہ محوِ انتظار ہے

ادھر حوریں منتظر ہیں کہ کب معرکہ ہوگا اور شجاعت حمزہ دیکھیں گی؟

ادھر غلمان منتظر ہیں کہ بدر کا منظر پھر کب سامنے آئے گا؟

ادھر رضوان کی آنکھیں خاندان ہاشمی کی شجاعت دیکھنے کو ترس رہی ہیں

انتظار — ہندہ کو بھی ہے

انتظار — چرخ نیلی فام کو بھی ہے

انتظار — ہندہ کو بھی ہے

انتظار — کرۂ ارضی پر اُحد کے میدان کو بھی ہے

اعلان معرکۂ اُحد

گرامی قدر سامعین! میرے آقا علیہ السلام نے معرکہ اُحد کا اعلان فرمایا تو اسد اللہ والرسول کو بلایا

ادھر ہندہ نے وحشی کو بلایا

نبی کا شیر بارگاہِ نبوت میں آیا

وحشی ہندہ کے پاس پہنچا

نبی نے اپنے شیر کو دادِ شجاعت کے لئے تیار فرمایا

ہندہ نے اُجرت پر وحشی کو تیار کیا

معرکۂ احد برپا ہوا

اصحاب رسول اللہ (علیہم الرضوان وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) جان کے نذرانے پیش کر رہے ہیں

اسد اللہ الغالب سیّدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ دادِ شجاعت لے رہے ہیں

سب لوگ یہ سمجھتے ہیں اور خوب سمجھتے ہیں

آج سر کٹانے کا دن ہے

آج خون بہانے کا دن ہے

آج رسول اللہ علیہ السلام پر جان کے نذرانے پیش کرنے کا دن ہے

سب اعلان کرتے ہیں کہ

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا (البدایہ والنھایہ)

ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پرست پر کٹ مرنے کی بیعت کی ہے

جب تک باقی رہیں گے

اپنی ان جانوں کے نذرانے پیش کرتے رہیں گے۔

اور سرکار علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ (بخاری شریف)

ان نعروں کی گونج میں

اس عشق کے سوز میں

اس محبت کے ساز میں

صحابہ آرہے ہیں اور دادِ شجاعت لے رہے ہیں

حضرت حمزہ میدانِ احد میں

حضرت سیّدنا امیر حمزہ بھی آئے اور اُترے میدانِ جہاد میں

یہ شیرِ رسول خدا ہے

یہ احد کا سیّد الشہداء ہے

یہ عمِ محترمِ مصطفیٰ ہے

مقابلہ ہوا

سخت مقابلہ ہوا

کئی بے ایمانوں کو واصلِ جہنم کر رہے ہیں

ادھر وحشی ایک مقام پر تاک لگا کے بیٹھا ہے

محوِ انتظار ہے کہ کب موقع ملتا ہے

وحشی کا حملہ اور آپ کی شہادت

گرامی قدر سامعین!

سورج چمک رہا تھا

آفتابِ نبوت نورانی شعائیں بکھیر رہا تھا

شمعِ نبوت پر پروانے نثار ہو رہے تھے

حضرت امیر حمزہ کی شجاعت کی داد

نبی خود بھی دے رہے تھے

ملائکہ بھی دے رہے تھے

حور و غلمان بھی دے رہے تھے

رضوان و رحمان بھی دے رہے تھے

آپ میدان میں دشمنوں پر حاوی تھے کہ یکدم

وحشی نے اوٹ سے حملہ کیا اور حربہ مار کر آپ کو گرا دیا

یکا یک آپ کا اس طرح گرنا تھا کہ بجلی گر گئی

برق کوند پڑی

کلیجہ نکال لیا گیا

ان ہندہ کے کرائے کے قاتلین نے میرے آقا کے محبوب چچا کا بے دردی اور نہایت درندگی سے

گلا کاٹا

ہاتھ کاٹے

پاؤں کاٹے

آنکھیں نکالیں

کان کاٹے

ہونٹ کاٹے

سینۂ مبارک و شکم مبارک چاک کیا

کلیجہ نکال کر ہندہ کو پیش کر دیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

ان اعضاء کا ہار بنا دو

ہندہ کہتی ہے

ان اعضاء کو مضبوط رسی میں پرو دو تا کہ یہ ہار بن جائے

ان کانوں کا

ان آنکھوں کا

ان ہاتھوں پیروں کا

ان سب اعضاء کا ہار بنا دو جسے میں گلے میں پہنوں گی

قدرت کی آواز آتی ہے

تیرے گلے کا یہ ہار تیرے عقیدہ کی ہار ہے

تیرے گلے کا یہ ہار تیرے ایمان کی ہار ہے

اب دُنیا دیکھے گی

خونِ حمزہ کا رنگ لانا

اور ہندہ کا ہار جانا

اس کا کلیجہ چبانا

اور کلیجہ کے ایمان کا اس میں داخل ہو جانا

ہندہ ہار گئی حمزہ جیت گئے

گرامی حضرات!

یہ وحشی بھی ہار گیا

یہ ہندہ بھی ہار گئی

دونوں مسلمان ہو گئے

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: تم مسلمان تو ہو گئے ہو اور میری مجلس میں بیٹھنے کی تمہیں اجازت بھی ہے مگر میرے سامنے مت آیا کرو کہ مجھے پیارا چچا یاد آ جاتا ہے

حضور چچا کی نعش مبارک پر

گرامی سامعین!

نعش امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور تشریف لائے

میرے رحمۃ للعٰلمین آقا نے چچا کے کٹے ہوئے کان، آنکھیں، ناک، ہاتھ، پاؤں دیکھے

نبی رحمت علیہ السلام نے کلیجہ نکلا ہوا دیکھا

قاتلوں کو معاف کرنے والا نبی علیہ السلام

جانوروں پر ظلم سے روکنے والا مجسم رحمت نبی علیہ السلام

چچا کی لاش کو دیکھ کر قلب و جگر غم و اندوہ میں ڈوب گیا

رنج و الم کے طوفان اُمڈ آئے

درد و غم کی آندھیاں چلنے لگیں

سرکار علیہ السلام محو گریہ ہو گئے

ہچکی بندھ گئی

اور زبان مبارک سے الفاظ نکلے کہ

اے چچا! میں محمد (علیہ السلام) تیرے اس قتل کے بدلہ میں ستر کافروں کو قتل کروں گا

آواز قدرت آگئی

میرے حبیب، میرے لاڈلے محمد علیہ السلام
آپ تو رحمۃ للعالمین ہیں
آپ تو قاتلوں کو معاف فرمانے والے ہیں
ذرا یاد کیجئے جب یہی چچا ابو جہل کی پٹائی کر کے آپ کے پاس آئے تھے اور عرض کیا تھا
میرے بھتیجے محمد! میں نے آپ کا بدلہ ابو جہل سے لے لیا ہے
تو آپ نے کیا جواب دیا تھا؟
یہی فرمایا تھا نا کہ چچا جان
محمد (علیہ السلام) بدلہ لینے کے لئے نہیں آیا
چچا! آپ میرا کلمہ پڑھ لیں تو میں سمجھوں گا مجھ کو بدلہ مل گیا ہے
تو آج بدلہ لینے کی بات کر رہے ہیں؟
نہیں اے محبوب نہیں
بدلہ ستر کفار کے قتل سے بھی نہیں ہوگا
اور تیرا یہ فرمانا بھی بے جا نہ ہوگا
وہ قتل تو ہوں گے
لیکن تلوار سے نہیں
نیزے، برچھے، بھالے سے نہیں
اب بھی سر ان کا کٹے گا
مگر تیرے قدموں پہ جھک کر کٹے گا
ستر نہیں ستر سے بہت زیادہ
میرے حبیب تیری محبت میں قتل ہوں گے
اور پھر جب وہ فی سبیل اللہ! صرف تیری محبت میں قتل ہوں گے تو میں عرش

والا یہ اعلان فرما دوں گا
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ (پ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 169)
جو اللہ کے رستہ میں قتل کے گئے ہیں ان کو مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس وہ رزق دیئے جاتے ہیں
اے حبیب میں نے ان دشمنوں کے دلوں میں تیری الفت ڈال کر
ایمان ان کو محبوب کر دیا...... وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
ایمان سے ان کے قلوب کو مزین کر دیا...... وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
اور فسق، عصیان اور کفر کو ان سے دور کر دیا...... وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ
اور ان کو راشدین بنا دیا...... اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ
(پ 26 سورۃ الحجرات آیت نمبر 7)

حضرت صفیہ بھائی کی لاش پر

حضراتِ گرامی!
میرے آقا واپس ہوئے تو راستہ میں ملاحظہ فرمایا کہ پھپھی صفیہ بنت عبد المطلب بھائی کی لاش کی طرف جا رہی ہیں
پھپھی کے بیٹے حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ
"اپنی والدہ کو منع کرو وہ بھائی کی لاش پر جا رہی ہیں ان سے اس طرح کی حالت دیکھ کر برداشت نہ ہو سکے گا"۔
حضرت زبیر گئے اور حضور علیہ السلام کا پیغام دیا تو حضرت صفیہ نے بڑے حوصلہ و بردباری و شجاعت سے کہا حضور سے جا کر میری عرض بھی پیش کر دو کہ
"میں نے سنا ہے میرے بھائی کے اعضاء کاٹ دیئے گئے ہیں تو میں دیکھنے جا

رہی ہوں آپ یقین رکھیں ناک کان آنکھیں قلب و کلیجہ کٹا ہوا دیکھ کر

بین نہیں کروں گی

فریاد' واویلا' اور جزع فزع نہیں کروں گی

بلکہ اپنے بھائی کی قربانی بارگاہ الٰہی میں پیش کر کے یہ عرض کروں گی

میرے مولا! تیری راہ میں یہ کونسی بڑی بات ہے

اگر تو اس قربانی کو قبول کر لے تو تیری بندہ نوازی ہے

میں اس میں راضی ہوں اگر تو راضی ہو جائے

میرے آقا! میں تو بارگاہِ رب العزت میں اس کا شکر ادا کرنے جا رہی ہوں اس لئے مجھے روکا نہ جائے

واہ واہ' میں قربان اے میرے آقا کی پھپھی محترمہ

آپ کے صبر نے صبر کو معراج کروادی

آپ کے حوصلہ نے حوصلہ کو اوج مہ پر پہنچا دیا

ے تیرے سبب سے صبر کو معراج ہو گئی

سرکار علیہ السلام نے اجازت دی

بھائی کی لاش پر ہمشیرہ پہنچی

اللہ اکبر' مسلمانو! ذرا تصور کیجئے وہ لمحات کیسے ہوں گے

جب ایک بہن اپنے بھائی کے

کٹے ہوئے ناک' کان

نکلی ہوئی آنکھیں

چبایا ہوا کلیجہ

دیکھ رہی ہو گی

اور کوہ صبر و رضا بن کر پڑھ رہی ہو گی

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

ے تیرے سبب سے صبر کو معراج ہو گئی

ہمت تیری ہی خلق میں سرتاج ہو گئی

ان کے سبب سے صبر کو معراج ہو گئی

گرامی حضرات! میں یہ کھل کے کہنا چاہتا ہوں

امام حسین اور ان کی ہمشیرہ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی اسی اشرف و امجد خاندان پاک کے ہی تو چشم و چراغ تھے

تو اگر سیّدہ صفیہ بنت عبدالمطلب بھائی کی لاش پر...... بین نہیں کرتیں

تو سیّدہ زینب بنت علی المرتضیٰ کیسے کر سکتی ہیں؟

اگر سیّدہ صفیہ میرے نبی کی پھپھی اپنے بھائی کی لاش پر......واویلا۔ جزع فزع اور ماتم نہیں کرتیں

تو سیّد فاطمہ و علی کی شہزادی اور نبی کی نواسی سیّدہ زینب یہ سب کچھ کیونکر کر سکتی ہیں؟

ے ہمت انہی کی خلق میں سرتاج ہو گئی

ان کے سبب سے صبر کو معراج ہو گئی

حضرت سہیل انصاری اور بڑا کفن

گرامی قدر سامعین! حضرت صفیہ نے دُعائے مغفرت کی اور دو کفن پیش کئے اور فرمایا زبیر میرے آقا کو یہ کفن پیش کرو جو میں بھائی کے لئے لائی ہوں

دونوں کفن حضور علیہ السلام کے سامنے ہیں جب حضرت حمزہ کو پہنانے کی باری آئی تو سرکار نے ملاحظہ فرمایا قریب ہی ایک انصاری صحابی اور مجاہد حضرت سہیل کی نعش پاک بھی پڑی ہوئی ہے اور ان کا بھی کفار نے حضرت حمزہ جیسا ہی حال کر دیا تھا تو فرمایا:

''ہمیں شرم آتی ہے کہ حمزہ کو تو دو دو کفن مل جائیں اور سہیل کے لئے ایک بھی نہ ہو''۔

ہیں‘‘(اسد الغابہ وغیرہ)

سنی ہو تو سنی رہو

سنو اس فقیر کی بات

فقیروں کا معیار ایک ہی ہوتا ہے

چاہے کربلا ہو — چاہے بدر و اُحد و حنین ہوں

چاہے امیر حمزہ ہوں — چاہے امام حسین ہوں

وہ اور ہیں جن کا معیار

کربلا میں — اور

بدر میں — اور

احد میں — اور

حنین میں — اور

اور معاف کیجئے تو خیبر میں — اور

یہ فقیر ہیں جو کربلا کے شہسوار کی بات بھی — اعلیٰ پیرائے میں کرتے ہیں

جو خیبر کے تاجدار کی بات بھی — اعلیٰ پیرائے میں کرتے ہیں

جو بدر و احد و حنین کی بات بھی — اعلیٰ پیرائے میں کرتے ہیں

اور جو ذکر حسنین کی بات بھی — اعلیٰ پیرائے میں کرتے ہیں

سنی ہو تو سنی رہو

نہ خارجی بنو

نہ رافضی بنو

اللہ صحیح عقیدہ نصیب اور اس پر استقامت مرحمت فرمائے (آمین ثم آمین)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

دونوں کے لئے ایک ایک کپڑا تجویز کیا گیا

ایک کفن چھوٹا تھا اور دوسرا بڑا

اب یہ مرحلہ آ گیا کہ چھوٹا کسے دیا جائے اور بڑا کسے

تو قرعہ اندازی کی گئی

قرعہ میں بڑا کپڑا حضرت سہیل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نکل آیا اور چھوٹا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ کپڑا آپ کے قد سے چھوٹا تھا

اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے رہ جاتے اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا رہ جاتا اللہ اللہ صبر کی معراج کہ فرمان سرکار عالی شان ہوا

میرے چچا کے سر کو ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دو

(تاریخ خمیس)

فرشتوں نے غسل دیا

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ

’’بہت فرشتوں کو دیکھا گیا کہ آپ کی میت کو غسل دے رہے ہیں اور حنظلہ کو بھی‘‘۔ (مرآت شرح مشکوٰۃ جلد ہشتم ص 462)

تفصیل دیگر کتب میں مرقوم ہے کہ

جب شہداء احد کی لاشیں جمع کی گئیں تو دو لاشیں نہ مل رہی تھیں

حضرت امیر حمزہ کی اور حضرت حنظلہ کی (رضی اللہ عنہما)

سرکار علیہ السلام کی خدمت عالی مرتبت میں عرض کیا گیا تو فرمایا:

’’آسمان کی طرف دیکھو!‘‘

جب دیکھا تو ہلکی ہلکی بوندیں گرتی نظر آئیں

ارشاد فرمایا:

’’حنظلہ اور حضرت حمزہ کی لاش کو آسمان کے فرشتے غسل دے رہے

پانچواں خطبہ (ماہ شوال المکرّم)

اہمیت و حجیتِ حدیث

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ الْاَمِیْنِ ○ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

کیا حدیث حجت نہیں ہے

نہایت ہی واجب الاحترام سامعین کرام!

آج کے اس خطبۂ جمعۃ المبارک میں ''اہمیت و حجیتِ حدیث'' کے موضوع پر گفتگو کی جائے گی دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے نعلین

مقدس کے طفیل حق بیان کرنے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

حضراتِ گرامی! حال ہی میں ایک رسالہ میں ایک مضمون گمراہ کن شائع کیا گیا ہے جس میں بڑی ڈھٹائی سے حدیث رسول اللہ کا انکار کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بس قرآن کریم ہی ہے جس کی صحت کا انکار نہیں ہو سکتا حدیث کیونکہ ما بہ النزاع ہے اس میں بہت اختلافات ہیں اس لیے وہ حجت نہیں ہے

اگر حدیث حجت نہیں ہے تو؟

گرامی قدر سامعین! ان منکرین حدیث عقل کے اندھوں اور ضلالت کی گھٹاٹوپ اندھیریوں میں اُڑنے والوں سے پوچھو کہ قرآن کریم بھی تو اسی دہن مبارک سے ہمیں ملا ہے جس سے حدیث مبارک ملی تو پھر تمہارا قرآن پر ایمان کیسے ہو سکتا ہے؟

دوسری بات ان سے پوچھی جائے کہ قرآن کریم کو بغیر حدیث مبارکہ سے کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟

قرآن کریم کیا ہے؟

قرآن کریم کی حقیقت کیا ہے قرآن کریم ہی سے پوچھیں؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ○ (پ 30 سورۂ تکویر آیت نمبر 19)

بے شک یہ (قرآن کریم) البتہ رسول کریم کا قول ہے۔

حدیث پاک بھی تو رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ہی قولِ مبارک ہے تو اس سے فرار کیوں؟

یہ نبی کریم علیہ السلام کے اقوال ہیں

حضراتِ گرامی غور کیجئے

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مجلس مبارک میں جلوہ افروز ہیں شمعِ نبوت فروزاں

ہے پروانے نثار ہو رہے ہیں حضرت صدیق اکبر' فاروق اعظم' عثمان غنی' حیدر کرار اور عشرہ مبشرہ مجلس میں موجود ہیں (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔

ایک عاشق نقشہ کشی کرتا ہے کہ

جب حاضر خدمت تھے ان کی بو بکر و عمر' عثمان و علی
اس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا
جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا

میرے آقا علیہ السلام نے کچھ ارشادات فرمائے اور رک گئے تھوڑی خاموشی کے بعد پھر گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا:

''یہ پہلی باتیں میری تھیں اور بعد والی اللہ تعالیٰ کی ہیں''

دین مبارک ایک ہی ہے' زبان مبارک بھی ایک ہی ہے اسی زبان پاک سے کبھی خدا بولتا ہے اور کبھی مصطفیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

خدا بول دا نئیں اوہ بے مثل ذات اے
اوہو ای بول دا اے جاں بولے محمد (ﷺ)

قول خدا — فرمان مصطفیٰ ہے
قول مصطفیٰ — فرمان خدا ہے

تو ایک کا اقرار اور ایک کا انکار منافقت نہیں تو اور کیا ہے میاں محمد صاحب علیہ الرحمت کہتے ہیں کہ

بعض رنگاں تے مر مر جاویں بعضیاں توں وٹ کھاویں
بعضیاں منیں بعضیاں منکر توں منصف کیویں سداویں

ظالمین کے لئے عذاب نار تیار ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (پ 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 85)

کیا تم کچھ کتاب کو مانتے ہو اور کچھ کتاب کا انکار کرتے ہو۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا

(پ 15 سورۃ الکہف آیت نمبر 29)

تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بے شک ہم نے ظالموں کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے۔

منکرین کے لئے عذاب جہنم تیار ہے
جبکہ حدیث کا انکار در اصل قرآن کا انکار ہے
تو منکر حدیث منکر قرآن ٹھہرا
اور وہ ظالم ہے جس کے لئے عذاب نار ہے

یہ صرف قرآن کو ماننے والے منکرین حدیث لعنتی ہیں

حضرات محترم! یہ لوگ حدیث پاک کو لَهْوَ الْحَدِيْثِ کہتے ہیں

ذرا بتایئے نبی کریم علیہ السلام کے ارشادات کیا معاذ اللہ بے کار گفتگو ہے جبکہ خود خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

(پ 27 سورۃ النجم آیت نمبر 3-4)

اور یہ (نبی علیہ السلام) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے (بلکہ یہ) وہی فرماتے ہیں جو ان کو وحی کیا جاتا ہے۔

وحی متلو کو تو مانتے ہو

اور وحی غیر متلو کو لَهْوَ الْحَدِيْثِ کہتے ہو اور پھر ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے نہیں شرماتے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ اس طرح تم اہانت مصطفیٰ کے مرتکب ہو رہے ہو اور موذی رسول بنتے ہو اور موذی رسول کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا O (پ22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 57)

بے شک وہ لوگ جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ نے دُنیا و آخرت میں ان پرلعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

؎ کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اس کی رحمت سے دور ہیں
یہ قرآن کریم کے ٹھیکیدار بنتے ہیں اور وہ انہیں اپنی رحمت سے دور قرار دیتا ہے

''لَھْوَ الْحَدِیْثِ'' کا معنیٰ ومفہوم

حضراتِ گرامی اب آپ اس آیت کریمہ کو سماعت فرمائیں جس میں لَھْوَ الْحَدِیْث کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ O

(پ21 سورۃ لقمان آیت نمبر 6)

اور لوگوں میں سے (ایسے لوگ بھی ہیں) جو خریدتے ہیں کھیل کود کی باتیں تاکہ گمراہ کریں اللہ تعالیٰ کی راہ سے بغیر علم کے اور ٹھہرائیں اس کو ٹھٹھہ یہ (وہی لوگ) ہیں جن کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔

اس آیت کریمہ میں لَھْوَ الْحَدِیْث کا ان بے ایمانوں کو سمجھ نہ آنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ گمراہ ہیں کیونکہ جب تک اس کی شانِ نزول نہ دیکھیں گے اس کی سمجھ نہ آئے گی تو شانِ نزول کے لئے حدیث کا سہارا لینا پڑے گا
اور حدیث کو یہ لوگ مانتے نہیں ہیں
لیجئے ہم آپ کو مفسرین کرام کی زبانی لَھْوَ الْحَدِیْث کا مفہوم عرض کئے دیتے

ہیں ذرا غور سے سماعت فرمایئے گا

ترجمہ: شاہ عبدالقادر تفسیر موضح القرآن

تفسیر موضح القرآن میں شاہ عبدالقادر نے لکھا
ایک کافر تھا جس کو دیکھتا کہ نرم دل ہوا مسلمان کی طرف جھکا اپنے گھر لے جاتا شراب پلاتا ناچ گانا دکھاتا اس رنڈی کی مجلس سے ایمان کا اثر مٹ جاتا اس کو یہ فرمایا
'' اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں (لَھْوَ الْحَدِیْثِ) کھیل کی باتوں کے تاکہ بچلا دیں اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہرا دیں اس کو ہنسی وہ جو ہیں ان کو ذلت کی مار ہے''۔(ترجمہ شاہ عبدالقادر تفسیر موضح القرآن ص 68-81)
اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ
''لَھْوَ الْحَدِیْثِ'' ناچ گانے' شراب پی کر ہوش بھول جانے اور بہک کر باتیں بنانے کو کہتے ہیں
جو باتیں بہک کر کی جائیں وہ لَھْوَ الْحَدِیْث ہیں

حیران ہوں ان بے ایمانوں سے کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں قرآن فہمی کا
اور عمل کرتے ہیں خلاف قرآن
قرآن بہکی ہوئی باتوں کو لَھْوَ الْحَدِیْث کہتا ہے
یہ فرامینِ رسول کو لَھْوَ الْحَدِیْث کہتے ہیں

تفسیر وحیدی (اہل حدیث)

نواب وحید الزماں اہل حدیث نے اپنی تفسیر میں تحریر کیا ''واہی باتوں (لَھْوَ الْحَدِیْث سے) گانا بجانا' قصے کہانیاں' جھوٹی تاویلیں اور تمام کھیل کود کی باتیں مراد ہیں حسن نے کہا واہی باتوں سے گانا بجانا مراد ہے بعضوں نے کہا کفر اور شرک کی باتیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا گناہ مراد ہے
ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے باب میں اتری وہ

بادشاہوں کے قصے لوگوں کو سناتا اور قرآن سننے سے لوگوں کو روکتا''۔

(تفسیر وحیدی نواب وحید الزماں ص 535)

تفسیر روح المعانی

علامہ محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں

''عَنِ الْحَسَنِ كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنْ عِبَادَةِ اللهِ وَذِكْرِهٖ مِنَ السَّمَرِ وَالْاَضَاحِيْكِ وَالْخُرَافَاتِ وَالْغِنَاءِ وَنَحْوِهَا''۔

(تفسیر روح المعانی علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ماتحت لَهْوَ الْحَدِيْث)

یعنی کہ ہر وہ بات لَهْوَ الْحَدِيْث ہے جو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل کر دے رات گئے تک قصہ گوئیاں ہنسانے والے چٹکلے ہر طرح کے خرافات گانا بجانا وغیرہ اس میں شامل ہیں

تفسیر ضیاء القرآن

ضیاء الامت حضرت پیر سیّد محمد کرم شاہ صاحب بھیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر رقمطراز ہیں کہ

''بے شک ہر وہ چیز جو عبادت الٰہی اور ذکر خداوندی سے محرومی کا باعث ہو اسلام میں اس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں''

(تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم 595 ماتحت لَهْوَ الْحَدِيْث)

''بعض جلیل القدر صحابہ اور تابعین مثلاً ابن مسعود، ابن عباس، حسن، عکرمہ، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لَهْوَ الْحَدِيْث کی تشریح غنا اور گانے بجانے سے کی ہے''۔(تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم ص 2006)

علامہ آلوسی نے اسباب النزول للواحدی کے حوالے سے اور دیگر مفسرین نے اس آیت کی شان نزول بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ

''کفار مکہ کی شدید مخالفت کے باوجود جب دین اسلام روز بروز پھیلتا چلا گیا اور قرآن کا حسن اعجاز لوگوں کے دلوں کو موہنے لگا تو اسلام کی بڑھتی

ہوئی مقبولیت کو ختم کرنے کے لئے نضر بن حارث نے ایک چال چلی یہ تجارت پیشہ آدمی تھا اپنے کاروبار کے سلسلہ میں مختلف ممالک ایران، عراق، شام وغیرہ میں اس کی بکثرت آمدورفت تھی وہاں سے وہ رستم و اسفند یار کے قصے بادشاہوں کی جنگوں کی کہانیاں اور افسانے خرید کر لے آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کلام الٰہی پڑھ کر سنانے لگتے تو وہ بالمقابل اپنی مجلس جمالیتا اور لوگوں کو دلچسپ افسانے اور بے سروپا کہانیاں سناتا جو کم فہم لوگوں کی تفریح طبع کا باعث ہوتیں چنانچہ کئی لوگ قرآن کریم سننے کی بجائے اس کی مجلس میں شرکت کو ترجیح دیتے اس ظالم نے فقط اس بات پر اکتفاء نہ کیا بلکہ اس نے کئی پری پیکر لونڈیاں بھی خرید رکھی تھیں جو رقص و سرود کے فن میں ماہر تھیں جب اسے پتہ چلتا کہ فلاں شخص اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے تو وہ ان مہ وشوں کو ان پر مسلط کر دیتا جو ناچتی گاتیں اور ہر ذلیل حرکت سے اس کے دل کو لبھاتیں حتیٰ کہ وہ حق کے حسن دلکش سے بے خبر ہو جاتا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی''۔

''اور کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو بیوپار کرتے ہیں (مقصد حیات سے) غافل کر دینے والی باتوں کا تاکہ بھٹکاتے رہیں راہ خدا سے (اس کے نتائج بد سے) بے خبر ہو کر اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں (اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ) یہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔(تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم ص 599)

تفسیر بیضاوی

لَهْوَ الْحَدِيْث کی تشریح وتفسیر علامہ بیضاوی نے یوں فرمائی کہ

مَا يُلْهِيْ وَلَا يَعْنِيْ كَالْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ لَا اَصْلَ لَهَا وَالْاَسَاطِيْرُ الَّتِيْ لَا اِعْتِبَارَ فِيْهَا وَالْمَضَاحِكُ وَفُضُوْلُ الْكَلَامِ

(تفسیر البیضاوی ماتحت لَهْوَ الْحَدِيْث)

لہو الحدیث لایعنی اور بے فائدہ کلام کو کہتے ہیں جس کی کوئی اصل نہ ہو اور وہ قصے کہانیاں جن میں کچھ عبرت نہ ہو اور ہنسانے والے لطیفے اور فضول گفتگو کو کہتے ہیں۔

تفسیر مدارک شریف

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھا کر فرمایا کہ لَهْوَ الْحَدِيْث سے مراد راگ ہے (مدارک)

تفسیر قرطبی

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ لَهْوَ الْحَدِيْث کی بہترین تفسیر راگ رنگ ہے اور یہی صحابہ و تابعین علیہم الرضوان کا قول ہے (تفسیر قرطبی)

الادب المفرد للبخاری

امام احمد و بخاری رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد غنا یعنی راگ ہے۔ (الادب المفرد از امام بخاری)

تفسیر ابن جریر

ابن جریر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ یہ آیت ایک قریشی کے متعلق نازل ہوئی جو گانے والی لونڈیاں خرید کر لاتا اور انہیں گانے پر رکھتا۔ (تفسیر ابن جریر)

تفسیر الحسنات

ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ بھی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی یہ مغنیات (گانے بجانے والی) خرید کر لاتا اور ان کے ذریعے ان لوگوں کو گمراہ کیا کرتا جو اسلام کی طرف مائل ہوتے تھے انہیں شراب پلاتا گانا سنواتا اور کہتا بتاؤ یہ بہتر ہے یا وہ جس کی طرف تمہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلاتے ہیں؟

ان کی تعلیم میں نماز روزہ جہاد کرنا ہے اور یہاں عیش ہی عیش ہے

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نضر بن حارث بغرض تجارت سفر میں گیا تو وہاں سے عجمیوں کے قصوں کی کتابیں خرید لایا جن میں اسفند یار اور رستم کے قصے تھے اور لوگوں کو سنا کر کہتا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عاد و ثمود کے قصوں کے سوا اور کیا سناتے ہیں

اور میں تمہیں رستم و اسفند یار کے حالات بتاتا ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ ارشاد ہوا کہ یہ جاہل جو لَهْوَ الْحَدِيْث کے ساتھ تمہیں گمراہ کرتا ہے اور اپنی جہالت کے ماتحت ایسی بے اصل باتیں کرتا ہے اور آیاتِ الٰہی کے ساتھ تمسخر اڑاتا ہے تاکہ تمہیں اللہ کی راہ سے گمراہ کرے اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

(تفسیر الحسنات جلد پنجم ص 119)

تفسیر مظہری

صاحب تفسیر مظہری عارف باللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمت نے لَهْوَ الْحَدِيْث کے تحت فرمایا کہ لَهْوَ الْحَدِيْث سے مراد ہر وہ بات ہے جو نفع بخش باتوں سے غافل کر دے یعنی ایسی جھوٹی بات جس کی کوئی اصل نہ ہو ایسے قصے کہانیاں جن کا اعتبار نہ ہو علاوہ ازیں چٹکلے (ہنسانے والی باتیں) اور فضول کلام کو کہتے ہیں

(تفسیر مظہری جلد ہفتم ص 364 ترجمہ اُردو)

ان تفاسیر کا حاصل کلام

محترم سامعین حضرات ان تمام تفاسیر کا نچوڑ یہ معلوم ہوا کہ

"لَهْوَ الْحَدِيْث"

کھیل کود کی باتوں

ناچ، گانے بجانے

شراب پی کر بہک کر باتیں کرنے

چٹکلے بیان کرنے

راگ وغنا

فضول گفتگو

لونڈیوں کے گانے باجے اور ناچ دیکھنے سننے

حضور علیہ السلام کے بالمقابل خرافات بکنے

آیاتِ الٰہی کا تمسخر اڑانے

اللہ کی راہ سے گمراہ کرنے

نفع بخش باتوں سے غافل کرنے

بے اصل اقوال کہنے

اور بے اعتبار کلام کرنے کو کہتے ہیں

اب جو کوئی ان سب امور کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرے اور آپ کی احادیثِ مبارکہ کو لَهْوَ الْحَدِيْث کہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اس کا قرآن پر کیا ایمان ہوگا؟

کیا وہ اس وقت کا نضر بن حارث نہیں ہے؟

کیا وہ قرآن کے خلاف (اپنی طرف سے) قرآن کا سہارا نہیں لے رہا؟ کہ قرآن کوئی نہ سن سکے کیا وہ یہ شور اس لئے نہیں مچا رہا کہ نبی کریم علیہ السلام کے ارشادات کوئی نہ سن سکے؟

یہ کفار کا طریقہ ہے

محترم سامعین! یہی تو کفار مکہ کیا کرتے تھے ملاحظہ ہو ارشاد ربانی کہ

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (پ 24 سورۂ حٰم سجدہ آیت نمبر 26)

اور کافر بولے یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بے ہودہ غل کرو شاید یونہی تم غالب آؤ۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور کہا ان لوگوں نے جو انکار کرتے تھے کہ نہ سنو اس قرآن کو اور خوب بک بک کرو (شور مچاؤ) شاید (اس تدبیر سے) تم دور رہو۔ (ترجمہ: وحید الزمان)

میرے آقا علیہ السلام جب قرآن سناتے اور وحی الٰہی کو پکار پکار کر لوگوں کے سامنے تلاوت فرماتے تو یہ کافر مردود لوگوں کو قرآن سننے سے روکتے اور ایک دوسرے سے کہتے خوب بک بک کرو غل مچاؤ شائد اسی تدبیر سے تم جیت جاؤ

مطلب ان کا بھی یہ تھا کہ اس حبیب خدا سے لوگوں کو دور کرو

مطلب ان کا بھی یہ ہے کہ اس حبیب خدا سے لوگوں کو دور کرو

نہ یہ قرآن سنیں نہ یہ حدیث سنیں

اور وہ کفار بھی سرکار علیہ السلام کے کلام کو لَهْوَ الْحَدِيْث کہتے جیسا کہ ابھی آپ نے سنا کہ نضر بن حارث کہتا کہ وہ تو قوم ثمود وعاد کے قصے سناتے ہیں اور بس

میرے آقا علیہ السلام کی گفتگو کو لَهْوَ الْحَدِيْث کہنا نضر ابن حارث کا طریقہ ہے

میرے آقا علیہ السلام کی گفتگو میں شور وغوغا کرنا کفار وقریش مکہ کا طریقہ ہے

آج بھی ان کی نسل اسی طریقہ پر چلتی ہے

آج بھی ان کی ذریت اسی طریقہ پر چلتی ہے

آج بھی ان کی روحانی اولاد اسی طریقہ پر چلتی ہے

اور پھر قرآن کی غلط سلط تفسیر کر کے سرکار کے کلام کو لَهْوَ الْحَدِيْث کہتی ہے

جو کچھ رسول تمہیں دیں لے لو

جبکہ خالق ومالک یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

(پارہ 28 سورۃ الحشر آیت نمبر 7)

جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

جو کچھ رسول علیہ السلام فرما دیں اس پر عمل کرو

رسول نے قرآن بھی دیا

رسول نے — حدیث بھی عطا فرمائی

قرآن ہے — صامت

رسول ہے — ناطق

ظالمو! — قرآن صامت کو سر پر اٹھائے پھرتے ہو

اور — قرآن ناطق کو لَھْوَ الْحَدِیْثِ کہتے ہو

اتباعِ رسول کرنے کا حکم ہے

حالانکہ رسول اللہ علیہ السلام کا ہر ارشاد ماننے کا حکم ہے

رسول اللہ علیہ السلام کی ہر ادا کو اپنانے کا حکم ہے

رسول اللہ علیہ السلام کی کامل اتباع کا حکم ہے

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا محبوب ان سے فرما دیجئے اگر تم دعویٰ محبت الٰہی میں سچے ہو تو

فَاتَّبِعُوْنِیْ (پ 3 سورۃ آل عمران آیت نمبر 30)

پھر میری اتباع کرو

قرآن صامت نے قرآن ناطق کے ذریعہ فرمایا:

نماز کیسے پڑھیں؟

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (قرآن کریم میں سینکڑوں مرتبہ آیا ہے)

نماز قائم کرو۔

کیسے قائم کریں؟ ہم نماز کیسے پڑھیں؟ قیام' رکوع' سجود' التحیات یہ سب کچھ کیسے کریں؟

قرآن خاموش ہے

کہیں نہیں فرمایا

قیام اس طرح کرو

اس قیام میں یوں یہ کچھ پڑھو

رکوع ایسے کرو اس میں یہ پڑھو

قومہ ایسے کرو اور قومہ میں یوں کہو

سجدہ ایسے کرو اور سجدہ میں یہ پڑھو

جلسہ اس طرح کرو

قعدہ میں یوں بیٹھو اور یہ پڑھو

قرآن میں کہیں یہ بیان موجود نہیں

اب کیا کریں.... نماز کیسے ادا کریں؟ ذرا پوچھئے ان منکرین حدیث سے کہ تم اپنی نماز کا طریقہ ہی قرآن سے بتا دو

لیکن نماز پڑھنی ہو تو بتائیں

نماز کے طریقہ کی احتیاج تب ہو اگر پڑھنی ہو تو

تو جنہوں نے پڑھنی ہے انہوں نے قرآن ہی سے پوچھا تو آواز آئی

نماز ایسے پڑھو

فَاتَّبِعُوْنِیْ (پ 3 سورۃ آل عمران آیت نمبر 30)

میرے یار کی اتباع کرو

یہ نماز کا طریقہ اسی محبوب سے پوچھو کیونکہ وہ ناطق قرآن ہے

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

قرآن مجمل کی تفصیل کرے گا — قرآن ناطق

نماز کا حکم ہے مجمل — میرے آقا علیہ السلام کے ارشادات ہیں اس اجمال کی تفصیل

اور جب یہ نمازی بارگاہِ رسول میں حاضر ہوئے اور پوچھا آقا! ہم نماز کیسے پڑھیں تو اس ناطق قرآن کی آواز آئی

صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (مشکوٰۃ شریف ص66)

تم نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو

جیسے میں نے قیام کیا ایسے ہی تم بھی کرو

جیسے میں نے رکوع کیا ایسے ہی تم بھی کرو

جیسے میں نے سجود کئے ایسے ہی تم بھی کرو

جیسے میں نے قعدہ کیا ایسے ہی تم بھی کرو

جو جو کچھ میں نے پڑھا وہی تم بھی پڑھو

حدیث پر ایمان رکھنا پڑے گا

اب یہ منکرین حدیث بغیر حدیث کے نماز پڑھ کے دکھائیں

یہ لَهْوَ الْحَدِيْثِ کہنے والے ناہنجار انہیں لَهْوَ الْحَدِيْثِ بھی کہتے ہیں اور نماز کا طریقہ بھی انہیں سے لیتے ہیں

حدیث کا انکار بھی نماز پڑھ کے اقرار بھی

؎ دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنا پڑے گا اور اُس کی اہمیت کو تسلیم کرنا پڑے گا اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے

زکوٰۃ کیسے دیں

حضرات گرامی! قرآن فرماتا ہے کہ

اٰتُوا الزَّكٰوةَ (قرآن کریم میں سینکڑوں مقامات پر موجود ہے)

زکوٰۃ ادا کرو

بتایئے اب زکوٰۃ کیسے ادا کریں؟

قرآن کی کوئی آیت پڑھیے

جس میں ارشاد ہوا ہو کہ کتنے مال پر کتنا عرصہ گزرنے پر کتنی زکوٰۃ دینی ہے

قیامت تک بتا سکو گے

مجمل طور پر فرمایا گیا زکوٰۃ ادا کرو

اے قرآن تو ارشاد فرما کہ کس طرح کریں تو آواز آئی

میرے حبیب سے پوچھو

فَاتَّبِعُوْنِیْ

میرے حبیب سے پوچھو کیونکہ اتباع اس کی کرنی ہے

اس اجمال کی تفصیل اسی ناطق قرآن کے ارشادات سے معلوم ہوگی

جب سرکار علیہ السلام کے کاشانہ اقدس پر دست سوال دراز کیا تو پتہ چلا تفصیل کیا ہے

مال کی زکوٰۃ کی تفصیل

جانوروں کی زکوٰۃ کی تفصیل

سونے کی زکوٰۃ کی تفصیل

چاندی کی زکوٰۃ کی تفصیل

عشر کا ذکر بظاہر قرآن میں نہیں ہے

اب معلوم ہوا کہ زکوٰۃ اور عشر کی تفصیل کیا ہے

قرآن کریم میں زکوٰۃ کا بیان اگرچہ مجمل ہے مگر ہے تو سہی اور عشر کا ذکر تو موجود ہی نہیں بظاہر اور اس کا بیان بھی ہمیں احادیث سے ملتا ہے

حج کیسے ادا کریں

گرامی قدر سامعین! پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا

(پ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 97)

اور اللہ کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ (فرض) ہے اس پر جو اس کی طرف راستے کی استطاعت رکھتا ہو

یہ بیان بھی مجمل ہے

کہاں سے احرام باندھیں

کیسے کیسے شروع سے آخر تک مناسک ادا کریں

طواف کیسے اور کہاں سے شروع کریں؟ حجر اسود کو بوسہ کب دینا ہے؟

عرفات میں کب جانا ہے

مزدلفہ اور منیٰ میں کب اور کس تاریخ کو جانا ہے؟

علی ہذا القیاس یہ تمام ارا کین حج کی تفصیل قرآن میں نہیں ہے تو پھر اب کیسے ادا کریں آواز آئی

میرے رسول سے پوچھو

فَاتَّبِعُوْنِیْ

(پوچھو میرے حبیب سے اور) اس کی اتباع کرو

جہاں جہاں اس نے مناسک ادا کئے — تم بھی ویسے ادا کرو

جہاں جہاں میرا پیارا رسول تشریف لے گیا — تم بھی وہاں جاؤ

جیسے طواف اس نے کیا — تم بھی ویسے کرو

جیسے حجر اسود کو اس نے چوما — تم بھی ویسے چومو

جس تاریخ اور وقت پہ وہ عرفات پہنچے — تم بھی اسی تاریخ و وقت پہ پہنچو

منیٰ مزدلفہ اور آخر تک اسی طرح کرو — جیسے میرا پیارا حبیب کر رہا ہے

بتاؤ حدیث کو لَهْوَ الْحَدِيْثِ کہنے والو

کیا تم بغیر حدیث کے — نماز پڑھ سکتے ہو؟

کیا تم بغیر حدیث کے — زکوٰۃ دے سکتے ہو؟

کیا تم بغیر حدیث کے — حج کر سکتے ہو؟

نہیں اور یقیناً نہیں

تو پھر کس طرح حدیث سے انکار کرتے ہو؟

حدیث مبارکہ کا سہارا لینا پڑے گا

دیکھو اللہ فرماتا ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا (پ 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 38)

اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی دونوں کے ہاتھ کاٹ دو

کتنی چوری پر کاٹیں؟

کہاں سے کاٹیں؟

قرآن بیان نہیں فرماتا ۔

اس کو سمجھنے کے لئے حدیث مصطفیٰ کا سہارا لینا پڑے گا

ورنہ یہ قانون قابل عمل نہ ہو سکے گا۔

قرآن کے اس اجمال کی تفصیل حدیث مبارکہ سے ہی معلوم ہوگی

رسول اللہ علیہ السلام کتاب وحکمت سکھاتے ہیں

حضرات گرامی! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (پ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 163)

اور یہ (نبی ﷺ) ان کو سکھاتے ہیں کتاب وحکمت (دانائی کی باتیں)

تو جب کتاب کو نازل فرمانے والا خود فرما رہا ہے کہ اس کتاب کو تم اپنے آپ سمجھ نہ سکو گے اور نہ ہی اس کی تمہیں سمجھ آ سکتی ہے بلکہ میرا حبیب تمہیں سکھائے گا

تو وہ کیسے سکھائے گا؟

فرمایا حکمت کے ساتھ سمجھائے گا

تو یہ حکمت کیا ہے؟

فرمایا:

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (پ 3 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 269)

اور جسے حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر عطا کی گئی۔

پھر ذرا بتایئے کہ یہ خیر کثیر کیا ہے؟ سرکار کی حکمت کی باتیں ہیں کیونکہ بات کو عربی میں حدیث کہتے ہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ جسے یہ منکرین حدیث لَهْوَ الْحَدِيْث کہتے ہیں وہی تو خیر کثیر ہے اور اس خیر کثیر کو سرکار علیہ السلام سے حاصل کرنے کے لئے فرمایا کہ

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (پ28 سورۃ الحشر آیت نمبر 7)

جو کچھ یہ رسول تمہیں دیں وہ لے لو

اس کو مضبوطی سے تھام لو

اس کو مشعل راہ بنالو

اگر اس کو مشعل راہ نہ بناؤ گے تو قرآن کے کسی قانون کو تم کبھی نہ سمجھ سکو گے

؎ خلافِ پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

میں نے مثالیں آپ کے سامنے بیان کی ہیں

بڑی واضح مثالیں ہیں

اگر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی تفصیل بغیر حدیثِ رسول کے معلوم نہیں ہو سکتی تو باقی تو بعد کی چیزیں ہیں

نبی علیہ السلام حلال وحرام فرماتے ہیں

يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

(پ9 سورۃ الاعراف آیت نمبر 157)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

کون کون سی چیزیں حلال ہیں   قرآن میں تفصیل سے ذکر نہیں ہے

کون کون سی چیزیں حرام ہیں   قرآن میں تفصیل سے ذکر نہیں ہے

قرآن میں اجمالی ذکر ہے

اللہ تعالیٰ نے مجمل بیان فرمادیا کہ

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (پ2 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 173)

تم پر مردار، بہتا ہوا خون خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا حرام فرمادیا ہے۔

یہ چار حرام اشیاء کا اجمالی ذکر ہے اس کی تفاصیل حدیث مصطفیٰ علیہ السلام سے ملیں گی بتایئے قرآن کریم میں کہاں لکھا ہے

کوا حرام ہے

گدھ حرام ہے

گدھا حرام ہے

وہاں تو صرف خنزیر کا گوشت لکھا ہے

لہٰذا ان منکرین حدیث کو یہ تمام اشیاء کھانی پینی چاہئیں

گدھے کھائیں

کوے کھائیں

گدھیں کھائیں

کچھوے کھائیں

کیونکہ ان کا حرام ہونا قرآن میں نہیں بلکہ حدیث مبارکہ میں ہے

کلمہ اکٹھا قرآن سے ثابت کریں

حضراتِ گرامی! اور تو اور

یہ کلمہ اکٹھا جس بیٹھک میں ہم پڑھتے ہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ اکٹھا اس ہئیت میں لکھا ہوا قرآن میں دکھائیں

یہ منکرین حدیث جب تک حدیث کا سہارا نہ لیں گے اپنا یہ کلمہ صرف قرآن سے اس ہیئت میں ثابت نہیں کر سکتے

بغیر اس کلمہ طیبہ کے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا

تو پھر بغیر حدیث مبارکہ کے آپ مسلمان ہو کر تو دکھائیں میں مان لوں گا کہ قرآن ہی کافی ہے اور حدیث کی ضرورت نہیں ہے

جب صرف قرآن ہی پڑھ لینے سے تم مسلمان نہیں ہو سکتے تو ہم غیر مسلموں کی بات کیا مانیں؟

اور اگر صرف لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لینے سے ہی انسان مسلمان ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ یہ کبھی نہ فرماتا

اللہ اور رسول کی اطاعت کرو

کہ اے لوگو! اے انسانو! اے صاحبان ایمان

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (پ 5 سورۃ النساء آیت نمبر 59)

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (علیہ السلام) کی اطاعت کرو

بس صرف اللہ کی اطاعت ہی کافی ہوتی اور وہ کوئی کر نہ سکتا

کیونکہ نہ کسی نے اس کو دیکھا نہ سنا

تو پھر اس کی اطاعت کا ایک ہی ذریعہ تھا کہ جس نے اس کو دیکھا اور سنا ہے اس کی اطاعت کی جائے تو گویا رسول کی اطاعت ہی خدا کی اطاعت ہو گی اور حدیث کو ماننا ہی قرآن کو ماننا بھی ہوگا

رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

اس کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (پ 5 سورۃ النساء آیت نمبر 80)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

یہ قرآن کو ماننے اور حدیث کا انکار کرنے والے پورے قرآن میں سے کوئی

ایک آیت دکھا دیں جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ

مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ فَقَدْ اَطَاعَ الرَّسُوْلَ

فقیر کا چیلنج ہے

فقیر کا چیلنج ہے کہ

قیامت تک — نہیں دکھا سکتے

سورج مشرق کی بجائے — مغرب سے نکل سکتا ہے

یہ منکرین حدیث زہر کا پیالہ تو پی سکتے ہیں مگر ایک آیت ایسی نہیں دکھا سکتے

یہ تو قرآن میں ہے کہ جس نے رسول کی اطاعت کی — اس نے اللہ کی اطاعت کی

یہ کہیں بھی نہیں ہے کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی — اس نے رسول کی اطاعت کی

تو نتیجہ یہ نکلا کہ جس نے حدیث مبارکہ کو مانا — اس نے قرآن کو مانا

جس نے صرف قرآن کو مانا — اس نے حدیث کو نہ مانا

جس نے حدیث کو نہ مانا — اس نے رسول کی اطاعت نہ کی

جس نے رسول کی اطاعت نہ کی — اس نے خدا کی اطاعت نہ کی

جس نے خدا رسول کی اطاعت نہ کی — وہ قرآن وحدیث کا منکر ہوا

اور جو قرآن وحدیث کا منکر ہوا — وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

فوز عظیم

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا o

(پ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 71)

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے عظیم کامیابی

حاصل کی۔

یہ نہیں فرمایا کہ صرف اللہ کی اطاعت بلکہ اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ علیہ السلام کی اطاعت کا ذکر فرمایا اگر صرف اللہ کی اطاعت ہوتی اور رسول اللہ علیہ السلام کی اطاعت کا ذکر نہ ہوتا تو ان بے ایمانوں کو بڑی وزنی دلیل مل جاتی اور پھر صرف قرآن کو مان لینا ہی کافی ہوتا مگر جب اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ علیہ السلام کی اطاعت کو بھی لازم رکھا تو پھر قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث مصطفیٰ کو بھی ماننا پڑے گا

اُسوۂ حسنہ

گرامی قدر حضرات! سنیے اور پھر غور کیجئے اگر قرآن کو ماننا ہی کافی ہوتا تو یہ ارشاد کیوں فرمایا جاتا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(پ 21 سورۂ احزاب آیت نمبر 21)

البتہ تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ (کی ذات پاک) میں بہترین نمونہ ہے۔

یعنی کہ تمہارے ہاتھوں میں   قرآن ہو

تمہارے اعمال میں   طریقہ رسول ہو

قرآن بتائے کہ   رسول علیہ السلام اہمیت کیا ہے

اور رسول بتائیں کہ   قرآن کی عظمت کیا ہے

رسول اور قرآن دونوں کا تم نے تھاما (دامن) ہو تو پھر تمہارے ایمان اسلام، کلمہ کا اعتبار کیا جائے گا ورنہ نہیں

کیونکہ قرآن کے احکامات کو   رسول بیان کریں گے

قرآن کے اوامر ونواہی کو   رسول بیان کریں گے

اور اس قرآن کی توضیح وتشریح   رسول کی حدیث سے ہوگی

بیان، حضور علیہ السلام کے سپرد ہے

اس لئے باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

(پ 14 سورۃ النحل آیت نمبر 44)

اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے۔

اب قرآن کریم کے ان احکامات کو جو نہایت اختصار سے یا بلا تفصیل بیان کیے گئے ہیں اگر حدیث پاک سے نہ سمجھا جائے تو اور کون سا ذریعہ ہے جس سے ان احکامات کی توضیح وتشریح معلوم ہوگی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو سمجھانا اور بیان کرنا نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے سپرد فرمایا

نبی علیہ السلام کو سکھایا   خود رب نے

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سکھایا   نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

کتاب وحکمت ساتھ ساتھ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ○

(پ 5 سورۃ النساء آیت نمبر 113)

اور آپ کو (اے حبیب) سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

اور پھر فرمایا:

كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ○ (پ 2 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 239)

جیسا کہ سکھایا تمہیں (اے صحابہ کرام) وہ جو تم نہ جانتے تھے۔

جو کچھ اللہ نے سکھایا   وہ ہے قرآن

فرمایا کہ الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ   (پ 27 سورۃ الرحمٰن ابتدائی آیات)

رحمٰن نے سکھایا قرآن۔

اور جو کچھ حضور علیہ السلام نے صحابہ علیہم الرضوان کو سکھایا وہ قرآن اور حدیث

دونوں' فرمایا کہ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (پ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 163)

اور سکھایا (ان صحابہ کو) کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث مبارکہ)

قرآن' حدیث اور فقہ

صحابہ کرام نے سرکار دو عالم علیہ السلام کے ارشادات کو سمجھا یا اور ان کا یہ سمجھانا تھا فقہ کے ساتھ ملاحظہ ہو ارشاد باری تعالیٰ کہ

لِيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ (9-122)

کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

تفسیر: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تفقہ حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے' (خزائن العرفان بحوالہ تفسیر خازن)

قرآن کی توضیح' تشریح اور تفصیل کے لئے   حدیث ضروری

حدیث کی توضیح' تشریح اور تفصیل کے لئے   فقہ ضروری

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے دربار میں یوں عرض کرو

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

(پ 1 سورۃ الفاتحہ آیت نمبر 5-6)

چلا تا رہ ہمیں سیدھی راہ وہ راہ جو ان لوگوں کی ہے جن پر تو نے انعام فرمایا

انعام کن پر ہوا؟   ارشاد باری ہے کہ

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

(پ 5 سورۃ النساء آیت نمبر 69)

انعام فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان پر نبیوں سے صدیقوں سے شہداء سے اور صالحین سے

تو پھر صراط مستقیم پر چلنے کے لئے

نبیوں کی راہ پر چلنا   تعمیل ارشاد باری ہے

صدیقوں کی راہ پر چلنا   تعمیل ارشاد باری ہے

شہداء کی راہ پر چلنا   تعمیل ارشاد باری ہے

صالحین کی راہ پر چلنا   تعمیل ارشاد باری ہے

نبی علیہ السلام کی راہ ملے گی   حدیث مبارکہ سے اور قرآن سے

صدیقین' شہداء صالحین کی راہ ملے گی   قرآن و حدیث کی فقہ سے

اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی

گرامی حضرات!

ہم ہیں اہلسنت و جماعت حنفی

ہم نے قرآن کو پانے کے لئے حدیث کو تھاما تو ہو گئے

مصطفوی   یعنی کہ اہلسنت

پھر حدیث کو سمجھنے کے لئے صحابہ کا دامن تھاما تو ہو گئے

صدیقی' فاروقی' عثمانی' حیدری   یعنی کہ و جماعت

پھر ان صحابہ کی فقہ کو سمجھنے کے لئے امام اعظم کا دامن تھاما تو ہو گئے

حنفی   یعنی کہ امام صاحب کے مقلد

تو سنی ہونا یعنی اہلسنت ہونا   من النبیین   کا رستہ ہے

وہ جماعت ہونا   صدیقین کا رستہ ہے

اور حنفی ہونا   شہداء و صالحین کا رستہ ہے

اس لئے ہم سنی اہلسنت و جماعت حنفی ہیں

ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے   حدیث کا رستہ لیا

حدیث کو سمجھنے کے لئے   صحابہ کے غلام بنے (علیہم الرضوان)

اور صحابہ کے ارشادات کو سمجھنے کے لئے   امام اعظم کا دامن تھاما (رضی اللہ عنہ)

یہی رستہ صراطِ مستقیم ہے

یہی رستہ انعام یافتہ لوگوں کا رستہ ہے

یہی رستہ حق اور سچ کا رستہ ہے

صرف قرآن کو ماننے والے جو حدیث کے قائل نہیں وہ بھی قرآن کے منکر

صرف حدیث کو ماننے والے صدیقین کے قائل نہیں وہ بھی قرآن کے منکر

صدیقین کے اوپر ستاپ کرنے والے صالحین کے قائل نہیں وہ بھی قرآن کے منکر

یہ دھوکہ ہے کہ منکرینِ قرآن ہو کر قرآن کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں

یہ دھوکہ ہے کہ منکرینِ حدیث ہو کر اہل حدیث کہلواتے ہیں

یہ دھوکہ ہے کہ منکرینِ عظمتِ صحابہ ہو کر بھی مسلمان ہونے کے دعوے دار ہیں

کوئی فرقہ ہے قرآن کا منکر

کوئی فرقہ ہے حدیث کا منکر

کوئی فرقہ ہے صحابہ کا منکر

کوئی فرقہ ہے شہداء کربلا کا منکر

اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی سنی جماعت وہ ہے کہ جو

قرآن کو بھی مانے

نبی علیہ السلام کے بیان کو بھی مانے

صحابہ کے فرمان کو بھی مانے

شہداء ذی شان کو بھی مانے

اللہ ہمارا حشر ماننے والوں میں فرمائے آمین

وَمَا عَلَيَّ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

چھٹا خطبہ (ماہ شوال المکرم)

فتح مکہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى ○ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى ○ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ التُّقٰى وَالنُّقٰى ○ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَا ○

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ○

درود شریف

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

شاندار فتح

محترم و معزز و مکرم سامعین و مخاطبین و ناظرین!

چھبیسویں پارہ سے سورۂ فتح کی ابتدائی آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جس میں اللہ کریم جل وعلا شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ

اِنَّا فَتَحنَالَكَ فَتحًامُّبِينًا ٥ (پ 26 سورۃ الفتح آیت نمبر 1)

یقیناً ہم نے آپ کوشاندار فتح عطا فرمائی ہے۔

کون سی فتح مراد ہے؟

حضراتِ گرامی!

اس فتح سے کون سی فتح مراد ہے

اس میں مفسرین کا اختلاف ہے

کوئی مفسر فرماتے ہیں کہ فتح مکہ مراد ہے

کوئی لکھتے ہیں فتح خیبر مراد ہے

کسی نے لکھا کہ صلح حدیبیہ مراد ہے

اور صحیح قول یہی ہے کہ اس فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے جو فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی

صلح حدیبیہ مراد ہے

امام زہری کا قول حضرت پیر کرم شاہ علیہ الرحمت تفسیر قرطبی کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ جس کا ترجمہ پیر صاحب نے یوں نقل فرمایا ہے:

"صلح حدیبیہ ایک عظیم الشان فتح تھی اس کی دلیل یہ ہے کہ اس موقع پر صرف چودہ سو صحابہ (علیہم الرضوان) حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمرکاب تھے صلح کے بعد لوگوں نے آنا جانا شروع کر دیا اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں جاننے اور سننے کے مواقع میسر آئے اور جس نے اسلام لانے کا ارادہ کیا وہ بآسانی اسلام لے آیا صرف دو سال کے عرصہ کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ فتح کرنے کے لئے جب تشریف لائے تو دس ہزار جانباز حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمرکاب

تھے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص 531)

سورۂ فتح کی شانِ نزول

حضراتِ محترم! اس سورت کی شان نزول سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے اور اس شان نزول پر سب علماء مفسرین متفق ہیں کہ یہ سورت ماہِ ذی القعدہ 6ہجری میں اس وقت نازل ہوئی جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے مقام پر مشرکین مکہ سے صلح کا معاہدہ کرنے کے بعد مدینہ طیبہ واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص 523)

دب کر صلح کیوں؟

گرامی قدر سامعین!

فوج بھی کثیر ہے

دشمن بھی اثر پذیر ہے

پھر بھی اس طریقہ سے صلح کہ

شرائط دشمن کی مانی گئیں

دب کر صلح کی گئی

صحابہ حیران و پریشان ہیں

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

پہنچتے پہنچتے بات میرے آقا علیہ السلام تک پہنچی کہ صحابہ اس بات سے حیران ہیں اور حضرت سیدنا فاروق اعظم نے تو بارگاہ رسالت مآب میں عرض کر ہی دیا کہ یا رسول اللہ!

کیا اللہ سچا رب نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں

کیا آپ اللہ کے سچے رسول نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں

کیا اسلام سچا دین نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں

عرض کیا تو بھی

اس طریقہ سے دب کر صلح کیوں؟

ان کی تمام شرائط مان کر صلح کیوں

سرکار مسکرائے

اور! میرے وجدان نے جب اس مسکراہٹ کو دیکھا تو قرآن سے وہ جواب سامنے آگیا جو حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو دیا تھا

میرا وجدان کہتا ہے

حضراتِ محترم! یہ وجدان کی بات ہے مجھے یہ سب کچھ پڑھ کر یاد آیا کہ ادھر برادران یوسف علیہ السلام ان سے مل رہے ہیں

غلہ لے رہے ہیں۔

یوسف علیہ السلام ان کو بتا رہے ہیں

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِیْ (پ13 سورۂ یوسف آیت نمبر90)

کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی (بن یامین) ہے

باپ کا غم میں رونا اور رونے سے آنکھوں کا سفید ہونا بتایا جا رہا ہے

باپ کا تأسف سے ہر وقت غمگین رہنا بھی بتایا جا رہا ہے

یوسف علیہ السلام کا قمیص ان کے فرمانے کے مطابق لیا بھی جا رہا ہے

ان کو معلوم ہے کہ باپ غمگین ہے

وہ سمجھتے ہیں کہ باپ کو یوسف کا علم نہیں ہے کہ

نامعلوم زندہ ہیں یا اللہ کو پیارے ہو گئے

اگر پتہ ہوتا کہ وہ زندہ ہیں تو پھر ہر وقت روتے کیوں؟

اور آنکھوں کی بینائی کھوتے کیوں؟

لہٰذا ان کو علم ہی نہیں

ادھر وہ حضرت یوسف کا قمیص لے کر چلتے ہیں ادھر کنعان میں کیا ہو رہا ہے

اب قرآن پڑھئے

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ○ (پ13 سورۂ یوسف آیت نمبر94)

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو (ادھر کنعان میں) ان کے باپ نے فرمایا کہ میں تو یوسف کی خوشبو سونگھ رہا ہوں نادان نہ سمجھو تو۔

یہ سب یہی سمجھتے ہیں کہ

حضرت یعقوب علیہ السلام کو بیٹے (حضرت یوسف علیہ السلام) کا کچھ علم نہیں ہے

مگر یعقوب علیہ السلام اس لئے خاموش رہتے کہ اگر میں کوئی بات کروں تو یہ مجھے نادان سمجھیں گے چنانچہ انہوں نے کہہ ہی دیا کہ

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ○ (پ13 سورۂ یوسف آیت نمبر95)

بیٹوں نے کہا بخدا (باباجی) آپ اپنی اسی پرانی محبت میں مبتلا ہیں۔

آپ کا وہم ہے

چالیس سال گزر گئے

اب یوسف کہاں؟

آپ کو تو یہ خوشبو آتی ہی رہتی ہے

آپ اپنے خداداد علم و بصیرت کا اظہار بڑے حکیمانہ انداز سے فرما رہے ہیں مگر وہ ساری اولاد اس کا انکار کر رہی ہے

وہ کہتے ہیں کہ

اس کا وقوع کیسے ممکن ہے جو بات باباجی کر رہے ہیں

ہم نہیں سمجھتے کہ چالیس سال کے بعد پھر یوسف واپس آجائیں؟

تو جب وجود یوسف نہیں تو ان کی خوشبو کیسے آسکتی ہے؟

لیکن ؎ جو ہونے والی تھی آخر وہ بات ہو کے رہی

قرآن فرماتا ہے کہ

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۝

(پ 13 سورۂ یوسف آیت نمبر 96)

پھر جب آ پہنچا خوشخبری سنانے والا (اور) اس نے ڈالا وہ پیراہن آپ (یعقوب علیہ السلام) کے چہرہ پر تو وہ فوراً بینا ہو گئے۔

اب حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پ 13 سورۂ یوسف آیت نمبر 96)

(دیکھو) کیا میں تم سے کہا نہیں کرتا تھا کہ میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کے بتانے سے جو تم نہیں جانتے مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ یوسف زندہ ہے اور ہم پھر اکٹھے ہوں گے۔

یوسف علیہ السلام کی بازیابی کی خبر سن کر آپ نے بعینہٖ وہ الفاظ فرمائے جو ہجر و فراق کے انتہائی دردناک لمحوں میں کہے تھے اس وقت بھی فرمایا تھا کہ

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ 13 سورۂ یوسف آیت نمبر 86)

اور میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے

فرحت و سُرور میں بھی یہی فرمایا

غم و اندوہ میں بھی یہی فرمایا

ان آیات سے پتہ چلا کہ ان کو غم و اندوہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا تھا

ان کو فرحت و سُرور میں بھی تمام باتیں بتا دی گئی تھیں

صرف قبل از وقت افشائے راز کی اجازت نہ تھی

غالب کون اور مغلوب کون؟

حضراتِ گرامی! جس طرح یعقوب علیہ السلام کو اللہ کریم نے بتا دیا تھا مگر افشاءِ راز کی اجازت نہ تھی اسی طرح میرے آقا کو سب کچھ بتا دیا گیا تھا مگر ابھی بتانے اور دکھانے کا وقت نہ آیا تھا

جس طرح اولادِ یعقوب علیہ السلام سوچتی تھی کہ اب یوسف علیہ السلام کیسے مل سکتے ہیں؟

اسی طرح صحابہ سوچتے تھے کہ اب ہم مکہ میں کیسے آسکتے ہیں؟

بڑی سخت شرائط ہیں

صحابہ حیران و پریشان ہیں

مگر سرکار مسکرا رہے ہیں

حضور کو علم تھا کہ

آج تو ہم بغیر عمرہ کے اس طرح جا رہے ہیں کہ لوگ سمجھیں گے ہم مغلوب ہیں مگر کل وقت بتائے گا کہ

غالب کون؟

اور مغلوب کون؟

پریشان نہ ہونا

حضراتِ محترم!

مدینہ طیبہ کے انصار و مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان کہ یہ کیا شرط ہے؟ جو کافر مدینہ میں ہیں وہ واپس کر دیئے جائیں گے لیکن جو مسلمان مکہ میں رہ جائے گا مدینہ کے مسلمانوں کو واپس نہیں کیا جائے گا

اسی طرح ان صحابہ کرام کو کفار نے حج یا عمرہ کرنے سے بھی روک دیا تھا اور

صحابہ مشتاق تھے بیت اللہ شریف کی زیارت کے اور جب چودہ سو صحابی عمرہ ادا کرنے آئے تو انہوں نے روک دیا اور بغیر عمرہ واپسی پر صحابہ کرام کے قلوب پُرحزیں تھے

لیکن میرا رب فرما رہا ہے

میرے حبیب! ان کو خوشخبری سنا دو

یہ آپ کے جان نثار پریشان نہ ہوں کہ اب مکہ آنے کے اسباب کیا اور کیسے بنیں گے

اب ہم حج یا عمرہ کیسے کریں گے

ہم نے تو ایسی شرائط پر صلح کر لی کہ بظاہر یہ سب کچھ ناممکن سا نظر آتا ہے

فرمایا: محبوب ان کو بتا دو کہ

یہ ناکامی نہیں کامیابی ہے

یہ شکست نہیں بڑی شاندار فتح ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○

یقیناً ہم نے آپ کو شاندار فتح عطا فرمائی ہے۔

آج تم اسے ناممکن سمجھ رہے ہو

آج تم اسباب کی بات کرتے ہو اور پریشان ہوتے ہو اور کل وہ وقت آ رہا ہے کہ

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ (پ26 سورۃ فتح آیت نمبر27)

تم ضرور داخل ہو گے مسجد حرام میں جب اللہ تعالیٰ نے چاہا امن و امان سے منڈواتے ہوئے اپنے سروں کو یا ترشواتے ہوئے تمہیں (کسی کا) خوف نہ ہو گا پس وہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے تو اس نے عطا فرما دی (تمہیں) اس سے پہلے ایسی فتح

جو قریب ہے۔

میرے رسول کا خواب سچا ہے

حضراتِ محترم! کیا انداز ہے باری تعالیٰ کا اور اس کے رسول اعلیٰ کا

فرمایا: تم حج و عمرہ کی اور مسجد حرام میں داخل ہونے کی بابت یہ کہتے ہو کہ ہمیں روک دیا گیا ہے اور تم اب وہاں نہیں جا سکو گے

اور میرا محبوب مسکرا رہا ہے

اس لئے کہ اسے میری چاہتوں کا علم ہے جو تم نہیں جانتے

میں نے اسے بتا دیا ہے

نہیں بلکہ دکھا دیا ہے

اور تمہیں جو مسکرا کر وہ

یہ فرما رہے ہیں کہ تم' جب اللہ نے چاہا حرم میں آؤ گے

میں نے تمہیں حرم میں جاتے ہوئے اسے دکھا دیا ہے

تمہیں سر منڈاتے یا ترشواتے ہوئے اسے تمہیں دکھا دیا ہے

اور وہ تمہیں سچ فرماتا ہے:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ

(پ26 سورۃ الفتح آیت نمبر27)

یقیناً اللہ (تعالیٰ) نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا حق کے ساتھ۔

سرور عالم علیہ السلام کا خواب

میرے آقا نے ایک شب خواب دیکھا کہ صحابہ کرام کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے ہیں کعبہ تشریف کا طواف کیا ہے اور ارکانِ عمرہ ادا کئے ہیں

صحابہ نے عمرہ کیا ہے

سر منڈائے ہیں

اللہ فرماتا ہے

یہ کسی مولوی کا خواب نہیں

یہ کسی ملاں کا خواب نہیں

یہ کسی فصیح ادیب بلیغ خطیب کا خواب نہیں

یہ کسی مفتی، قاضی، حاجی کا خواب نہیں

جو جھوٹ کا پلندہ ہو

یہ میرے حبیب کا خواب ہے

اور فرمایا یہ سچا خواب ہے اَلرُّءْ یَا بِالْحَقِّ

یہ مولوی ملاں خواب سنائے   تو اس کی ماں اعتبار نہ کرے

یہ مولوی ملاں خواب سنائے   تو اس کی بیوی اعتبار نہ کرے

میرا نبی صحابہ کو خواب سنائے   تصدیق عرش سے آئے

آمنہ کا دریتیم خواب سنائے   سچا عرش والا فرمائے

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْ یَا بِالْحَقِّ

میں نے   یہ خواب حقیقت بنا دی

اے صدیق و فاروق

اے عثمان و علی

اے جان نثارانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اب تم مکہ جاؤ گے

اب تم عمرہ فرماؤ گے

صلح حدیبیہ پر تو   بدامنی کا خطرہ تھا

مگر اب تم آؤ گے تو   امن سے آؤ گے

میرا حبیب صحیح کہتا ہے کیونکہ

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا

اللہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے ہو

اور اس اللہ نے اس محبوب کو علم دے رکھا ہے اس خداداد علم سے یہ محبوب بھی جانتا ہے

اس لئے یقین کرو کہ جس فتح کی اور شاندار فتح کی یہ بشارت تمہیں سنا چکے ہیں

فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

اس نے ایسی فتح جو قریب ہے تمہیں عطا فرما دی۔

اب یہ فتح ہو کر رہے گی اور امن کے ساتھ ہو گی

جنگ سے نہیں

لڑائی سے نہیں

اٰمِنِيْنَ   امن سے

میرا حبیب! دو سال کے بعد جب تشریف لے گیا تو فاتح بن کر تشریف لے گیا

جنگ نہیں ہوئی

لڑائی نہیں ہوئی

سب سردار مغلوب   میرا حبیب غالب

سب فوجیں مغلوب   میرے حبیب کی فوج غالب

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ (پ 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 56)

پس بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

سراپا رحمت اور صاحب خلق عظیم

حضراتِ گرامی!

پھر وہ وقت آیا کہ

بڑے بڑے سرداران قریش نے

بڑے بڑے روسائے مکہ نے

اپنے سر جھکا لئے اور ابوسفیان جیسے شخص نے کہا کہ میرے مکان کو دارالامن

قرار دیدیا جائے، سرکار نے فرمادیا:

ابوسفیان کے گھر جو چلا جائے گا امن پا جائے گا

جو اپنا دروازہ بند کر دے گا اسے امان ہے

اب یہ سب اشراف مکہ جب سرکار علیہ السلام کے سامنے پیش کئے گئے

جو کبھی سرکار کے رستے میں کانٹے بچھاتے تھے

جو کبھی میرے آقا پر کوڑا پھینکتے تھے

جو کبھی حضور کے کندھوں پر اوجھ ڈال دیتے تھے

جو کبھی اسی مکہ میں سرکار پر مظالم کی انتہا کر ڈالتے تھے

آج تھر تھر کانپ رہے ہیں

ان کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں

چہرے زرد ہو چکے ہیں

ہونٹوں پہ سکری جم گئی ہے

زبانیں گنگ ہو چکی ہیں

میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں بولو اب تمہارے ساتھ کیسا سلوک ہونا چاہیے؟

جواب ملتا ہے

آپ کریم ہیں

آپ سخی ہیں

آپ سراپا رحمت ہیں

آپ صاحب خلق عظیم ہیں

ہم آپ سے رأفت و رحمت اور حسن سلوک کی ہی اُمید رکھتے ہیں

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا جاؤ تم آزاد ہو اور میں تم سے آج وہی کہوں گا

جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (پ 13 سورۂ یوسف آیت نمبر 96)

آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں ہے

مکہ فتح ہو گیا

حضرات محترم!

کعبہ پر توحید کا پرچم لہرایا اور سرکار

کعبے کے دروازے کو پکڑ کر فرماتے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اس اللہ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی امداد فرمائی
اور تمام کافروں کے لشکر کو اکیلے شکست دی (تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم ص 454)

حضرت بلال اور حضرت علی رضی اللہ عنہما

پھر میرے آقا نے دو فراد کو بلایا

ایک حبشی ہے

دوسرا عربی ہے

ایک مؤذنوں کا امام ہے

دوسرا ولیوں کا امام ہے

ایک کا نام بلال ہے

ایک کا نام علی ہے

اور فرمایا: اے علی میرے کندھوں پہ آؤ اور یہ اوپر والے بت اتار دو اور توڑ دو

عرض کیا حضور یہ نیچے والے کس نے توڑے ہیں

فرمایا: ہم نے توڑے ہیں

عرض کیا حضور! پھر اوپر والے کیوں نہیں توڑے

فرمایا: وہاں ہمارا ہاتھ نہیں جاتا

مسکرا کے عرض کی آقا! کبھی آپ کا قدم مبارک عرش سے اوپر جلوہ فرماتا ہے اور کبھی ان بتوں تک ہاتھ نہیں جاتا

فرمایا: لوگوں کو بتانا ہے

کہ آج علی کو دیکھو

علی کا معنیٰ بلند! تو آج یہ کتنا بلند ہے؟

میرے قدم عرش پر گئے تو کندھے کہاں ہوں گے

ذرا تصور کرو آج انہیں کندھوں پر علی سوار ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بت توڑے اور نیچے آئے تو مسکرانے لگے

فرمایا: علی کیا بات ہے؟ مسکراتے ہو

عرض کیا اس بات پر کہ کوئی آٹھ دس فٹ سے چھلانگ لگائے تو اس کے پاؤں کو موچ آ جاتی ہے اور میں تو وہاں پہنچا کہ اگر حکم ہوتا تو عرش کا پایا پکڑ کر نیچے لے آتا اتنی بلندی سے جب میں نے چھلانگ لگائی ہے نہ پاؤں کو موچ آئی ہے نہ کوئی چوٹ لگی ہے (مدارج النبوت)

فرمایا: موچ آتی کیسے؟

چوٹ لگتی کیسے؟

تجھے چڑھانے والا تھا مصطفیٰ علیہ السلام

اور اتارنے والا تھا جبرائیل علیہ السلام

ادھر فرمایا: بلال کعبۃ اللہ کی چھت پہ چڑھو اور اذان کہو

صحابہ نے عرض کی......اس کا قد چھوٹا ہے، رنگ کالا ہے......ہونٹ موٹے ہیں اور یہ شین کی جگہ اذان میں سین پڑھتا ہے

فرمایا: اگر قد چھوٹا ہے تو اسکے پاؤں کے نیچے ہاتھ یا کندھے رکھ کر چڑھا دو تاکہ پتہ چل جائے محمد (علیہ السلام) چھوٹوں کو بڑا کرنے آیا ہے

اگر رنگ کالا ہے تو اس کی بات بن گئی اس کعبہ کا غلاف بھی کالا ہے......اور سن لو

دُنیا کہتی ہے رنگ کالا ہے

مگر میں کہتا ہوں یہ رنگ کا تو کالا ہے

لیکن اس کے دل میں کالی کملی والا ہے

جس کے دل میں کالی کملی والا ہے

اس کا دل عرش سے بھی اعلیٰ ہے

تم کہتے ہو ہونٹ موٹے ہیں شین کو سین پڑھتا ہے مگر دیکھو تو سہی

اگر یہ شین کو سین پڑھنے والا اذان نہ دے تو سورج ہی طلوع نہ ہوگا

کعبے کا کعبہ

حضراتِ گرامی!

آج یہ کالا کعبہ کی چھت پہ اذان دینے لگا تو خیال آیا اگر نیچے اذان دیتا تو منہ کعبہ کی طرف کرتا تو اب کعبہ کی چھت پر ہوں منہ کدھر کروں

فرمایا بلال! کیا سوچتے ہو؟ منہ میری طرف کرو اور اذان دو تاکہ ان لوگوں کو پتہ چل جائے

محمد (علیہ السلام) کعبہ کا بھی کعبہ ہے......اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

؎ حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

مکہ فتح ہوا بت ٹوٹے

مکہ فتح ہوا کعبہ کی چھت پر اذان ہوئی

مکہ فتح ہوا دشمنوں کو معافی ملی

مکہ فتح ہوا میرے آقا کے خواب کی تعبیر سامنے آئی

مکہ فتح ہوا صحابہ کی پریشانیاں ختم ہوئیں

مکہ فتح ہوا فاروقِ اعظم کو اپنے سوالات کا جواب مل گیا کہ واقعۃً

اللہ ہی سچا خدا ہے

حضور ہی سچے نبی ہیں

اسلام ہی سچا دین ہے

مکہ فتح ہوا تو میرے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت کا اظہار ہوا کہ

اے عمر! اے اللہ اپنے محبوب کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا آج اس کا اظہار ہو گیا

فرمایا: محبوب

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

یقیناً ہم نے آپ کو شاندار فتح عطا فرمائی ہے۔

اے اللہ کریم! اس فتح کا صدقہ عالم اسلام کو ہر جگہ فتح و نصرت عطا فرما۔ آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ○